طبِّ نبوی ﷺ

استاذہ نگہت ہاشمی

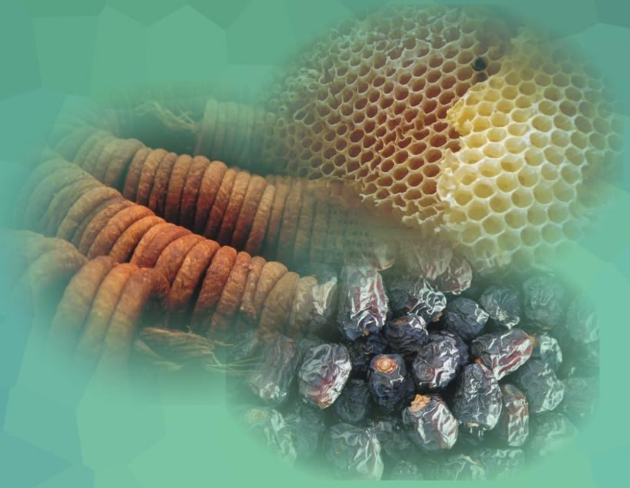

الںور پبلیکیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طبِّ نبوی ﷺ

استاذہ نگہت ہاشمی

طبِّ نبوی ﷺ

استاذہ نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب : طبِ نبوی ﷺ

مُرتبہ : نگہت ہاشمی

طبع اوّل : جون 2009

تعداد : 1000

ناشر : النور انٹرنیشنل

لاہور : H-102 ، گلبرگ III ، فون : 0332-5545019
042-5748737

ای میل : alnoorint@hotmail.com

ویب سائٹ : www.alnoorpk.com

النور کی پراڈکٹس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں:

مومن کیمونیکیشنز B-48 گرین مارکیٹ بہاولپور، فون نمبر: 062-2886296

قیمت : روپے

فہرست

(1) بیماری اور شفاء کا اسلامی نقطہ نظر	11
(1.1) اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں اتاری جس کی دوا نازل نہ کی ہو	11
(1.2) کیا بیماری کا علاج تقدیر کو رد کر سکتا ہے؟	12
(1.3) علاج کرنا چاہیئے	12
(1.4) پرہیز ضروری ہے	13
(1.5) چھوت چھات کی حیثیت	14
(1.5.1) بدشگونی کی حیثیت	15
(1.5.2) نیک فال لینا کچھ برا نہیں ہے	16
(1.6) بیماری کے دوران صبر کرنا	17
(1.7) مکروہ دوائیں	18
(1.7.1) زہر	19
(1.7.2) شراب	19
(1.8) جہاں کی آب وہوا ناموافق ہو وہاں سے نکل کر دوسرے مقام پر جانا	20
(1.9) جب مکھی برتن میں پڑ جائے	20
(2) میڈیسن کے طور پر استعمال ہونے والی اشیاء	22
(2.1) شفاء کن چیزوں میں ہے؟	22
(2.2) شہد سے علاج	22
(2.3) اونٹ کے دودھ سے علاج	24
(2.4) اونٹ کے پیشاب سے علاج جائز ہے	25
(2.5) کلونجی سے علاج	25
(2.6) سرمے سے علاج	27

(2.6.1) اِثمِد کا سرمہ لگانا 27
(2.6.2) طاق بار سرمہ لگانا 28
(2.7) کھنبی سے علاج 28
(2.8) راکھ سے علاج 29
(2.9) عجوہ سے علاج 30
(2.10) مہندی سے علاج 32
(2.11) تریاق سے علاج 32
(2.12) سناکی سے علاج 32
(3) بیماریاں اور ان کا علاج 32
(3.1) بخار کا علاج 34
(3.2) گلے کی بیماری کا علاج 34
(3.3) عرق النساء کا علاج 36
(3.4) جذام کے بارے میں احتیاطی تدابیر 37
(3.5) ذات الجنب (نمونیہ) کا علاج 37
(3.6) دبلے پن کا علاج 38
(3.7) گھبراہٹ اور نیند کے اُچاٹ ہونے کا علاج 40
(3.8) طاعون کے بارے میں احتیاطیں 40
(3.9) نظرِ بد کا علاج 42
(3.9.1) نظرِ بد لگنے سے دَم کرنا 45
(3.9.2) نظرِ بد لگنے سے غسل کرنا 46
(3.10) جادو کا علاج 47
(3.11) آسیب کا علاج 48
51

(4)علاج کے خاص طریقے	55
(4.1) پچھنے لگوانا (سینگی لگوانا، حجامہ، فصد کھلوانا)	55
(4.1.1) سینگی لگانے اور رگ کاٹنے کی جگہ	57
(4.1.2) کس وقت پچھنے لگوائے جائیں؟	59
(4.1.3) کس بیماری میں پچھنے لگوائے جائیں؟	61
(4.1.4) پچھنے لگانے کی اُجرت دینا	62
(4.2) داغ دینا	63
(4.3) گلے اور ناک میں دوا ٹپکانا	66
(4.4) دَم اور دُعا سے علاج	67
(4.4.1) معوّذات پڑھ کر مریض کو دَم کرنا	72
(4.4.2) سورۂ فاتحہ سے دَم کرنا	73
(4.4.3) دَم کرنے پر اُجرت لینا	74
(4.4.4) دَم جھاڑ نہ کرانے کی فضیلت	76
(4.4.5) دَم کیسے کیا جائے؟	78
(4.4.6) عورت مرد پر دَم کر سکتی ہے	84
(4.4.7) شرکیہ دَم اور تعویذ سے علاج درست نہیں	84
(4.5) قرآنِ مجید سے علاج	87
(4.6) نماز سے علاج	87
(5) مریض کو کیا کھلایا جائے؟	85
(5.1) مریض کو کھانے اور پینے پر مجبور نہیں کرنا چاہیے	85
(5.2) حریرہ	85

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ابتدائیہ

تعریف اُس ذات کے لئے جو پاک ہے جس میں کوئی نقص نہیں۔ جس نے ہر چیز کو تخلیق کیا پھر اُس کی راہ نمائی کی۔ جس نے سب کو رزق بہم پہنچایا۔ جس نے ہر ایک کی تقدیر مقرر کی۔ جس نے انسان کو عقل عطا کی۔ اُسے قلم کے ذریعے علم دیا۔ جس نے قرآنِ مجید نازل کیا جو ایمان والوں کے لئے شفا اور رحمت ہے۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۙ وَلَا يَزِيۡدُ الظّٰلِمِيۡنَ اِلَّا خَسَارًا (الاسراء:82)

"اور ہم اس قرآن میں سے وہ کچھ نازل کر رہے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے اور ظالموں کے لیے نقصان کے سوا کچھ اور اضافہ نہیں کرتا۔" (82)

جس نے قرآن کو نصیحت اور دِلوں کے اَمراض کے لئے شفا بنایا۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَتۡكُمۡ مَّوۡعِظَةٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى الصُّدُوۡرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ (یونس:57)

"اے لوگو! تحقیق تمہارے ربّ کی طرف سے تمہارے پاس نصیحت آ گئی ہے جو شِفا ہے اُس کے لیے جو دِلوں میں ہے اور ایمان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔" (57)

وہ جو کھلاتا اور پلاتا ہے۔ بیمار ہو جائیں تو وہی شفا دیتا ہے۔

وَاِذَا مَرِضۡتُ فَهُوَ يَشۡفِيۡنِ (الشعرآء:80)

"اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفا دیتا ہے۔" (80)

جو انسان کے سینے کے بھید جانتا ہے۔

اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (الملک:13)

''یقیناً وہ تو سینوں کے راز جاننے والا ہے۔''

اور کیوں نہ جانے!

اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ (الملک:14)

''کیا وہی نہ جانے گا جس نے پیدا کیا؟ اور وہ باریک بین، باخبر ہے۔''

وہ ہمارا مولا ہے۔ اُسی نے محمد ﷺ کے توسط سے انسانی زندگی کے لئے راہ نمائی کا سلسلہ جاری کیا اور اُن ہی کے توسط سے انسان کے روحانی اور جسمانی اَمراض کو دور کرنے کا انتظام کیا۔ رسول اللہ ﷺ ربّ کی دی ہوئی حکمت سے مختلف طرح کی بیماریوں کو فطری اشیاء اور فطری طریقوں سے دور کرنے کے لئے کوششیں کرتے تھے۔ کتبِ حدیث سے ہمیں رسول اللہ ﷺ کے طریقۂ علاج کا پتہ چلتا ہے۔ زیرِ نظر کتاب میں ایسی احادیث کو خاص طور پر جمع کیا گیا ہے جو حدیث کی صحیح کتب سے لی گئی ہیں، جن کو حدیث کے حوالوں [References] کے ساتھ ایک خاص ترتیب سے پیش کیا جا رہا ہے تا کہ انسانیت کے دُکھوں کو دور کرنے کا سبب بن جائیں، اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہماری حشر کے دن کی تکلیفوں کو دور فرما دیں اور ہم سے راضی ہو جائیں (آمین)۔

دُعاؤں کی طلب گار

نگہت ہاشمی

1: بیماری اور شفاء کا اسلامی نقطہ نظر

(1.1) اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں اتاری جس کی دوا نازل نہ کی ہو

[001] حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ المُثَنَّى: حدَّثَنَا أبو أحمَدَ الزُّبَيرِيُّ: حدَّثَنا [عُمَرُ] بنُ سَعيدِ بنِ أبي حُسَينٍ [قَالَ]: حدَّثَنا عَطاءُ بنُ أبي رَباحٍ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «ما أنْزَلَ اللهُ دَاءً إلَّا أنْزَلَ لَه شِفاءً».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں اتاری جس کی دوا بھی نازل نہ کی ہو'' (بخاری:5678،ابن ماجه:3439)

(حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ابن ماجه:3438)

[002] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ: شَهِدْتُ الأَعْرَابَ يَسْأَلُونَ النَّبِيَّ ﷺ: أَعَلَيْنَا حَرَجٌ فِي كَذَا؟ أَعَلَيْنَا حَرَجٌ فِي كَذَا؟ فَقَالَ [لَهُمْ]: «عِبَادَ اللهِ وَضَعَ اللهُ الْحَرَجَ إِلَّا مَنِ اقْتَرَضَ مِنْ عِرْضِ أَخِيهِ شَيْئاً. فَذَاكَ الَّذِي حَرِجَ» فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلْ عَلَيْنَا جُنَاحٌ أَنْ لَا نَتَدَاوَى؟ قَالَ: «تَدَاوَوْا، عِبَادَ اللهِ فَإِنَّ اللهَ، سُبْحَانَهُ، لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ مَعَهُ شِفَاءً. إِلَّا الْهَرَمَ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا خَيْرُ مَا أُعْطِيَ الْعَبْدُ؟ قَالَ: «خُلُقٌ حَسَنٌ».

حضرت اُسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں موجود تھا جس وقت گنوار لوگ آنحضرت ﷺ سے پوچھ رہے تھے: کیا اس میں کوئی گناہ ہے ہم پر؟ کیا اس میں کوئی گناہ ہے ہم پر (اگر ہم دوا نہ کریں)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ کے بندو! اللہ نے گناہ کسی میں نہیں رکھا مگر اس میں کہ آدمی اپنے بھائی کی عزت میں خلل ڈالے (یعنی اس کی آبروریزی کرے) یہی گناہ ہے۔'' پھر انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم پر کچھ گناہ ہے اگر ہم دوا نہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دوا کرو اے اللہ کے بندو! کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں بنائی جس کی دوا نہ بنائی ہو مگر ایک بیماری وہ بڑھاپا ہے۔'' پھر لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا چیز سب سے بہتر ہے جو بندے کو دی جاتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''خوش خلقی۔'' (ابن ماجه: 3436)

[003] حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ ابْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْعَنْسِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، [وَ] مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ، الْمِصْرِيَّيْنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَا يَزَالُ يُصِيبُكَ، كُلَّ عَامٍ، وَجَعٌ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُومَةِ الَّتِي أَكَلْتَ. قَالَ: «مَا أَصَابَنِي شَيْءٌ مِنْهَا، إِلَّا وَهُوَ مَكْتُوبٌ عَلَيَّ، وَآدَمُ فِي طِينَتِهِ».

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کو ہر سال بیماری ہوا کرتی ہے اس زہریلی بکری سے جو آپ ﷺ نے کھائی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ کو کچھ نہیں ہوا مگر جو میری تقدیر میں لکھا تھا جب آدم علیہ السلام مٹی کے پتلے تھے۔“

(ابن ماجہ:3546)

(1.2) کیا بیماری کا علاج تقدیر کو رد کر سکتا ہے؟

[004] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي خِزَامَةَ، عَنْ أَبِي خِزَامَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَرَأَيْتَ أَدْوِيَةً نَتَدَاوَى بِهَا، وَرُقًى نَسْتَرْقِي بِهَا، وَتُقًى نَتَّقِيهَا، هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللهِ شَيْئاً؟ قَالَ: «هِيَ مِنْ قَدَرِ اللهِ».

حضرت ابوخزامہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا، آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں جس دوا سے ہم علاج کرتے ہیں اور جس منتر کو ہم پڑھتے ہیں اور بچاؤ کی جن چیزوں سے ہم بچاؤ کرتے ہیں؟ کیا یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو کچھ رد کر سکتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ چیزیں خود اللہ کی تقدیر میں داخل ہیں۔“

(ابن ماجہ: 3437)

(1.3) علاج کرنا چاہیے

[005] حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ العَقَدِيُّ البَصْرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ: قَالَتِ الأَعْرَابُ يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَا نَتَدَاوَى؟ قَالَ: «نَعَمْ يَا عِبَادَ اللهِ تَدَاوَوْا، فَإِنَّ اللهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً أَوْ دَوَاءً، إِلَّا دَاءً وَاحِدًا» فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا هُوَ؟ قَالَ: «الْهَرَمُ».

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چند دیہاتیوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: کیا (جب ہم بیمار ہوں تو) ہم علاج نہ کرائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، اللہ کے بندو! علاج کراؤ، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کوئی اور بیماری پیدا نہیں کی مگر اس کی شفاء بھی رکھی ہے

[008] حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ صَيْفِيٍّ مِنْ وَلَدِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ صُهَيْبٍ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ خُبْزٌ وَتَمْرٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «ادْنُ فَكُلْ» فَأَخَذْتُ آكُلُ مِنَ التَّمْرِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَأْكُلُ تَمْرًا وَبِكَ رَمَدٌ؟» قَالَ: فَقُلْتُ: إِنِّي أَمْضَغُ مِنْ نَاحِيَةٍ أُخْرٰى. فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں آنحضرت ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ کے سامنے روٹی اور کھجور تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نزدیک آ اور کھا۔ میں نے کھجور کھانا شروع کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو کھجور کھاتا ہے اور تیری آنکھ دکھ رہی ہے۔ میں نے عرض کیا: میں دوسری طرف سے کھجور چباتا ہوں۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے تبسم فرمایا۔

(ابن ماجہ:3443)

(1.5) چھوت چھات کی حیثیت

[009] حدَّثَنا عَبْدُ العَزِيزِ بنُ عَبْدِ اللهِ: حدَّثَنا إِبْرَاهيمُ بنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابنِ شِهابٍ [قَالَ] أَخْبرَني أبو سَلَمَةَ بنُ عَبْدِ الرَّحمٰنِ وَغَيْرُهُ: أَنَّ أبا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قالَ: إنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قالَ: «لا عَدْوَى وَلا صَفَرَ وَلا هامَةَ»، فَقالَ أعْرَابِيٌّ: يا رَسُولَ اللهِ، فَمَا بالُ إِبِلي تَكُونُ في الرَّمْلِ كأنَّها الظِّباءُ فَيأتي البَعِيرُ الأجْرَبُ فَيَدْخُلَ بَيْنَها فَيُجْرِبُها، فَقالَ: «فَمَنْ أعْدَى الأوَّلَ؟».

رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أبي سَلَمَةَ، وَسِنانِ بنِ أبي سِنانٍ. [راجع: ٥٧٠٧]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”امراض میں چھوت چھات صفر اور اُلو کی نحوست کی کوئی اصل نہیں۔“ اس پر ایک اعرابی بولا: یارسول اللہ ﷺ! پھر میرے اونٹوں کو کیا ہو گیا کہ وہ جب تک ریگستان میں رہتے ہیں تو ہرنوں کی طرح (صاف اور خوب چکنے) رہتے ہیں۔ پھر ان میں ایک خارش والا اونٹ آجاتا ہے اور ان میں گھس کر انہیں بھی خارش لگا جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا: ”لیکن یہ بتاؤ کہ پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟“

(بخاری5717,5770)

[010] حدَّثَنا أبو اليَمانِ: أخْبرَنا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قالَ: حدَّثَني أبو سَلَمَةَ بنُ عَبْدِ الرَّحمٰنِ: أنَّ أبا هُرَيْرَةَ قالَ: إنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يقولُ: «لا عَدْوَى». [راجع: ٥٧٠٧]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چھوت کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔“

(بخاری:5773)

[008] حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ صَيْفِيٍّ مِنْ وَلَدِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ صُهَيْبٍ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ خُبْزٌ وَتَمْرٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «ادْنُ فَكُلْ» فَأَخَذْتُ آكُلُ مِنَ التَّمْرِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَأْكُلُ تَمْرًا وَبِكَ رَمَدٌ؟» قَالَ: فَقُلْتُ: إِنِّي أَمْضَغُ مِنْ نَاحِيَةٍ أُخْرَى. فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں آنحضرت ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ کے سامنے روٹی اور کھجور تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نزدیک آ اور کھا۔ میں نے کھجور کھانا شروع کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو کھجور کھاتا ہے اور تیری آنکھ دکھ رہی ہے۔ میں نے عرض کیا: میں دوسری طرف سے کھجور چباتا ہوں۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے تبسم فرمایا۔

(ابن ماجه:3443)

(1.5) چھوت چھات کی حیثیت

[009] حدَّثَنا عَبْدُ العَزِيزِ بنُ عَبْدِ اللهِ: حدَّثَنا إبْراهيمُ بنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابنِ شِهابٍ [قَالَ] أخْبرَنِي أبو سَلَمَةَ بنُ عَبْدِ الرَّحمٰنِ وَغَيرُهُ: أنَّ أبا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قالَ: إنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قالَ: «لا عَدْوَى وَلا صَفَرَ وَلا هامَةَ»، فَقالَ أعْرابِيٌّ: يا رَسُولَ اللهِ، فَمَا بالُ إبِلِي تَكُونُ في الرَّمْلِ كأنَّها الظِّباءُ فيأتي البَعِيرُ الأجْرَبُ فَيَدْخُلَ بَيْنَها فَيُجْرِبُها، فَقالَ: «فَمَنْ أعْدَى الأوَّلَ؟».

رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أبي سَلَمَةَ، وَسِنانِ بنِ أبي سِنانٍ. [راجع: ٥٧٠٧]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’امراض میں چھوت چھات صفر اور اُلو کی نحوست کی کوئی اصل نہیں۔‘‘ اس پر ایک اعرابی بولا: یارسول اللہ ﷺ! پھر میرے اونٹوں کو کیا ہوگیا کہ وہ جب تک ریگستان میں رہتے ہیں تو ہرنوں کی طرح (صاف اور خوب چکنے) رہتے ہیں۔ پھر ان میں ایک خارش والا اونٹ آجاتا ہے اور ان میں گھس کر انہیں بھی خارش لگا جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا: ’’لیکن یہ بتاؤ کہ پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟‘‘

(بخاری5717,5770)

[010] حدَّثَنا أبو اليَمانِ: أخْبرَنا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قالَ: حدَّثَنِي أبو سَلَمَةَ بنُ عَبْدِ الرَّحمٰنِ: أنَّ أبا هُرَيْرَةَ قالَ: إنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يقولُ: «لا عَدْوَى». [راجع: ٥٧٠٧]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’چھوت کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔‘‘

(بخاری:5773)

[O11] وَعَنْ أبي سَلَمَةَ: سَمِعَ أبا هُرَيْرَةَ بَعْدُ، يَقُولُ: قالَ رَسُولُ الله ﷺ: «لا يُورِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلى مُصِحٍّ».
وَأنْكَرَ أبو هُرَيْرَةَ الحَديثَ الأوَّلَ وقُلْنا: ألَمْ تُحَدِّثْ أنَّهُ لا عَدْوَى؟ فَرَطَنَ بالحَبَشِيَّةِ، قالَ أبو سَلَمَةَ: فَمَا رأيْتُهُ نَسِيَ حَديثًا غَيرَهُ. [انظر: ٥٧٧٤]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’کوئی شخص اپنے بیمار اونٹوں کو کسی کے صحت مند اونٹوں میں نہ لے جائے۔‘‘ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پہلی حدیث کا انکار کیا۔ ہم نے (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے) عرض کیا کہ آپ ہی نے ہم سے یہ حدیث نہیں بیان کی ہے کہ چھوت یہ نہیں ہوتا۔ پھر وہ (غصہ میں) حبشی زبان بولنے لگے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ اس حدیث کے سوا میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اور کوئی حدیث بھولتے نہیں دیکھا۔

(بخاری:5771،5774)

(1.5.1) بدشگونی کی حیثیت

[O12] حدَّثَني عَبْدُ اللهِ بنُ مُحَمَّدٍ: حدَّثَنا عُثْمَانُ بنُ عُمَرَ: حدَّثَنا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سالم، عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما: أنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قالَ: «لا عَدْوَى وَلا طِيَرَةَ، والشُّؤْمُ في ثَلاثٍ: في المَرأةِ، والدَّارِ، والدَّابَّةِ». [راجع: ٢٠٩٩]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’امراض میں چھوت چھات کی اور بدشگونی کی کوئی اصل نہیں اور اگر نحوست ہوتی تو صرف تین چیزوں میں ہوتی: عورت میں، گھر میں اور گھوڑے میں۔‘‘

(بخاری:5753،5772)

[O13] حدَّثَنا مُحَمَّدُ بنُ الحَكَمِ: حدَّثَنا النَّضْرُ: أخْبرَنا إسْرائِيلُ: أخْبرَنا أبو حَصِينٍ عَنْ أبي صَالِحٍ، عَنْ أبي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: «لا عَدْوَى وَلا طِيَرَةَ وَلا هامَةَ وَلا صَفَرَ». [راجع: ٥٧٠٧]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’چھوت لگ جانا یا بدشگونی یا اُلو یا صفر کی نحوست، یہ کوئی چیز نہیں ہے۔‘‘

(بخاری: 5757)

[O14] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ عِيسى ابْنِ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’بدشگون لینا شرک ہے اور ہم

رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الطِّيَرَةُ شِرْكٌ. وَمَا مِنَّا إِلَّا. وَلٰكِنَّ اللهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ».

میں سے جس کو بدشگونی کا وہم پیدا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو دور کر دے گا توکل کی وجہ سے۔''

(ابن ماجہ:3538)

[015] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا عَدْوَىٰ، وَلَا طِيَرَةَ، وَلَا هَامَةَ، وَلَا صَفَرَ».

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''عدویٰ اور بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے۔ اسی طرح سے ہامہ یعنی اُلّو، اسی طرح صفر کا مہینہ۔''

(ابن ماجہ:3539)

(1.5.2) نیک فال لینا کچھ برا نہیں ہے

[016] حدَّثَنا أبو اليَمان: أخْبرَنا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ [قالَ]: أَخْبرَني عُبَيْدُ اللهِ بنُ عَبْدِ اللهِ ابنِ عُتْبَةَ: أنَّ أبا هُرَيْرَةَ قالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لا طِيَرَةَ، وَخَيرُها الفألُ»، قالُوا: وَما الفألُ؟ قالَ: «الكَلِمَةُ الصَّالحَةُ يَسْمَعُها أحَدُكُمْ». [انظر: ٥٧٥٥]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بدشگونی کی کوئی اصل نہیں اور اس میں بہتر فال نیک ہے۔'' لوگوں نے پوچھا کہ نیک فال کیا ہے یا رسول اللہ ﷺ؟ فرمایا: ''نیک بات جو تم میں سے کوئی سنے۔''

(بخاری:5755،5754)

[017] حدَّثَنا مُسْلِمُ بنُ إبراهيمَ: حدَّثَنا هِشامٌ عَنْ قَتادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: «لا عَدْوَى وَلا طِيَرَةَ، وَيُعْجِبُني الفَألُ الصَّالِحُ، الكَلِمَةُ الحَسَنَةُ». [انظر: ٥٧٧٦]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چھوت لگ جانے کی کوئی اصل نہیں اور نہ بدشگونی کی کوئی اصل ہے اور مجھے اچھی فال پسند ہے یعنی کوئی کلمۂ خیر اور نیک بات جو کسی کے منہ سے سنی جائے۔''

(بخاری:5756)

[018] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ الْفَأْلُ الْحَسَنُ، وَيَكْرَهُ الطِّيَرَةَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو نیک فال اچھی معلوم ہوتی تھی اور بدفالی کو آپ ﷺ برا جانتے تھے۔

(ابن ماجہ:3536)

[019] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا عَدْوَى، وَلَا طِيَرَةَ، وَأُحِبُّ الْفَأْلَ الصَّالِحَ».

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیماری کا لگ جانا یعنی متعدی بیماری ہونا اور بدشگونی کوئی چیز نہیں اور میں پسند کرتا ہوں نیک فال کو۔''

(ابن ماجہ:3537)

(1.6) بیماری کے دوران صبر کرنا

[020] حدَّثنا إسحاقُ: أخبرَنا حَبَّانُ: حدَّثنا داوُدُ بنُ أبي الفُرَاتِ: حدَّثنا عَبْدُ اللهِ بنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بنِ يَعْمُرَ، عَنْ عائشةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أنها أخبرَتْنا أنَّها سألَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُونِ فأخبرَها نَبِيُّ اللهِ ﷺ أَنَّهُ: «كانَ عَذابًا يَبْعَثُهُ اللهُ عَلى مَنْ يَشاءُ فَجَعَلَهُ اللهُ رَحمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ، فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ في بَلَدِهِ صابِرًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَنْ يُصِيبَهُ إِلَّا ما كَتَبَ اللهُ لَهُ إِلَّا كانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ». تابَعَهُ النَّضْرُ عَنْ دَاوُدَ. [راجع: ٣٤٧٤]

یحییٰ بن عمرو نے روایت بیان کی کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ آپ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے متعلق پوچھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''یہ ایک عذاب تھا۔ اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا اس پر اس کو بھیجتا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے مومنین (امتِ محمدیہ ﷺ) کے لیے رحمت بنا دیا۔ اب کوئی بھی اللہ کا بندہ اگر صبر کے ساتھ اس شہر میں ٹھہرا رہے جہاں طاعون پھوٹ پڑی ہو اور یقین رکھتا ہو کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے لکھ دیا ہے اس کے سوا اس کو اور کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا اور پھر طاعون میں اس کا انتقال ہو جائے تو اسے شہید جیسا ثواب ملے گا۔'' حبان بن حلال کے ساتھ اس حدیث کو نضر بن شمیل نے بھی داؤد سے روایت کیا ہے۔

(بخاری:5734)

[021] حدَّثنا عَبْدُ اللهِ بنُ عَبْدِ الوَهَّابِ: حدَّثنا خالِدُ بنُ الحارِثِ: حدَّثنا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمانَ قالَ: سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: «مَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے پہاڑ سے اپنے آپ کو گرا کر خودکشی کر لی وہ جہنم کی آگ میں ہوگا اور اس میں ہمیشہ

تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَهُوَ فِي نارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهِ خالِدًا مُخَلَّدًا فِيها أَبَدًا، وَمَنْ تَحَسَّى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نارِ جَهَنَّمَ خالِدًا مُخَلَّدًا فِيها أَبَدًا، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ، فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِها فِي بَطْنِهِ فِي نارِ جَهَنَّمَ [خالدًا] مُخَلَّدًا فِيها أَبَدًا». [راجع: ١٣٦٥]

پڑا رہے گا اور جس نے زہر پی کر خودکشی کر لی تو وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کی آگ میں وہ اسے اسی طرح ہمیشہ پیتا رہے گا اور جس نے لوہے کے کسی ہتھیار سے خودکشی کر لی تو اس کا ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کی آگ میں ہمیشہ کے لیے وہ اسے اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا۔“

(بخاری:5778)

[022] حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عن أَبِي صَالِحٍ، عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَسَا سُمًّا فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص زہر پی لے گا تو وہی زہر قیامت کے دن اس شخص کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ شخص دوزخ کی آگ میں اس کو ہمیشہ ہمیشہ پیا کرے گا۔“

(ابوداؤد:3873)

(1.7) مکروہ دوائیں

[023] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ عُبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بنُ هَارُونَ: أخبرنا إِسْمَاعِيلُ بنُ عَيَّاشٍ عن ثَعْلَبَةَ بنِ مُسْلِمٍ، عن أَبِي عِمْرَانَ الأَنْصَارِيِّ، عن أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عن أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ أَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ، وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً، فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ».

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مرض اور دوا دونوں نازل کئے اور ہر قسم کے مرض کے لیے دوا مقرر فرمائی تو تم لوگ دوا استعمال کرو لیکن حرام شے سے دوا نہ کرو۔“

(ابوداؤد:3870)

[024] حَدَّثَنَا هَارُونُ بنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بنُ أَبِي إِسْحَاقَ عن مُجَاهِدٍ، عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عن الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خبیث دوا کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

(ابوداؤد:3872)

[025] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابنِ أَبِي ذِئْبٍ، عن سَعِيدِ بن خَالِدٍ، عن

حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ سے ایک حکیم نے مینڈک کو دوا میں

سَعِيدِ بنِ المُسَيَّبِ، عنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بنِ عُثْمانَ: أنَّ طَبِيبًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا في دَوَاءٍ فَنَهَاهُ النَّبِيُّ ﷺ عنْ قَتْلِهَا.

ڈالنے کے لیے دریافت فرمایا تو آپ ﷺ نے مینڈک کو مارنے سے منع فرمایا۔

(ابو داؤد:3871)

(1.7.1) زہر

[026] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَىٰ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ. يَعْنِي السَّمَّ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے خبیث دوا سے منع کیا یعنی زہر سے۔

(ابن ماجه:3459)

(1.7.2) شراب

[027] حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إبراهِيمَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن سِمَاكٍ، عن عَلْقَمَةَ بنِ وَائِلٍ، عن أَبِيهِ ذَكَرَ طَارِقُ بنُ سُوَيْدٍ، أوْ سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عن الْخَمرِ فَنَهاهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَنَهاهُ، فقال لَهُ: يَانَبِيَّ اللهِ! إِنَّهَا دَوَاءٌ. قال النَّبِيُّ ﷺ: «لَا، وَلٰكِنَّهَا دَاءٌ».

علقمہ بن وائل اپنے والد وائل بن حجر سے روایت کرتے ہیں کہ طارق بن سوید یا سوید بن طارق رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے شراب کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ان کو منع فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! وہ تو ایک دوا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''نہیں بلکہ وہ تو بیماری ہے۔''

(ابو داؤد:3874)

[028] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: أَنْبَأَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ بِأَرْضِنَا أَعْنَابًا نَعْتَصِرُهَا. فَنَشْرَبُ مِنْهَا؟ قَالَ: «لَا» فَرَاجَعْتُهُ، قُلْتُ: إِنَّا نَسْتَشْفِي بِهِ لِلْمَرِيضِ. قَالَ: «إِنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ بِشِفَاءٍ. وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ».

حضرت طارق بن سوید حضرمی رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ملک میں انگور ہیں جن کو ہم نچوڑتے ہیں۔ کیا ہم اس میں سے پئیں (یعنی شراب)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے دوبارہ پوچھا اور عرض کیا: ہم اس سے بیمار کی دوا کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ دوا نہیں ہے بلکہ خود بیماری ہے۔''

(ابن ماجه:3500)

(1.8) جہاں کی آب وہوا ناموافق ہو وہاں سے نکل کر دوسرے مقام پر جانا

[029] حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَاسًا - أَوْ رِجَالًا - مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَتَكَلَّمُوا بِالإِسْلامِ فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ، وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ، فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ بِذَوْدٍ وَبِرَاعٍ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، فَانْطَلَقُوا حَتَّى كَانُوا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ وَأَمَرَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ، وَتُرِكُوا فِي نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا عَلَى حَالِهِمْ. [راجع: ٢٣٣]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ عکل اور عرینہ کے کچھ لوگ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اوراسلام کے بارے میں گفتگو کی۔انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ! ہم مویشی والے ہیں۔ہم لوگ اہلِ مدینہ کی طرح کاشتکار نہیں ہیں۔مدینہ کی آب وہوا انہیں موافق نہیں آئی تھی چنانچہ آنحضرت ﷺ نے ان کے لیے چند اونٹوں اور ایک چرواہے کا حکم دیا اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ لوگ ان اونٹوں کے ساتھ باہر چلے جائیں اور ان کا دودھ اور پیشاب پییں۔وہ لوگ چلے گئے لیکن حرہ کے نزدیک پہنچ کر وہ اسلام سے مرتد ہوگئے اور آنحضرت ﷺ کے چرواہے کو قتل کر ڈالا اور اونٹوں کو لے کر بھاگ پڑے۔جب آنحضرت ﷺ کو اس کی خبر ملی تو آپ ﷺ نے ان کی تلاش میں آدمی دوڑائے۔پھر آپ ﷺ نے ان کے متعلق حکم دیا اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھیر دی گئی،ان کے ہاتھ کاٹ دیئے گئے اور حرہ کے کنارے انہیں چھوڑ دیا گیا۔وہ اسی حالت میں مرگئے۔

(بخاری:5727)

(1.9) جب مکھی برتن میں پڑ جائے

[034] حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ مَوْلَى بَنِي تَيْمٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ مَوْلَى بَنِي زُرَيْقٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"جب مکھی تم میں سے کسی کے برتن

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ، فَإِنَّ فِي إِحْدَىٰ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي الآخَرِ دَاءً».
[راجع: ٣٣٢٠]

میں پڑ جائے تو پوری مکھی کو برتن میں ڈبودو اور پھر اسے نکال کر پھینک دو کیونکہ اس کے ایک پر میں شفا ہے اور دوسرے میں بیماری ہے۔“

(بخاری:5782)

[035] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «فِي أَحَدِ جَنَاحَيِ الذُّبَابِ سُمٌّ، وَفِي الآخَرِ شِفَاءٌ. فَإِذَا وَقَعَ فِي الطَّعَامِ، فَامْقُلُوهُ فِيهِ. فَإِنَّهُ يُقَدِّمُ السُّمَّ وَيُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ».

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مکھی کے ایک بازو میں زہر ہے اور دوسرے میں شفا ہے۔ جب وہ کھانے میں گر پڑے تو اس کو کھانے میں ڈبودو کیونکہ وہ زہر کا بازو آگے رکھتی ہے (اور وہی کھانے میں پہلے ڈالتی ہے) اور شفا کا بازو پیچھے رکھتی ہے۔“

(ابن ماجه:3504)

[036] حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِكُمْ، فَلْيَغْمِسْهُ فِيهِ، ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ. فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً، وَفِي الآخَرِ شِفَاءً».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب مکھی تم میں سے کسی کے برتن میں پڑ جائے تو پوری مکھی کو برتن میں ڈبودو اور پھر اسے نکال کر پھینک دو کیونکہ اس کے ایک پر میں شفا ہے اور دوسرے میں بیماری ہے۔“

(ابن ماجه:3505)

(2) میڈیسن کے طور پر استعمال ہونے والی اشیاء

(2.1) شفاء کن چیزوں میں ہے؟

[033] حدَّثني الحُسَينُ: حدَّثَنا أحمَدُ ابنُ مَنيعٍ: حدَّثَنا مَرْوَانُ بنُ شُجاعٍ: حدَّثَنا سالِمٌ الأفْطَسُ عَنْ سَعيدِ بنِ جُبَيرٍ، عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما، قالَ: «الشِّفاءُ في ثَلاثٍ: شَرْبَةِ عَسَلٍ، وشَرْطَةِ مِحْجَمٍ، وكَيَّةِ نارٍ، وأنْهَى أُمَّتِي عَنِ الكَيِّ». رَفَعَ الحَدِيثَ.
وَرَوَاهُ القُمِّيُّ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجاهِدٍ، عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ في العَسَلِ والحَجْمِ. [انظر: ٥٦٨١]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ شفا تین چیزوں میں ہے۔ شہد کے شربت میں، پچھنا لگوانے میں اور آگ سے داغ کر علاج کرنے میں لیکن میں اپنی امت کو آگ سے داغنے سے منع کرتا ہوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو مرفوعاً نقل کیا ہے اور القمی نے روایت کیا، ان سے لیث نے، ان سے مجاہد نے، ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہد اور پچھنا لگوانے کے بارے میں بیان کیا۔

(بخاری: 5681،5680)

(2.2) شہد سے علاج

[034] حدَّثَنا عَلِيُّ بنُ عَبْدِ اللهِ: حدَّثَنا أبو أُسامَةَ: أخبَرَنِي هِشامٌ عَنْ أبِيهِ، عَنْ عائشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنها قالَتْ: كانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ الحَلْوَاءُ والعَسَلُ. [راجع: ٤٩١٢]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شیرینی اور شہد پسند تھا۔

(بخاری: 5682)

[035] حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ الْقُرَشِيُّ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَاشِمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ غَدَوَاتٍ، كُلَّ شَهْرٍ، لَمْ يُصِبْهُ عَظِيمٌ مِنَ الْبَلَاءِ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص شہد چاٹ لیا کرے ہر مہینے میں تین دن صبح کے وقت اس کو کوئی بڑی آفت نہ آئے گی۔''

(ابن ماجہ: 3450)

[036] حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَهْلٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَمْزَةَ الْعَطَّارُ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ ﷺ عَسَلٌ. فَقَسَمَ بَيْنَنَا لُعْقَةً لُعْقَةً. فَأَخَذْتُ لُعْقَتِي. ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَزْدَادُ أُخْرَىٰ؟ قَالَ: «نَعَمْ».

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس شہد کا تحفہ آیا۔ آپ ﷺ نے ہم سب کو چاٹنے کے لیے تھوڑا تھوڑا بانٹا۔ میں نے اپنا حصہ لیا۔ پھر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! تھوڑا سا اور لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا۔

(ابن ماجه:3451)

[037] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ ابْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاءَيْنِ: الْعَسَلِ وَالْقُرْآنِ».

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لازم کرلو اپنے اوپر دو شفاؤں کو، ایک شہد اور دوسری قرآن۔''

(ابن ماجه:3452)

[038] حَدَّثَنَا [عَيَّاشُ] بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَخِي يَشْتَكِي بَطْنَهُ، فَقَالَ: «اسْقِهِ عَسَلًا»، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: «اسْقِهِ عَسَلًا»، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: «اسْقِهِ عَسَلًا»، ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: فَعَلْتُ، فَقَالَ: «صَدَقَ اللهُ، وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ، اسْقِهِ عَسَلًا»، فَسَقَاهُ فَبَرَأَ. [انظر: ٥٧١٦]

ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرا بھائی پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ انہیں شہد پلا۔ پھر دوسری مرتبہ وہی صحابی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی شہد پلانے کے لیے کہا۔ وہ پھر تیسری مرتبہ آیا اور عرض کیا کہ (حکم کے مطابق) میں نے عمل کیا (لیکن شفا نہیں ہوئی)۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے، انہیں پھر شہد پلا۔ چنانچہ انہوں نے شہد پھر پلایا اور اسی سے وہ تندرست ہوگیا۔

(بخاری؛5684،5716ترمذی :2082)

(2.3)اونٹ کے دودھ سے علاج

[039] حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ نَاسًا كَانَ بِهِمْ سَقَمٌ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، آوِنَا وأَطْعِمْنَا، فَلَمَّا صَحُّوا قَالُوا: إِنَّ المَدِينَةَ وَخِمَةٌ، فَأَنْزَلَهُمُ الحَرَّةَ فِي ذَوْدٍ لَهُ، فَقَالَ: «اشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا»، فَلَمَّا صَحُّوا قَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ ﷺ وَاسْتَاقُوا ذَوْدَهُ، فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ، فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ مِنْهُمْ يَكْدِمُ الأَرْضَ بِلِسَانِهِ حَتَّى يَمُوتَ. [راجع: ٢٣٣]

قَالَ سَلَّامٌ: فَبَلَغَنِي أَنَّ الحَجَّاجَ قَالَ لأَنَسٍ: حَدِّثْنِي بِأَشَدِّ عُقُوبَةٍ عَاقَبَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَحَدَّثَهُ بِهَذَا، فَبَلَغَ الحَسَنَ فَقَالَ: وَدِدْتُ أَنَّهُ لَمْ يُحَدِّثْهُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں کو بیماری تھی۔انہوں نے کہا:یارسول اللہ ﷺ !ہمیں قیام کی جگہ عنایت فرما دیں اور ہمارے کھانے کا انتظام کر دیں۔ پھر جب وہ لوگ تندرست ہو گئے توانہوں نے کہا کہ مدینہ کی آب وہوا خراب ہے۔چنانچہ آنحضرت ﷺ نے مقامِ حرہ میں اونٹوں کے ساتھ ان کے قیام کا انتظام کر دیا اور فرمایا کہ ان کا دودھ پیو۔جب وہ تندرست ہو گئے توانہوں نے آپ ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔آنحضرت ﷺ نے ان کے پیچھے آدمی دوڑائے اور وہ پکڑے گئے۔(جیسا انہوں نے چرواہے کے ساتھ کیا تھا)آپ ﷺ نے بھی ویسا ہی کیا۔ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا دیئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھروادی۔ میں نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ زبان سے زمین چاٹتا تھا اور اسی حالت میں وہ مر گیا۔سلام نے بیان کیا کہ مجھے معلوم ہوا کہ حجاج نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا:تم مجھ سے وہ سب سے سخت سزا بیان کرو جو رسول اللہ ﷺ نے کسی کو دی ہو توانہوں نے یہی واقعہ بیان کیا۔جب حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ تک یہ بات پہنچی توانہوں نے کہا:کاش وہ یہ حدیث حجاج سے نہ بیان کرتے۔

(بخاری:5685)

(2.4) اونٹ کے پیشاب سے علاج جائز ہے

[040] حدَّثَنَا عَبْدُ الأعْلَى بنُ حَمَّادٍ: حدَّثَنا يَزِيدُ بنُ زُرَيْعٍ: حدَّثَنا سَعِيدٌ: حدَّثَنا قَتَادَةُ: أنَّ أنَسَ بنَ مالكٍ حدَّثَهُمْ أنَّ ناسًا - أوْ رِجالًا - مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَتَكَلَّمُوا بالإسْلامِ فَقالُوا: يا نَبِيَّ اللهِ، إنَّا كُنَّا أهْلَ ضَرْعٍ، ولَمْ نَكُنْ أهْلَ رِيفٍ وَاسْتَوْخَمُوا المَدِينَةَ، فأمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ بذَوْدٍ وَراعٍ، وأمَرَهُمْ أنْ يَخْرُجُوا فِيهِ فَيَشْرَبُوا مِنْ ألْبانِها وأبْوالِها، فانْطَلَقُوا حتى كانُوا ناحِيَةَ الحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إسْلامِهِمْ وَقَتَلُوا راعِيَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَاسْتاقُوا الذَّوْدَ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَبَعَثَ الطَّلَبَ في آثارِهِمْ وأمَرَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أيْدِيَهُمْ، وتُرِكُوا في ناحِيَةِ الحَرَّةِ حتَّى ماتُوا عَلى حالِهِمْ. [راجع: ٢٣٣]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (عرینہ کے) کچھ لوگوں کو مدینہ کی آب وہوا موافق نہیں آئی تھی تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ وہ آپ ﷺ کے چرواہے کے پاس چلے جائیں یعنی اونٹوں میں اور ان کا دودھ اور پیشاب پئیں۔ چنانچہ وہ لوگ آپ ﷺ کے چرواہے کے پاس چلے گئے اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا۔ جب وہ تندرست ہو گئے تو انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ آپ ﷺ کو جب اس بات کا علم ہوا تو آپ نے انہیں تلاش کرنے کے لیے لوگوں کو بھیجا۔ جب انہیں لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ان کے بھی ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھیر دی گئی (جیسا کہ انہوں نے چرواہے کے ساتھ کیا تھا)۔ قتادہ نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ یہ حدود کے نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔

(بخاری:5727،ترمذی:2042)

(2.5) کلونجی سے علاج

[041] حدَّثَنا يَحْيَى بنُ بُكَيرٍ: حدَّثَنا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابنِ شِهابٍ قال: أخْبرَني أبو سَلَمَةَ وسَعِيدُ بنُ المُسَيَّبِ أنَّ أبا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أخبرَهُما أنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «في الحَبَّةِ السَّوْداءِ شِفاءٌ مِنْ كُلِّ داءٍ إلَّا السَّامَ».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”سیاہ دانوں میں ہر بیماری سے شفا ہے سوائے سام کے۔“

(بخاری:5688، ابن عمر رضی اللہ عنہ :ابن ماجه:3448،وابن ماجه:3447)

[042] حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ، فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ». وَالسَّامُ: الْمَوْتُ.

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ [و]هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم کلونجی کو لازم پکڑو، اس میں سام کے علاوہ ہر چیز کی شفاء ہے اور سام کا معنی موت ہے“۔

ترمزی:2041

[043] حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ خَالِدِ بنِ سَعْدٍ قَالَ: خَرَجْنَا وَمَعَنَا غَالِبُ بنُ أَبْجَرَ فَمَرِضَ فِي الطَّرِيقِ، فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ، فَعَادَهُ ابنُ أَبِي عَتِيقٍ فَقَالَ لَنَا: عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحُبَيْبَةِ السُّوَيْدَاءِ، فَخُذُوا مِنْهَا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَاسْحَقُوهَا، ثُمَّ اقْطُرُوهَا فِي أَنْفِهِ بِقَطَرَاتِ زَيْتٍ فِي هٰذَا الْجَانِبِ وَفِي هٰذَا الْجَانِبِ، فَإِنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدَّثَتْنِي أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ هٰذِهِ الْحَبَّةَ السَّوْدَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا مِنَ السَّامِ»، قُلْتُ: وَمَا السَّامُ؟ قَالَ: الْمَوْتُ.

خالد بن سعد نے بیان کیا کہ ہم باہر گئے ہوئے تھے اور ہمارے ساتھ حضرت غالب بن ابجر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ وہ راستہ میں بیمار پڑ گئے۔ پھر جب ہم مدینہ واپس آئے اس وقت بھی وہ بیمار ہی تھے۔ حضرت ابن ابی عتیق رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے اور ہم سے کہا کہ انہیں یہ کالے دانے (کلونجی) استعمال کرواؤ۔ اس کے پانچ یا سات دانے لے کر پیس لو اور پھر زیتون کے تیل میں ملا کر (ناک کے) اس طرف اور اس طرف اسے قطرہ قطرہ کر کے ٹپکاؤ کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: ”کلونجی ہر بیماری کی دوا ہے سوائے سام کے۔“ میں نے عرض کیا: سام کیا ہے؟ فرمایا: ”موت ہے۔“

(بخاری:5687)(ابن ماجہ:3449)

[044] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حُدِّثْتُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: الشُّونِيزُ دَوَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ. قَالَ قَتَادَةُ: يَأْخُذُ كُلَّ يَوْمٍ إِحْدَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شونیز ہر بیماری کا علاج ہے سوائے موت کے۔ قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روزانہ اس کے اکیس دانے لیتے تھے۔

وَعِشْرِينَ حَبَّةً فَيَجْعَلُهُنَّ فِي خِرْقَةٍ فَيَنْقَعُهُ فَيَسْتَعِطُ بِهِ كُلَّ يَوْمٍ فِي مَنْخَرِهِ الأَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَالأَيْسَرِ قَطْرَةً، والثَّانِي فِي الأَيْسَرِ قَطْرَتَيْنِ وفي الأَيْمَنِ قَطْرَةً، والثَّالِثُ فِي الأَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَفِي الأَيْسَرِ قَطْرَةً.

پھرانہیں کپڑے کے ایک ٹکڑے میں رکھتے اور بھگو دیتے۔پھر روزانہ پہلے ناک کے دائیں سوراخ میں دو قطرے ڈالتے پھر بائیں سوراخ میں دو قطرے، اور دوسری بار بائیں میں دو قطرے اور دائیں میں ایک قطرہ، اور تیسری بار دائیں سوراخ میں دو قطرے اور بائیں میں ایک قطرہ ڈالتے۔

(ترمذی:2070)

(2.6) سرمے سے علاج

[045] حدَّثنا مُسَدَّدٌ: حدَّثنا يَحْيى عَنْ شُعْبَةَ قالَ: حدَّثني حُمَيْدُ بنُ نافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْها: أنَّ امْرأةً تُوفِّيَ زَوْجُها فاشْتَكَتْ عَيْنَها، فَذَكَرُوها للنَّبِيِّ ﷺ وَذَكَروا لَهُ الكُحْلَ، وأنَّهُ يُخافُ عَلى عَيْنِها، فَقالَ: «لَقَدْ كانَتْ إحْداكُنَّ تَمْكُثُ في بَيْتِها في شَرِّ أحْلاسِها - أوْ في أحْلاسِها في شَرِّ بَيْتِها - فإذَا مَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بَعْرَةً، فَلا، أرْبَعَةَ أشْهُرٍ وعَشْرًا». [راجع: ٥٣٣٦]

حضرت زینب سے روایت ہے ان سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہوگیا۔(زمانۂ عدت میں) اس عورت کی آنکھ دکھنے لگی تو لوگوں نے اس کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا۔ان لوگوں نے آنحضرت ﷺ کے سامنے سرمہ کا ذکر کیا اور یہ کہ (اگر سرمہ آنکھ میں نہ لگایا تو) ان کی آنکھ کے متعلق خطرہ ہے۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ (زمانۂ جاہلیت میں) عدت گزارنے والی تم عورتوں کو اپنے گھر میں سب سے بدتر کپڑے میں پڑا رہنا پڑتا تھا۔پھر جب کوئی کتا گزرتا تو اس پر وہ مینگنی پھینک کر مارتی (تب عدت سے باہر ہوتی)۔پس چار مہینے دس دن تک سرمہ نہ لگاؤ۔

(بخاری:5706)

(2.6.1) اِثمِد کا سرمہ لگانا

[046] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے:"سونے سے پہلے اپنے اوپر اِثمِد کو لازم کرلو۔وہ تیز

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «عَلَيْكُمْ بِالْإِثْمِدِ عِنْدَ النَّوْمِ، فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعَرَ».

کرتا ہے بینائی کو اور اگاتا ہے بالوں کو۔"

(ابن ماجه:3496عن ابن عمر رضی اللہ عنہ:ابن ماجه:3495)

[047] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ. يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعَرَ».

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمہارے سرموں میں سے بہترین اِثمِد ہے۔ وہ تیز کرتا ہے بینائی کو اور اگاتا ہے بالوں کو۔"

(ابن ماجه:3497)

(2.6.2) طاق بار سرمہ لگانا

[048] حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُصَيْنٍ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ أَبِي سَعْدٍ الْخَيْرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنِ اكْتَحَلَ، فَلْيُوتِرْ. مَنْ فَعَلَ، فَقَدْ أَحْسَنَ. وَمَنْ لَا، فَلَا حَرَجَ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص سرمہ لگائے وہ طاق بار لگائے۔ جو ایسا کرے وہ اچھا ہے اور نہ کرے تو کچھ قباحت نہیں ہے۔"

(ابن ماجه:3498)

[049] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا ثَلَاثًا، فِي كُلِّ عَيْنٍ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک سرمہ دانی تھی۔ آپ ﷺ اس سے تین تین بار ہر ایک آنکھ میں سرمہ لگاتے۔

(ابن ماجه:3499)

(2.7) کھنبی سے علاج

[050] حدَّثنا مُحَمَّدُ بنُ المُثنَّى: حدَّثنا غُنْدَرٌ: حدَّثنا شُعْبَةُ عَنْ عَبدِ المَلِكِ: سَمِعْتُ عَمْرَو بنَ حُرَيْثٍ قالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الكَمْأَةُ مِنَ المَنِّ، وَماؤُها شِفاءٌ للعَيْنِ». [راجع: ٤٤٧٨]

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: "کھنبی مَن میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفا ہے۔"

اسی سند سے شعبہ نے بیان کیا کہ مجھے حکم بن عتیبہ نے

وَقَالَ شُعْبَةُ: وأَخْبَرَنِي الحَكَمُ عَنِ الحَسَنِ العُرَنِيِّ، عَنْ عَمْرِو بنِ حُرَيْثٍ، عَنْ سَعِيدِ بنِ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ شُعْبَةُ: لَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ الحَكَمُ لَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ المَلِكِ.

خبر دی، انہیں حسن بن عبداللہ عرنی نے، انہیں عمرو بن حریث نے اور انہیں سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے اور انہیں نبی کریم ﷺ نے یہی حدیث بیان کی۔ شعبہ نے کہا کہ جب حکم نے بھی مجھ سے یہ حدیث بیان کردی تو پھر عبدالملک بن عمیر کی روایت پر مجھ کو اعتماد ہو گیا کیونکہ عبدالملک کا حافظہ آخر میں بگڑ گیا تھا شعبہ کو صرف اس کی روایت پر بھروسہ نہ رہا۔

(بخاری:5708)

[051] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَذَكَرْنَا الْكَمْأَةَ. فَقَالُوا: هُوَ جُدَرِيُّ الأَرْضِ. فَنُمِيَ الْحَدِيثُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ: «الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ. وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ. وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے چند حضرات نے کہا: کھمبی زمین کی چیچک ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کھمبی مَن سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفاء ہے اور عجوہ کھجور جنت سے ہے اور یہ زہر سے شفاء ہے۔“

(ابن ماجہ:3455)

[052] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حُدِّثْتُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: أَخَذْتُ ثَلَاثَةَ أَكْمُؤٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ فَجَعَلْتُ مَاءَهُنَّ فِي قَارُورَةٍ فَكَحَلْتُ بِهِ جَارِيَةً لِي فَبَرَأَتْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے تین یا پانچ یا سات کھمبیاں لیں۔ پھر میں نے انہیں نچوڑا اور اس کا پانی ایک برتن میں ڈالا۔ پھر اس کا سرمہ اپنی باندی کو لگایا تو وہ تندرست ہو گئی۔

(ترمذی:2069)

(2.8) راکھ سے علاج

[053] حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ القَارِيُّ عَنْ أَبِي حازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قالَ: لَمَّا كُسِرَتْ عَلى رأسِ النَّبِيِّ ﷺ البَيْضَةُ، وأُدْمِيَ وَجْهُهُ، وكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ، وكانَ عَلِيٌّ يَخْتَلِفُ بالمَاءِ فِي

سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کے سر پر (اُحد کے دن) خود ٹوٹ گیا، آپ ﷺ کا مبارک چہرہ خون آلود ہو گیا اور سامنے کے دانت ٹوٹ گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ڈھال میں بھر بھر کر پانی لاتے

الْمِجَنِّ وَجاءَتْ فاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ، فَلَمَّا رأتْ فاطِمَةُ - عَلَيْها السَّلامُ - الدَّمَ يَزِيدُ عَلى الماءِ كَثْرَةً عَمَدَتْ إلى حَصِيرٍ فأحْرَقَتْها وألْصَقَتْها على جُرْحِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَرقأ الدَّمُ.
[راجع: ٢٤٣]

تھے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک سے خون دھوتی تھیں۔ پھر جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ خون پانی سے بھی زیادہ آ رہا ہے تو انہوں نے ایک بوریا جلا کر رسول اللہ ﷺ کے زخموں پر لگایا اور اس سے خون رُکا۔

(بخاری:5722)(ترمذی:2085)(ابن ماجہ:3464)

[054] حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ الْمُهَيْمِنِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: إِنِّي لأَعْرِفُ، يَوْمَ أُحُدٍ، مَنْ جَرَحَ وَجْهَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. وَمَنْ كَانَ يُرْقِئُ الْكَلْمَ مِنْ وَجْهِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَيُدَاوِيهِ. وَمَنْ يَحْمِلُ الْمَاءَ فِي الْمِجَنِّ. وَبِمَا دُووِيَ بِهِ الْكَلْمُ حَتَّى رَقَأَ. [قَالَ:] أَمَّا مَنْ كَانَ يَحْمِلُ الْمَاءَ فِي الْمِجَنِّ، فَعَلِيٌّ. وَأَمَّا مَنْ كَانَ يُدَاوِي الْكَلْمَ، فَفَاطِمَةُ. أَحْرَقَتْ لَهُ، حِينَ لَمْ يَرْقَأْ، قِطْعَةَ حَصِيرٍ خَلَقٍ. فَوَضَعَتْ رَمَادَهُ عَلَيْهِ فَرَقَأَ الْكَلْمُ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں اس شخص کو پہچانتا ہوں جس نے احد کے دن رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ مبارک زخمی کیا اور اس کو بھی جو آپ ﷺ کے زخم کو دھوتا تھا اور آپ ﷺ کی دوا کرتا تھا اور جوڑ ھال میں پانی لاتا تھا اور اس چیز کو بھی جس سے زخم کی دوا کی گئی یہاں تک کہ خون تھم گیا۔ پانی لانے والے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے اور زخم کا علاج حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کیا۔ جب خون بند نہ ہوا تو انہوں نے بوریے کا ایک ٹکڑا جلایا اور اس کی راکھ زخم میں رکھ دی اور خون بند ہو گیا۔

(ابن ماجہ:3465)

(2.9) عجوہ سے علاج

[055] حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ: أخبرَنا هاشِمٌ: أخبرَنا عامِرُ بنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قالَ: قالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنِ اصْطَبَحَ كُلَّ يَوْمٍ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ سُمٌّ ولَا سِحْرٌ ذٰلكَ اليَوْمَ إلى اللَّيْلِ».
وَقالَ غَيْرُهُ: سَبْعَ تَمَرَاتٍ. [راجع: ٥٤٤٥]

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص روزانہ چند عجوہ کھجوریں کھالیا کرے اسے اس دن رات تک زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔“ علی بن عبداللہ مدینی کے سوا دوسرے راوی نے بیان کیا کہ سات کھجوریں کھالیا کرے۔

[056] حدَّثني إسحاقُ بنُ مَنْصُورٍ: أخبرَنا أبو أسامَةَ: حدَّثنا هاشِمُ بنُ هاشِمٍ قالَ: سَمِعْتُ عامرَ بنَ سَعْدٍ: سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ الله عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلكَ اليَوْمَ سُمٌّ وَلا سِحْرٌ». [راجع: ٥٤٤٥]

(بخاری:5768)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا گیا انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے صبح کے وقت سات کھجوریں کھالیں اس دن اسے نہ زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔''

[057] حدَّثنا أَبُو عُبَيْدَةَ [أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الهَمْدَانِيُّ وهُوَ] ابْنُ أَبِي السَّفَرِ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «العَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ، وفِيهَا شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ، والكَمْأَةُ مِنَ المَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلعَيْنِ».

(بخاری:5769)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عجوہ کھجور جنت سے ہے اور اس میں زہر سے شفاء ہے اور کھمبی مَن سے ہے (جو بنی اسرائیل پر اترا تھا) اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفاء ہے۔''

(حضرت سعیدبن زید رضی اللہ عنہ :ابن ماجہ3453,3454,3455 وترمذی 2066، 2067,2068)

[058] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَ جَابِرٍ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ. وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ. وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ. وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ الْجِنَّةِ».

حضرت ابوسعید اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''کھنبی مَن سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے تندرستی ہے اور عجوہ جنت کا میوہ ہے۔ وہ دیوانگی سے شفا ہے۔''

(ابن ماجہ:3453)

[059] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا الْمُشْمَعِلُّ بْنُ إِيَاسٍ الْمُزَنِيُّ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو الْمُزَنِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «الْعَجْوَةُ والصَّخْرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ».

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَفِظْتُ الصَّخْرَةَ، مِنْ فِيهِ.

حضرت رافع بن عمرو مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''عجوہ اور بیت المقدس کا صخرہ جنت میں سے ہے۔''

(ابن ماجہ:3456)

(2.10) مہندی سے علاج

[060] حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ: أَخْبَرَنَا فَائِدٌ مَوْلَى لآلِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ جَدَّتِهِ [سَلْمَى]، وكانَتْ تَخْدِمُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ: ما كَانَ يَكُونُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ قُرْحَةٌ وَلَا نَكْبَةٌ إِلَّا أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَضَعَ عَلَيْهَا الحِنَّاءَ.

علی بن عبید اللہ اپنی دادی (سلمی ام رافع رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتی تھیں، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی زخم یا خراش آجاتی تو آپ ﷺ مجھے حکم فرماتے کہ میں اس پر مہندی لگاؤں۔

حدیث کی اس جیسی ایک اور سند بھی ہے جو اس کے ہم معنی ہے۔

(ترمذی :2054)

(2.11) تریاق سے علاج

[061] حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بنُ عُمَرَ بنِ مَيْسَرَةَ: أخبرنا عَبْدُ اللهِ بنُ يَزِيدَ: أخبرنا سَعِيدُ بنُ أَبِي أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بنُ يَزِيدَ المَعَافِرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بنِ رَافِعٍ التَّنُوخِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بنَ عَمْرٍو يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا أُبَالِي مَا أَتَيْتُ إِنْ أَنَا شَرِبْتُ تِرْيَاقًا أَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِيمَةً أَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِي».
قالَ أَبُو دَاوُدَ: هٰذَا كانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً وَقَدْ رَخَّصَ فِيهِ قَوْمٌ يَعْنِي التِّرْيَاقَ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ سے میں نے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ پھر جو کچھ بھی کروں اگر میں نے تریاق پی رکھی ہو، تعویذ لٹکا رکھا ہو یا اپنی طرف سے شعر کہوں۔'' امام ابوداود نے فرمایا: یہ رسول کریم ﷺ کے ساتھ مخصوص تھا (مطلب یہ ہے کہ اگر میں یہ کام کر بھی لوں تو مجھے یہ نقصان نہیں پہنچا سکتے) اور ایک قوم نے تریاق کھانے کی اجازت دی ہے۔

(ابو داؤد:3869)

(2.12) سنا مکی سے علاج

[062] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مَوْلًى لِمَعْمَرٍ

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (جو بی بی تھیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی) آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''تم مسہل کس چیز کا لیا کرتی تھیں؟'' میں نے عرض

التَّيْمِيِّ، عَنْ مَعْمَرٍ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بِمَاذَا كُنْتِ تَسْتَمْشِينَ؟» قُلْتُ: بِالشُّبْرُمِ. قَالَ: «حَارٌّ جَارٌّ» ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَاءِ فَقَالَ: «لَوْ كَانَ شَيْءٌ يَشْفِي مِنَ الْمَوْتِ، كَانَ السَّنَا. وَالسَّنَا شِفَاءٌ مِنَ الْمَوْتِ».

کیا: شبرم کا (وہ ایک دانہ ہے چنے کے برابر نہایت گرم اور سخت مسہل ہے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تو گرم آگ ہے۔'' میں سنا کا مسہل لینے لگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کسی چیز میں موت سے شفا ہوتی تو سنا میں ہوتی اور سنا شفا ہے موت سے۔''

(ابن ماجہ:3461، ترمذی:2081)

(3) بیماریاں اور ان کا علاج

(3.1) بخار کا علاج

[063] حدَّثنا يَحيى بنُ سُلَيْمانَ: حدَّثني ابنُ وَهْبٍ [قالَ] حدَّثني مالكٌ عَنْ نافِعٍ، عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: «الحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فأطْفِئُوها بالماءِ».
قالَ نافِعٌ: وكانَ عَبْدُ اللهِ يَقُولُ: اكْشِفْ عَنَّا الرِّجْزَ. [راجع: ٣٢٦٤]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بخار جہنم کی بھاپ میں سے ہے۔ پس اس کی گرمی کو پانی سے بجھاؤ۔'' نافع نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ (کو جب بخار آتا تو) یوں دُعا کرتے: ''اے اللہ! ہم سے اس عذاب کو دور کردے۔'' ابن ماجہ میں بخار کی شدت کے الفاظ ہیں

(ابن ماجہ:3472) (بخاری:5723،حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا:بخاری:5725،ابن ماجہ:3471،3472)(رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ :بخاری:5726،ترمذی :2073)

[064] حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الْحُمَّى كِيرٌ مِنْ كِيرِ جَهَنَّمَ. فَنَحُّوهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بخار جہنم کی ایک بھٹی ہے۔ اس کو اپنے سے ٹھنڈے پانی سے ہٹاؤ۔''

(ابن ماجہ:3475)

[065] حدَّثنا عَبْدُ اللهِ بنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مالكٍ، عَنْ هِشامٍ، عَنْ فاطِمَةَ بِنْتِ المُنْذِرِ: أَنَّ أَسْماءَ بِنْتَ أبي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما كانَتْ إذا أُتِيَتْ بالمَرْأَةِ قَدْ حُمَّتْ تَدْعُو لَها، أَخَذَتِ الماءَ، فَصَبَّتْهُ بَيْنَها وبَيْنَ جَيْبِها وقالَتْ: كانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يأمُرُنا أنْ نَبْرُدَها بالماءِ.

فاطمہ بنت منذر نے بیان کیا کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاں جب کوئی بخار میں مبتلا عورت لائی جاتی تو اس کے لیے دُعا کرتیں اور اس کے گریبان میں پانی ڈالتیں۔ وہ بیان کرتی تھیں کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا تھا کہ بخار کو پانی سے ٹھنڈا کریں۔

(بخاری:5724)

ابن ماجہ میں نبی ﷺ سے یہ الفاظ زائد ہیں ''وہ جہنم کی بھاپ سے ہے۔'' (ابن ماجه:3474)

[066] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ذُكِرَتِ الْحُمَّى عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَسَبَّهَا رَجُلٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَسُبَّهَا. فَإِنَّهَا تَنْفِي الذُّنُوبَ، كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيدِ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس بخار کا ذکر ہوا تو ایک شخص نے بخار کو گالی دی (یعنی برا کہا)۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اس کو برا مت کہو۔ وہ گناہوں کو یوں دور کر دیتا ہے جیسے آگ لوہے کی میل کو دور کر دیتی ہے۔''

(ابن ماجه:3469)

[067] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ عَادَ مَرِيضاً. وَمَعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ، مِنْ وَعْكٍ كَانَ بِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَبْشِرْ. فَإِنَّ اللهَ يَقُولُ: هِيَ نَارِي أُسَلِّطُهَا عَلَى عَبْدِي الْمُؤْمِنِ، فِي الدُّنْيَا. لِتَكُونَ حَظَّهُ، مِنَ النَّارِ، فِي الْآخِرَةِ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک بیمار کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ میں بھی ساتھ تھا۔ اس شخص کو بخار آتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''خوش ہو جا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بخار میری آگ ہے۔ میں اس کو مقرر کرتا ہوں اپنے ایماندار بندے پر تا کہ وہ بدل ہو جائے آخرت کی آگ کا (تا کہ وہ آخرت کی آگ کا بدل ہو جائے)۔'' (اور آخرت میں وہ محفوظ رہے)

(ابن ماجه:3470)

[068] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ. فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ» فَدَخَلَ عَلَى ابْنٍ لِعَمَّارٍ فَقَالَ: «اكْشِفِ الْبَاسَ. رَبَّ النَّاسِ. إِلٰهَ النَّاسِ».

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا: ''بخار جہنم کی بھاپ سے ہے اس لیے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔'' پھر آپ ﷺ عمار رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے کے پاس تشریف لے گئے (وہ بیمار تھا)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے انسانوں کے ربّ! دور کر دے بیماری کو اے بندوں کے معبود!''

(ابن ماجه:3473)

(3.2) گلے کی بیماری کا علاج

عذرہ یعنی حلق کے کوا کے گر جانے کا علاج (جسے عربی میں سقوط اللھاۃ کہتے ہیں)

[069] حدَّثَنا عَلِيُّ بنُ عَبْدِ اللهِ: حدَّثَنا سُفْيانُ عَنِ الزُّهْرِيّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ قالَتْ: دَخَلْتُ بابنٍ لي عَلى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَقَدْ أَعْلَقْتُ عَنْهُ مِنَ العُذْرَةِ فَقالَ: «علامَ تَدْغَرْنَ أَوْلادَكُنَّ بِهٰذَا العِلاقِ؟ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا العُودِ الهِنْدِيّ فإنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، مِنْها ذاتُ الجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ العُذْرَةِ، ويُلَدّ مِنْ ذاتِ الجَنْبِ». فَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: بَيَّنَ لَنا اثْنَيْنِ، ولَمْ يُبَيِّنْ لَنا خَمْسَةً. قُلْتُ لسُفْيانَ: فإنَّ مَعْمَرًا يَقُولُ: أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ، قالَ: لَمْ يَحْفَظْ، إنَّما قالَ: أَعْلَقْتُ عَنْهُ، حَفِظْتُهُ مِنْ في الزُّهْرِيّ. وَوَصَفَ سُفْيانُ الغُلامَ يُحَنَّكُ بالإصْبَعِ وأَدْخَلَ سُفْيانُ في حَنَكِهِ، إنَّما يَعْنِي رَفْعَ حَنَكِهِ بإصْبَعِهِ، ولَمْ يَقُلْ: أَعْلِقُوا عَنْهُ شَيْئًا. [راجع: ٥٦٩٢]

حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں اپنے ایک لڑکے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی ۔ میں نے اس کی ناک میں بتی ڈالی تھی،اس کا حلق دبایا تھا کیونکہ اس کو گلے کی بیماری ہوگئی تھی۔آپ ﷺ نے فرمایا:"تم اپنے بچوں کو انگلی سے حلق دبا کر کیوں تکلیف دیتی ہو؟ یہ عودِ ہندی لو۔اس میں سات بیماریوں کی شفا ہے۔ان میں سے ایک ذات الجنب (پسلی کا ورم بھی ہے)۔اگر حلق کی بیماری ہو تو اس کو ناک میں ڈالو۔اگر ذات الجنب ہو تو حلق میں ڈالو(لدود کرو)۔" سفیان کہتے ہیں کہ میں نے زہری سے سنا،آنحضرت ﷺ نے دو بیماریوں کو تو بیان کیا،باقی پانچ بیماریوں کو بیان نہیں فرمایا۔علی بن عبداللہ مدینی نے کہا میں نے سفیان سے کہا معمر تو زہری سے یوں نقل کرتا ہے،اعقلت عنہ ۔انہوں نے کہا کہ معمر نے یاد نہیں رکھا۔مجھے یاد ہے زہری نے یوں کہا تھا اعقلت علیہ اور سفیان نے اس تحنیک کو بیان کیا جو بچہ کو پیدائش کے وقت کی جاتی ہے۔سفیان نے انگلی حلق میں ڈال کر اپنے کوے کو انگلی سے اٹھایا تو سفیان نے اعلاق کا معنی بچے کے حلق میں انگلی ڈال کر تالو کوا اٹھایا انہوں نے یہ نہیں کہا اعقلوا عنہ شیئا ۔امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عُود سے مراد قُسط ہے
(بخاری5713,5715,5718,ابو داؤد:3877,ابن ماجہ:3462)

(3.3) عرق النساء کا علاج

[070] حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَ رَاشِدُ ابْنُ سَعِيدِ الرَّمْلِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ ابْنُ سِيرِينَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «شِفَاءُ عِرْقِ النَّسَا، أَلْيَةُ شَاةٍ أَعْرَابِيَّةٍ تُذَابُ. ثُمَّ تُجَزَّأُ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ، ثُمَّ يُشْرَبُ عَلَى الرِّيقِ، فِي كُلِّ يَوْمٍ جُزْءٌ».

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: ”عرق النسا کا علاج یہ ہے کہ جنگلی بکری کی چکتی (چربی کی) لی جائے اور اس کو گلا کر تین حصے کیے جائیں اور ایک حصہ اس میں سے نہار منہ پیا جائے۔“

(ابن ماجه:3463)

(3.4) جذام کے بارے میں احتیاطی تدابیر

[071] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، وَ مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى، وَ مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ. قَالُوا: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، أَخَذَ بِيَدِ رَجُلٍ مَجْذُومٍ، فَأَدْخَلَهَا مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ. ثُمَّ قَالَ: «كُلْ. ثِقَةً بِاللهِ وَتَوَكُّلًا عَلَى اللهِ».

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جذامی کا ہاتھ پکڑا اور اس کو اپنے ساتھ پیالے میں (کھانے کے لیے) شریک کرلیا۔ پھر فرمایا: ”اللہ پر اعتماد اور اسی پر بھروسہ کرتے ہوئے۔“

(ابن ماجه:3542)

[072] حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ. ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تُدِيمُوا النَّظَرَ إِلَى الْمَجْذُومِينَ».

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جذامیوں کی طرف برابر مت دیکھے جاؤ۔“

(ابن ماجه:3543)

[073] حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ الشَّرِيدِ يُقَالُ لَهُ عَمْرٌو، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْذُومٌ. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ: «ارْجِعْ فَقَدْ بَايَعْنَاكَ».

شرید کی اولاد میں ایک شخص تھا اس کا نام عمرو تھا، اس سے روایت ہے کہ ثقیف کے قاصدوں میں ایک شخص جذامی تھا۔ آپ ﷺ نے اس کو کہلا بھیجا: ''لوٹ جاؤ۔ ہم نے تجھ سے بیعت کر لی۔''

(ابن ماجه:3544)

[074] وَقَالَ عَفَّانُ: حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لا عَدْوَى وَلا طِيَرَةَ، وَلا هَامَةَ وَلا صَفَرَ، وَفِرَّ مِنَ المَجْذُومِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الأَسَدِ». [انظر: ٥٧١٧، ٥٧٥٧، ٥٧٧٠، ٥٧٧٣، ٥٧٧٥]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا گیا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چھوت لگنا، بدشگونی لینا، اُلو کا منحوس ہونا اور صفر کا منحوس ہونا، یہ سب لغو خیالات ہیں۔ البتہ جذامی شخص سے ایسے بھاگنا رہ جیسا کہ شیر سے بھاگتا ہے۔''

(بخاری:5707)

(3.5) ذات الجنب (نمونیہ) کا علاج

[075] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْعَتُ الزَّيْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ. قَالَ قَتَادَةُ: وَيَلُدُّ مِنَ الْجَانِبِ الَّذِي يَشْتَكِيهِ.

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَأَبُو عَبْدِ اللهِ اسْمُهُ مَيْمُونٌ هُوَ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ذات الجنب میں زیتون کے تیل اور ورس سے علاج کرنے کی تعریف فرماتے تھے قتادہ رحمہ اللہ نے کہا: وہ ذات الجنب کی شکایت میں اسے حلق میں ٹپکایا کرتے تھے۔

(ترمذی:2078)

[076] حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُذْرِيُّ الْبَصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي رَزِينٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ: حَدَّثَنَا مَيْمُونٌ أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَتَدَاوَى مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ وَالزَّيْتِ.

ابو عبداللہ کہتے ہیں میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ذات الجنب میں قسط بحری اور زیتون کے تیل سے علاج کرنے کا حکم دیا۔

(ترمذی:2079)

[077] حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَرْقَمَ قَالَ: نَعَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَرْساً وَقُسْطاً وَزَيْتاً، يُلَدُّ بِهِ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ذات الجنب میں اس نسخہ کی تعریف کی: وَرس (ایک گھاس ہے زرد خوشبودار) اور قسط (یعنی عودِ ہندی) اور زیتون کا تیل کہ اس کا لدود کیا جائے۔

(ابن ماجہ:3467)

[078] حَدَّثَنَا أَبُو طَاهِرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَنْبَأَنَا يُونُسُ وَ ابْنُ سَمْعَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالْعُودِ الْهِنْدِيِّ يَعْنِي بِهِ الْكُسْتَ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ. مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ».

حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''لازم کرلو اس عودِ ہندی کو یعنی قسط کو۔ اس میں سات بیماریوں سے شفا ہے۔ ان میں سے ایک ذات الجنب بھی ہے۔'' ابن سمعان کی روایت میں یوں ہے: ''اس لیے کہ اس میں شفا ہے سات بیماریوں سے جن میں سے ایک ذات الجنب ہے۔''

(ابن ماجہ:3468)

[079] حدَّثنا عارِمٌ: حدَّثَنا حَمَّادٌ قالَ: قُرِئَ عَلى أَيُّوبَ مِنْ كُتُبِ أَبي قِلابَةَ - مِنْهُ ما حَدَّثَ بِهِ، وَمِنْهُ ما قُرِئَ عَلَيْهِ - فَكانَ هٰذا في الكِتابِ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ أَبا طَلْحَةَ وأَنَسَ بنَ النَّضْرِ كَوَياهُ، وكَوَاهُ أَبو طَلْحَةَ بِيَدِهِ.
[انظر: ٥٧٢١]

وَقالَ عَبَّادُ بنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبي قِلابَةَ، عَنْ أَنَسِ بنِ مالِكٍ قالَ: أَذِنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لأَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الأَنْصارِ أَنْ يَرْقُوا مِنَ الحُمَةِ والأُذُنِ. قالَ أَنَسٌ: كُوِيتُ مِنْ ذَاتِ الجَنْبِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ حَيٌّ، وشَهِدَني أَبو طَلْحَةَ وأَنَسُ ابنُ النَّضْرِ وَزَيْدُ بن ثابِتٍ، وأَبو طَلْحَةَ كَوَاني.
[راجع: ٥٧١٩]

حماد نے بیان کیا کہ ایوب سختیانی کے سامنے ابوقلابہ کی لکھی ہوئی احادیث پڑھی گئیں ان میں وہ احادیث بھی تھیں جنہیں (ایوب نے ابوقلابہ سے) بیان کیا تھا اور وہ بھی تھیں جو ان کے سامنے پڑھ کر سنائی گئی تھیں۔ ان لکھی ہوئی احادیث کے ذخیرہ میں انس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بھی تھی کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اور انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے انس رضی اللہ عنہ کو داغ لگا کر ان کا علاج کیا تھا یا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ان کو خود اپنے ہاتھ سے داغا تھا۔ اور عباد بن منصور نے بیان کیا، ان سے ایوب نے، ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلۂ انصار کے بعض

گھرانوں کوزہریلے جانوروں کے کاٹنے اورکان کی تکلیف میں جھاڑنے کی اجازت دی تھی توانس رضی اللہ عنہ نے بیان کیارسول اللہ ﷺ نے قبیلۂ انصار کے بعض گھرانوں کوزہریلے جانوروں کے کاٹنے اور کان کی تکلیف میں جھاڑنے کی اجازت دی تھی۔انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ذات الجنب کی بیماری میں مجھے داغا گیاتھا۔رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں اوراس وقت ابوطلحہ ،انس بن نضر اورزید بن ثابت رضی اللہ عنہم موجود تھے اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے داغا تھا۔

(بخاری5719,5720,5721)

(3.6) دبلے پن کا علاج

[080] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ يَحْيَى بنِ فَارِسٍ: حَدَّثَنَا نُوحُ بنُ يَزِيدَ بنِ سَيَّارٍ: حَدَّثَنَا إبراهِيمُ بنُ سَعْدٍ عن مُحَمَّدِ بنِ إسْحَاقَ، عن هِشَامِ بنِ عُرْوَةَ، عن أبِيهِ، عن عَائِشَةَ قالَتْ: أَرَادَتْ أُمِّي أنْ تُسَمِّنَنِي لِدُخُولِي عَلَى رَسُولِ الله ﷺ قالَتْ: فَلَمْ أَقْبَلْ عَلَيْهَا بِشَيْءٍ مِمَّا تُرِيدُ، حَتَّى أطْعَمَتْنِي الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ فَسَمِنْتُ عَلَيْهِ كَأَحْسَنِ السِّمَنِ.

ہشام بن عروہ کے والدحضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: میری والدہ نے چاہا کہ میں فربہ (موٹی) ہوجاؤں کیونکہ مجھے آنحضرت ﷺ کے پاس جانا تھا۔انہوں نے تمام (قسم کی) تدابیر اختیار کرلیں لیکن میں فربہ نہ ہوئی یہاں تک کہ انہوں نے مجھ کوتازہ کھجور کے ساتھ ککڑی ملاکرکھلانا شروع کردیاتو میں بہترطریقے سے فربہ (یعنی اچھی صحت کی) ہوگئی۔‘‘

(ابو داؤد:3903)

(3.7) گھبراہٹ اور نیند کے اُچاٹ ہونے کا علاج

[081] حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ إسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عن مُحَمَّدِ بنِ إسْحَاقَ، عن عَمْرِو بنِ شُعَيْب، عن أبِيهِ، عن جَدِّهِ؛ أَنَّ رَسُولَ الله ﷺ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والداوروہ اپنے دادا عبداللہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول

كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْفَزَعِ كَلِمَاتٍ: «أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ» وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهُنَّ مَنْ عَقَلَ مِنْ بَنِيهِ وَمَنْ لَمْ يَعْقِلْ كَتَبَهُ فَأَعْلَقَهُ عَلَيْهِ.

اللہ ﷺ ان کو گھبراہٹ کے لیے یہ کلمات سکھاتے تھے: ''میں اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس کے غصے سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے وسوسوں سے اور ان کے (شیطانوں کے) میرے پاس آنے سے۔'' عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنے صاحبزادوں میں سے جو عقل وشعور کی اس حد تک پہنچا اس کو وہ یہ دُعا سکھادیا کرتے تھے اور جو ہوشیار نہ ہوتا اس کے گلے میں یہ دُعا تحریر فرما کر لٹکا دیا کرتے تھے۔

(ابو داؤد:3893)

[082] حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الرُّؤْيَا مِنَ اللهِ، وَالحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفِثْ حِينَ يَسْتَيْقِظُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ». [راجع: ٣٢٩٢]

وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: فَإِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا أَثْقَلَ عَلَيَّ مِنَ الجَبَلِ، فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ هَذَا الحَدِيثَ، فَمَا أُبَالِيهَا.

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور حلم (برا خواب جس میں گھبراہٹ ہو) شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس لیے جب تم میں سے کوئی شخص کوئی ایسا خواب دیکھے جو برا ہو تو جاگتے ہی تین مرتبہ بائیں طرف تھوتھو کرے اور اس خواب کی برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔ اس طرح خواب کا اسے نقصان نہیں ہوگا۔'' ابوسلمہ نے کہا کہ پہلے کوئی خواب مجھ پر پہاڑ سے بھی زیادہ بھاری ہوتا تھا۔ جب سے میں نے یہ حدیث سنی اور اس پر عمل کرنے لگا، اب مجھے کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔

(بخاری:5747)

(3.8) طاعون کے بارے میں احتیاطیں

[083] حدَّثنا مُوسَى بنُ إسماعِيلَ: حدَّثنا عَبْدُ الوَاحِدِ: حدَّثنا عاصِمٌ: حدَّثتني حَفْصَةُ بِنْتُ سِيرِينَ قالَتْ: قالَ لي أنَسُ بنُ مالكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَحْيَى بِمَ ماتَ؟ قُلْتُ: مِنَ الطَّاعُونِ، قالَ: قالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الطَّاعُونُ شَهادَةٌ لكُلِّ مُسْلِمٍ». [راجع: ٢٨٣٠]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یحییٰ بن سیرین کا کس بیماری میں انتقال ہوا تھا؟ میں نے کہا کہ طاعون میں۔ بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: "طاعون ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔"

(بخاری:5732)

[084] حدَّثنا أبو عاصِمٍ عَنْ مالكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أبي صَالِحٍ، عَنْ أبي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: «المَبْطُونُ شَهِيدٌ، والمَطْعُونُ شَهِيدٌ». [راجع: ٦٥٣]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "پیٹ کی بیماری میں یعنی ہیضہ سے مرنے والا شہید ہے اور طاعون کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے۔"

(بخاری:5733)

[085] حدَّثنا عَبْدُ اللهِ بنُ يُوسُفَ: أخْبَرَنا مالكٌ عَنْ نُعَيْمٍ المُجْمِرِ، عَنْ أبي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قالَ: قالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لا يَدْخُلُ المَدِينَةَ المَسِيحُ وَلا الطَّاعُونُ». [راجع: ١٨٨٠]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مدینہ منورہ میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا اور نہ طاعون آ سکے گا۔"

(بخاری: 5731)

[086] حدَّثنا عَبْدُ اللهِ بنُ يُوسُفَ: أخْبَرَنا مالكٌ عَنِ ابنِ شِهابٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ عامِرٍ: أنَّ عُمَرَ خَرَجَ إلى الشَّامِ، فَلَمَّا كانَ بِسَرْغَ بَلَغَهُ أنَّ الوَباءَ قَدْ وَقَعَ بالشَّامِ، فأخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحمٰنِ ابنُ عَوْفٍ أنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قالَ: «إذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بأرْضٍ فَلا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وإذَا وَقَعَ بأرْضٍ وأنْتُمْ بِها فَلا تَخْرُجُوا فِرارًا مِنْهُ». [راجع: ٥٧٢٩]

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم وباء کے متعلق سنو کہ وہ کسی جگہ ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب یہ کسی ایسی جگہ پھوٹ پڑے جہاں تم موجود ہو تو وہاں سے بھی مت بھاگو۔" (وبا میں طاعون، ہیضہ، وغیرہ سب داخل ہیں۔)

(بخاری:5730)

[087] حدَّثَنا حَفْصُ بنُ عُمَرَ: حدَّثَنا شُعْبَةُ قالَ: أخْبرَني حَبيبُ بنُ أبي ثابِتٍ قالَ: سَمِعْتُ إبْراهِيمَ بنَ سَعْدٍ قالَ: سَمِعْتُ أُسامَةَ ابنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: «إذَا سَمِعْتُمْ بالطَّاعُونِ بِأرْضٍ فَلا تَدْخُلُوها، وإذَا وَقَعَ بأرْضٍ وأنْتُمْ بها فَلا تَخْرُجُوا مِنْها».
فَقُلْتُ: أنْتَ سَمِعْتَهُ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَلا يُنْكِرُهُ؟ قالَ: نَعَمْ. [راجع: ٣٤٧٣]

اسامہ بن زید سے سنا، وہ سعد رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سن لو کہ کسی جگہ طاعون کی وبا پھیل رہی ہے تو وہاں مت جاؤ لیکن جب کسی جگہ یہ وبا پھوٹ پڑے اور تم وہیں موجود ہو تو اس جگہ سے نکلو بھی مت۔'' (حبیب بن ابی ثابت نے بیان کیا کہ میں نے ابراہیم بن سعد سے) کہا تم نے خود یہ حدیث اسامہ رضی اللہ عنہ سے سنی ہے کہ انہوں نے سعد رضی اللہ عنہ سے بیان کیا اور انہوں نے اس کا انکار نہیں کیا؟ فرمایا کہ ہاں۔
(بخاری:5728)

[088] حدَّثَنا عَبْدُ اللهِ بنُ يُوسُفَ: أخْبرَنا مالكٌ عَنِ ابنِ شِهابٍ، عَنْ عَبْدِ الحَمِيدِ بنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بنِ زَيْدِ بنِ الخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ عَبْدِ اللهِ بنِ الحارِثِ بنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ عَبَّاسٍ: أنَّ عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَرَجَ إلى الشَّامِ حتَّى إذَا كانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ أُمَراءُ الأجْنادِ: أبو عُبَيْدَةَ بنُ الجَرَّاحِ وأصحَابُهُ، فأخْبَرُوهُ أنَّ الوَباءَ قَدْ وَقَعَ بأرْضِ الشَّامِ. قالَ ابنُ عَبَّاسٍ: فَقالَ عُمَرُ: ادْعُ لي المُهاجِرِينَ الأوَّلِينَ فَدَعاهُمْ فاسْتَشارَهُمْ، وأخْبرَهُمْ أنَّ الوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بالشَّامِ، فاخْتَلَفُوا، فَقالَ بَعْضُهُمْ: قَدْ خَرَجْنَا لأمْرٍ وَلا نَرَى أنْ تَرْجِعَ عَنْهُ، وَقالَ بَعْضُهُمْ: مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وأصحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلا نَرَى أنْ تُقْدِمَهُمْ على هٰذَا الوَباءِ، فَقالَ: ارْتَفِعُوا عَنِّي، ثُمَّ قالَ: ادْعُ لي الأنْصارَ، فَدَعَوْتُهُمْ، فاسْتَشارَهُمْ، فَسَلَكُوا سَبِيلَ المُهاجِرِينَ، وَاخْتَلَفُوا كاخْتِلافِهِمْ، فَقالَ: ارْتَفِعُوا عَنِّي، ثُمَّ قالَ: ادْعُ لي مَنْ كانَ هاهُنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام تشریف لے جا رہے تھے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ مقام سرغ پر پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ کی ملاقات فوجوں کے اُمراء حضرت ابوعبیدہ ابن جراح رضی اللہ عنہ اور آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں سے ہوئی۔ ان لوگوں نے امیر المومنین کو بتایا کہ طاعون کی وبا شام میں پھوٹ پڑی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے پاس مہاجرین اولین کو بلا لاؤ۔ آپ رضی اللہ عنہ انہیں بلا لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے مشورہ کیا اور انہیں بتایا کہ شام میں طاعون کی وباء پھوٹ پڑی ہے۔ مہاجرین اولین کی رائیں مختلف ہو گئیں۔ بعض نے کہا رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کی باقی ماندہ جماعت آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہے اور یہ مناسب نہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ انہیں اس وباء میں ڈال دیں۔

مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهاجِرَةِ الْفَتْحِ، فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ مِنْهُمْ عَلَيْهِ رَجُلانِ، فَقالُوا: نَرَى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلا تُقْدِمَهُمْ عَلى هٰذَا الْوَباءِ فَنادَى عُمَرُ فِي النَّاسِ: إِنِّي مُصَبِّحٌ عَلى ظَهْرٍ فَأَصْبِحُوا عَلَيْهِ، فَقالَ أَبو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ: أَفِرارًا مِنْ قَدَرِ اللهِ؟ فَقالَ عُمَرُ: لَوْ غَيْرُكَ قالَها يا أَبا عُبَيْدَةَ؟ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللهِ إِلى قَدَرِ اللهِ، أَرَأَيْتَ لَوْ كانَ لَكَ إِبِلٌ هَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتانِ، إِحْداهُما خَصِيبَةٌ والأُخْرَى جَدْبَةٌ، أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتَ الْخَصْبَةَ رَعَيْتَها بِقَدَرِ اللهِ، وإِن رَعَيْتَ الجَدْبَةَ رَعَيْتَها بِقَدَرِ اللهِ؟ قالَ: فَجاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وكانَ مُتَغَيِّبًا في بَعْضِ حاجَتِهِ، فَقالَ: إِنَّ عِنْدِي في هٰذَا عِلْمًا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وأَنْتُمْ بِها فَلا تَخْرُجُوا فِرارًا مِنْهُ»، قالَ: فَحَمِدَ اللهَ عُمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ.

[انظر: ٥٧٣٠، ٦٩٧٣]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اچھا اب آپ لوگ تشریف لے جائیں۔ پھر فرمایا کہ انصار کو بلاؤ۔ میں انصار کو بلا کر لایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے بھی مشورہ کیا۔ انہوں نے مہاجرین کی طرح اختلاف کیا۔ کوئی کہنے لگا: چلو! کوئی کہنے لگا: لوٹ جاؤ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ یہاں پر جو قریش کے بوڑھے ہیں جو فتحِ مکہ کے وقت اسلام قبول کر کے مدینہ آئے تھے انہیں بلا لاؤ۔ میں انہیں بلا لایا۔ ان میں کوئی اختلافِ رائے پیدا نہیں ہوا۔ سب نے کہا، ہمارا خیال ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو ساتھ لے کر واپس لوٹ چلیں اور وبائی ملک میں لوگوں کو لے جا کر نہ ڈالیں۔ یہ سنتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں اعلان کرا دیا کہ میں صبح کو اونٹ پر سوار ہو کر واپس مدینہ منورہ لوٹ جاؤں گا۔ تم لوگ بھی واپس چلو۔ صبح کو ایسا ہی ہوا۔ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا اللہ کی تقدیر سے فرار کیا جائے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا:! کاش یہ بات کسی اور نے کہی ہوتی! ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے فرار اختیار کر رہے لیکن اللہ ہی کی تقدیر کی طرف۔ کیا تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم انہیں لے کر کسی ایسی وادی میں جاؤ جس کے دو کنارے ہوں، ایک سرسبز شاداب اور دوسرا خشک۔ کیا یہ واقعہ نہیں کہ اگر تم سرسبز کنارے پر چراؤ گے تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہی ہوگا اور خشک کنارے پر چراؤ گے تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہی ہوگا۔ بیان کیا کہ پھر حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ آ گئے۔ وہ اپنی کسی ضرورت کی وجہ

سے اس وقت موجود نہیں تھے۔انہوں نے بتایا کہ میرے پاس مسئلہ سے متعلق ایک علم ہے۔ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم کسی سرزمین میں (وباء کے متعلق) سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب ایسی جگہ وباء آجائے جہاں تم موجود ہو تو وہاں سے مت نکلو'' راوی نے بیان کیا کہ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور پھر واپس ہو گئے۔

(بخاری:5729)

(3.9) نظرِ بد کا علاج

[089] حَدَّثَنِي إِسحَاقُ بنُ نَصرٍ: حدَّثَنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «العَينُ حَقٌّ»، وَنَهَى عَنِ الوَشْمِ. [انظر: ٥٩٤٤]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''نظرِ بد لگنا حق ہے۔'' اور آنحضرت ﷺ نے جسم پر گودنے سے منع فرمایا۔

(بخاری:5740)

[090] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اسْتَعِيذُوا بِاللهِ. فَإِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ».

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ سے پناہ مانگو۔ بیشک نظر حق ہے۔''

(ابن ماجه:3508)

[091] حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عن هَمَّامِ بنِ مُنَبِّهٍ قال: هٰذَا مَا حدثنا أَبُو هُرَيْرَةَ عن رَسُولِ الله ﷺ قَالَ: «وَالْعَيْنُ حَقٌّ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''نظر لگنا برحق ہے۔''

(ابو داؤد:3879)

[092] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسٰى، عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ

حضرت عامر ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''نظر حق ہے۔''

(ابن ماجه:3506)

هِنْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْعَيْنُ حَقٌّ».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی روایت ہے۔

(ابن ماجہ:3507)(ابن ماجہ:3509)

[093] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّادٍ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَيْنِ الْجَانِّ. ثُمَّ أَعْيُنِ الإِنْسِ. فَلَمَّا نَزَلَ الْمُعَوِّذَتَانِ، أَخَذَهُمَا. وَتَرَكَ مَا سِوَىٰ ذٰلِكَ.

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ پناہ مانگتے تھے جنون کی نگاہ سے، پھر آدمیوں کی نگاہ سے۔ جب یہ دونوں سورتیں اُتریں: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الفلق اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس تو آپ ﷺ نے ان دونوں کو پڑھنا شروع کیا اور ان کے سوا اور دُعائیں چھوڑ دیں۔

(ابن ماجہ:3511)

(3.9.1) نظرِ بد لگنے سے دَم کرنا

[094] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَمِسْعَرٍ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا أَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان کو نظر کا دم کرنے کے لیے حکم دیا۔

(ابن ماجہ:3512)

[095] حدَّثَنا مُحَمَّدُ بنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنا سُفْيانُ قالَ: حدَّثَني مَعْبَدُ بنُ خالِدٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بنَ شَدَّادٍ عَنْ عائشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْها قالَتْ: أَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ - أَوْ أَمَرَ - أَنْ يُسْتَرْقَى مِنَ العَيْنِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا یا (آپ نے اس طرح بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے) حکم دیا کہ نظرِ بد لگ جانے پر معوّذتین سے دَم کر لیا جائے۔

(بخاری: 5738)

[096] حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عُرْوَةَ - وَهُوَ [أَبُو حَاتِمٍ] بْنُ عَامِرٍ -، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ وَلَدَ جَعْفَرٍ تُسْرِعُ إِلَيْهِمُ الْعَيْنُ أَفَأَسْتَرْقِي لَهُمْ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ، فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ».

حضرت عبید بن رفاعہ زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے رسولِ اکرم ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! جعفر کے بچوں کو نظرِ بد بہت جلد لگتی ہے۔ کیا میں ان کے لئے دَم کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! اگر تقدیر سے کوئی چیز سبقت لے جانے والی ہوتی تو یقیناً نظرِ بد اس سے سبقت لے جاتی۔''

(ترمذی :2059)(ابن ماجہ:3510)

[097] حدَّثنا مُحَمَّدُ بنُ خالِدٍ: حدَّثنا مُحَمَّدُ بنُ وَهْبِ بنِ عَطِيَّةَ الدِّمَشْقيُّ: حدَّثنا مُحَمَّدُ بنُ حَرْبٍ: حدَّثنا مُحَمَّدُ بنُ الوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ: أخبرَنا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بنِ الزُّبَيرِ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أبي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْها: أنَّ النَّبِيَّ ﷺ رأى في بَيْتِها جارِيَةً في وَجْهِها سَفْعَةٌ فَقالَ: «اسْتَرْقُوا لَها فإنَّ بِها النَّظْرَةَ».

وَقالَ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أخْبَرَني عُرْوَةُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تابَعَهُ عَبْدُ اللهِ بنُ سالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ.

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے گھر میں ایک لڑکی دیکھی جس کے چہرے پر (نظر بد لگنے کی وجہ سے) کالے دھبے پڑ گئے تھے۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا:''اس پر دَم کروادو کیونکہ اسے نظرِ بد لگ گئی ہے۔'' اور عقیل نے کہاان سے زہری نے،انہیں عروہ نے خبر دی اور انہوں نے اسے نبی کریم سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

(بخاری:5739)

(3.9.2) نظرِ بد لگنے سے غسل کرنا

[098] حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ ابْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: مَرَّ عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ بِسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، وَهُوَ يَغْتَسِلُ. فَقَالَ: لَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ، وَلَا جِلْدَ مُخَبَّأَةٍ. فَمَا لَبِثَ أَنْ لُبِطَ بِهِ. فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ. فَقِيلَ لَهُ: أَدْرِكْ سَهْلًا صَرِيعاً. قَالَ: «مَنْ تَتَّهِمُونَ بِهِ؟» قَالُوا: عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ. قَالَ: «عَلَامَ يَقْتُلُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ؟ إِذَا رَأَىٰ أَحَدُكُمْ مِنْ أَخِيهِ مَا يُعْجِبُهُ، فَلْيَدْعُ لَهُ بِالْبَرَكَةِ» ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ. فَأَمَرَ عَامِرًا أَنْ يَتَوَضَّأَ. فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ. وَرُكْبَتَيْهِ وَدَاخِلَةَ إِزَارِهِ. وَأَمَرَهُ أَنْ يَصُبَّ عَلَيْهِ.

قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: وَأَمَرَهُ أَنْ يَكْفَأَ الإِنَاءَ مِنْ خَلْفِهِ.

ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سہل بن حنیف (ان کے باپ) نہا رہے تھے کہ عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ ادھر سے گزرے۔انہوں نے کہا: میں نے تو ایسا آدمی نہیں دیکھا۔پردہ والی عورت کا بھی تو بدن ایسا نہیں دیکھا۔تھوڑی دیر گزری کہ سہل رضی اللہ عنہ گر پڑے (عامر کی نظر سے)۔لوگ ان کو آنحضرت ﷺ کے پاس لائے اور عرض کیا: سہل کی خبر لیجئے۔وہ گر پڑا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا:''تمہارا گمان کس پر ہے (یعنی کس کی نظر لگی ہے اس کو)؟'' انہوں نے کہا: عامر پر۔آپ ﷺ نے فرمایا:''بھلا یہ کیا بات ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو قتل کرتا ہے (بدنظر سے)۔جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی میں وہ بات دیکھے جو اس کو پسند آئے تو برکت کی دُعا کرے

"پھر آپ ﷺ نے اس کے لیے پانی منگوایا اور عامر کو وضو کرنے کا حکم دیا۔ انہوں نے اپنا منہ دھویا اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک اور دونوں گھٹنے اور اپنے تہہ بند کے اندر کا بدن۔ آپ ﷺ نے وہ پانی سہل پر ڈالنے کا حکم دیا۔ سفیان نے کہا، معمر نے زہری سے یوں روایت کی کہ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ وہ برتن سہل کے پیچھے سے ان پر اونڈھا دیا جائے۔ (ابن ماجہ:3509)

[099] حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ: أَخْبَرَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيه، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَو كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ، وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا».

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جانے والی ہوتی تو نظرِ بد ضرور اس سے سبقت لے جاتی۔ جب تمہیں غسل کا کہا جائے تو تم غسل کرو۔ اس سے مریض کو ان شاء اللہ شفاء ہوگی۔ (ترمذی:2062)

[100] حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عن الأعمَشِ، عن إبراهِيمَ، عن الأسْوَدِ، عن عَائِشَةَ قالَتْ: كَانَ يُؤْمَرُ الْعَائِنُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ المَعِينُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ دورِ نبوی ﷺ میں نظر لگانے والے شخص کو حکم ہوتا۔ پھر وہ وضو کرتا۔ پھر جس کو نظر لگی ہوتی وہ اس پانی سے غسل دیا جاتا۔" (ابوداؤد:3880)

(3.10) جادو کا علاج

[101] حَدَّثَنَا إبراهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عائشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنها قالَتْ: سَحَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ يُقالُ لَهُ: لَبِيدُ بْنُ الأعْصَم، حتَّى كانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُخَيَّلُ إلَيْهِ أَنَّهُ كان يَفْعَلُ الشَّيْءَ، وَما فَعَلَهُ، حتَّى إذَا كانَ ذَاتَ يَوْمٍ - أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ - وَهُوَ عِنْدِي، لَكِنَّهُ دَعا ودَعا ثُمَّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بنی زریق کے ایک شخص یہودی لبید بن اعصم نے رسول اللہ ﷺ پر جادو کر دیا تھا اور اس کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کسی چیز کے متعلق خیال کرتے کہ آپ ﷺ نے وہ کام کر لیا ہے حالانکہ آپ ﷺ نے وہ کام نہ کیا ہوتا۔ ایک دن

قالَ: «يا عائِشَةُ، أشَعَرْتِ أنَّ اللهَ أفْتانِي فِيما اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟ أتانِي رَجُلانِ فَقَعَدَ أحَدُهُما عِنْدَ رَأْسِي والآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقالَ أحَدُهُما لِصاحِبِهِ: ما وَجَعُ الرَّجُلِ؟ فَقالَ: مَطْبُوبٌ، قالَ: مَنْ طَبَّهُ؟ قالَ: لَبِيدُ بنُ الأعْصَمِ، قالَ: فِي أيِّ شَيْءٍ؟: قالَ فِي مُشْطٍ ومُشاطَةٍ، وَجُفِّ طَلْعِ نَخْلَةٍ ذَكَرٍ، قالَ: وأيْنَ هُوَ؟ قالَ: فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ»، فأتاها رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ناسٍ مِنْ أصحابِهِ فَجاءَ فَقالَ: «يا عائِشَةُ، كأنَّ ماءَها نُقاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكأنَّ رُؤُسَ نَخْلِها رُؤُسُ الشَّياطِينِ»، قُلْتُ: يا رَسُولَ اللهِ، أفَلا اسْتَخْرَجْتَهُ؟ قالَ: «قَدْ عافانِي اللهُ فَكَرِهْتُ أنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ فِيهِ شَرًّا»، فأمَرَ بِها فَدُفِنَتْ.

تابَعَهُ أبو أُسامَةَ وأبو ضَمْرَةَ وابنُ أبي الزِّنادِ، عَنْ هِشامٍ. وَقالَ اللَّيْثُ وابنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشامٍ: «فِي مُشْطٍ ومُشاطَةٍ»، وَيُقالُ: المُشاطَةُ ما يَخْرُجُ مِنَ الشَّعْرِ إذَا مُشِطَ، والمُشاطَةُ مِنْ مُشاطَةِ الكَتَّانِ. [راجع: ٣١٧٥]

یا(راوی نے بیان کیا کہ)ایک رات آنحضرت ﷺ میرے یہاں تشریف رکھتے تھے اور مسلسل دُعا کررہے تھے۔پھر آپ ﷺ نے فرمایا:''عائشہ رضی اللہ عنہا! تمہیں معلوم ہے اللہ تعالیٰ سے جو بات میں پوچھ رہا تھا،اس نے اس کا جواب مجھے دے دیا۔میرے پاس دو(فرشتے حضرت جبرائیل علیہ السلام وحضرت میکائیل علیہ السلام) آئے۔ایک میرے سر کی طرف کھڑا ہوگیا اور دوسرا میرے پاؤں کی طرف۔ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے پوچھا:ان صاحب کی بیماری کیا ہے؟ دوسرے نے کہا کہ ان پر جادو ہوا ہے۔اس نے پوچھا کہ کس نے جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے۔پوچھا کس چیز میں؟جواب دیا کہ کنگھے اور سر کے بال میں جو نر کھجور کے خوشے میں رکھے ہوئے ہیں۔سوال کیا:اور یہ جادو ہے کہاں؟جواب دیا کہ زروان کے کنوئیں میں۔'' پھر آنحضرت ﷺ اس کنوئیں پر اپنے چند صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف لے گئے اور جب واپس آئے تو فرمایا:''عائشہ رضی اللہ عنہا!اس کا پانی ایسا(سرخ) تھا جیسے مہندی کا نچوڑ ہوتا ہے اور اس کے کھجور کے درختوں کے سر (اوپر کا حصہ) شیطان کے سروں کی طرح تھے۔''میں نے عرض کیا:''یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے اس جادو کو باہر کیوں نہیں کر دیا؟'' آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ''اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے عافیت دے دی اس لیے

میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ اب میں اس برائی کو خواہ مخواہ لوگوں میں پھیلاؤں۔'' پھر آپ ﷺ نے اس جادو کا سامان کنگھی، بال، خرما کا غلاف اسی میں دفن کرادیا۔

عیسیٰ بن یونس کے ساتھ اس حدیث کو ابواسامہ اور ابوضمرہ (انس بن عیاض) اور ابن ابی الزناد تینوں نے ہشام سے راویت کیا اور لیث بن سعد اور سفیان بن عیینہ نے ہشام سے یوں روایت کیا ہے ''فی مشط ومشاقۃ'' مشاطۃ اسے کہتے ہیں جو بال کنگھی کرنے میں نکلیں سر یا داڑھی کے اور مشاقہ روئی کے تار یعنی سوت کے تار کو کہتے ہیں۔

(بخاری:5763)(ابن ماجہ:3545)

[102] حدَّثني عَبْدُ العزيزِ بنُ عَبْدِ اللهِ [قالَ]: حدَّثني سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بن زَيْد، عَنْ أبي الغَيْث، عَنْ أبي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قالَ: «اجْتَنِبُوا المُوبِقاتِ: الشِّرْكُ بِاللهِ، والسِّحْرُ». [راجع: ٢٧٦٦]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تباہ کردینے والی چیز اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا ہے اس سے بچو اور جادو کرنے اور کرانے سے بھی بچو۔''

(بخاری:5764)

وَقالَ قَتادَةُ: قُلْتُ لسَعيدِ بنِ المُسَيَّبِ: رَجُلٌ بِهِ طِبٌّ أوْ يُؤَخَّذُ عَنِ امْرَأتِهِ، أيُحَلُّ عَنْهُ أوْ يُنَشَّرُ؟ قالَ: لا بأسَ بِهِ، إنَّمَا يُرِيدُونَ بِهِ الإصْلاحَ، فأمَّا ما يَنْفَعُ فَلَمْ يُنْهَ عَنْهُ.

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن مسیّب سے کہا ایک شخص پر اگر جادو ہو یا اس کے بیوی تک پہنچنے سے اسے باندھ دیا گیا ہو، اس کا دفیعہ کرنا اور جادو کے باطل کرنے کے لیے منتر کرنا درست ہے یا نہیں؟ انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی قباحت نہیں۔ جادو دفع کرنے والوں کی تو نیت بخیر ہوتی ہے اور اللہ پاک نے اس بات سے منع نہیں فرمایا جس سے فائدہ ہو۔

(3.11) آسیب کا علاج

[103] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الأَحْوَصِ، عَنْ أُمِّ جُنْدُبٍ [قَالَتْ]: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ انْصَرَفَ. وَتَبِعَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمٍ، وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا، بِهِ بَلَاءٌ، لَا يَتَكَلَّمُ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ هٰذَا ابْنِي وَبَقِيَّةُ أَهْلِي. وَإِنَّ بِهِ بَلَاءً. لَا يَتَكَلَّمُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ائْتُونِي بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ» فَأُتِيَ بِمَاءٍ. فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَمَضْمَضَ فَاهُ ثُمَّ أَعْطَاهَا. فَقَالَ: «اسْقِيهِ مِنْهُ، وَصُبِّي عَلَيْهِ مِنْهُ، وَاسْتَشْفِي اللهَ لَهُ» قَالَتْ: فَلَقِيتُ الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ: لَوْ وَهَبْتِ لِي مِنْهُ فَقَالَتْ: إِنَّمَا هُوَ لِهٰذَا الْمُبْتَلَى. قَالَتْ: فَلَقِيتُ الْمَرْأَةَ مِنَ الْحَوْلِ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْغُلَامِ فَقَالَتْ: بَرَأَ وَعَقَلَ عَقْلًا لَيْسَ كَعُقُولِ النَّاسِ.

حضرت اُمّ جُندب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جمرۂ عقبہ پر کنکر مارے وادی کے نشیب میں سے یوم النحر کو۔ پھر آپ ﷺ لوٹے اور خثعم کی ایک عورت آپ ﷺ کے پیچھے ہوئی۔ اس کے ساتھ ایک بچہ تھا۔ اس پر بلا تھی (یعنی جن شیطان وغیرہ)۔ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ میرا بچہ ہے اور میرے گھر والوں میں یہی باقی ہے۔ اس کے اوپر ایک بلا ہے۔ وہ بات نہیں کرتا۔ یہ سن کر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”تھوڑا سا پانی لاؤ“ لوگ پانی لائے۔ آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا اور اس میں کلی کی۔ پھر وہ پانی اس عورت کو دے دیا اور فرمایا: ”یہ پانی اس بچے کو پلا اور اس کے بدن پر ڈال اور اللہ تعالیٰ سے اس کی تندرستی کے لیے دُعا کر۔ اُمِ جُندب رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اس عورت سے ملی اور میں نے اس سے کہا: تھوڑا سا پانی اس میں سے مجھ کو بھی دے۔ وہ بولی: یہ تو اس بیمار بچے کے لیے ہے۔ اُمِ جُندب رضی اللہ عنہا نے کہا: پھر میں اس عورت سے دوسرے سال ملی اور میں نے اس سے اس بچے کا حال پوچھا تو اس نے کہا کہ وہ بچہ اچھا ہو گیا ہے اور ایسا عقل والا ہوا ہے کہ لوگوں کی عقل سے بڑھ کر۔

(ابن ماجہ:3532)

[104] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنِي عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ: لَمَّا اسْتَعْمَلَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الطَّائِفِ، جَعَلَ يَعْرِضُ لِي شَيْءٌ فِي صَلَاتِي، حَتَّى مَا أَدْرِي مَا أُصَلِّي. فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ، رَحَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ: «ابْنُ أَبِي الْعَاصِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «مَا جَاءَ بِكَ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! عَرَضَ لِي شَيْءٌ فِي صَلَاتِي، حَتَّى مَا أَدْرِي مَا أُصَلِّي. قَالَ: «ذَاكَ الشَّيْطَانُ. ادْنُهْ» فَدَنَوْتُ مِنْهُ. فَجَلَسْتُ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيَّ. قَالَ: فَضَرَبَ صَدْرِي بِيَدِهِ، وَتَفَلَ فِي فَمِي، وَقَالَ: «اخْرُجْ، عَدُوَّ اللهِ» فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. ثُمَّ قَالَ: «الْحَقْ بِعَمَلِكَ».

قَالَ: فَقَالَ عُثْمَانُ: فَلَعَمْرِي مَا أَحْسِبُهُ خَالَطَنِي بَعْدُ.

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب آنحضور ﷺ نے مجھے طائف کا عامل بنایا تو مجھے نماز میں کچھ خیال آنے لگا یہاں تک کہ مجھے یاد نہیں رہتا تھا کہ کتنی رکعتیں میں نے پڑھیں۔ جب میں نے یہ حال دیکھا تو میں نے سفر کیا آنحضور ﷺ کی طرف۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابوالعاص کا بیٹا ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو کیوں آیا؟'' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! نماز میں مجھے خیال آنے لگا ہے جس سے مجھے یاد نہیں رہتا کتنی رکعتیں میں نے پڑھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ شیطان کا کام ہے۔ میرے نزدیک آ۔'' میں نزدیک گیا اور اپنے پاؤں کی انگلیوں پر (مؤدب) بیٹھا۔ آپ ﷺ نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا اور میرے منہ میں اپنا تھوک ڈالا اور فرمایا: ''نکل جا اے اللہ کے دشمن!'' تین بار آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔ پھر فرمایا: ''جا اپنے کام پر جا۔'' (یعنی طائف کو) عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم ہے میری عمر کی! میں نہیں جانتا کہ اس کے بعد شیطان نے مجھے بھلایا ہو یا مجھ سے خلط کیا ہو (یعنی ملا ہو)۔ (ابن ماجه:3548)

[105] حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ حَيَّانَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَنْبَأَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَنَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَىٰ عَنْ أَبِيهِ أَبِي لَيْلَىٰ قَالَ: كُنْتُ جَالِساً عِنْدَ النَّبِيِّ

حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا تھا۔ اتنے میں ایک گنوار آیا اور کہنے لگا: میرا ایک بھائی بیمار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا بیماری ہے؟ وہ بولا: اس کو آسیب ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ

ﷺ إِذْ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: إِنَّ لِي أَخاً وَجِعاً. قَالَ: «مَا وَجَعُ أَخِيكَ؟» قَالَ: بِهِ لَمَمٌ. قَالَ: «اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهِ» قَالَ: [فَذَهَبَ] فَجَاءَ بِهِ، فَأَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ. فَسَمِعْتُهُ عَوَّذَهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَأَرْبَعِ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْبَقَرَةِ، وَآيَتَيْنِ مِنْ وَسَطِهَا: ﴿وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ﴾ [البقرة: ١٦٣] وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ، وَثَلَاثِ آيَاتٍ مِنْ خَاتِمَتِهَا، وَآيَةٍ مِنْ آلِ عِمْرَانَ أَحْسِبُهُ قَالَ: ﴿شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ﴾ وَآيَةٍ مِنَ الأَعْرَافِ: ﴿إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ﴾ [الأعراف: ٥٤]، وَآيَةٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ: ﴿وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ﴾ [المؤمنون: ١١٧] وَآيَةٍ مِنَ الْجِنِّ: ﴿وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا﴾ [الجن: ٣]، وَعَشْرِ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الصَّافَّاتِ، وَثَلَاثِ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ الْحَشْرِ: و ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ [الإخلاص: ١] وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ. فَقَامَ الأَعْرَابِيُّ قَدْ بَرَأَ، لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ.

نے فرمایا: ”جاؤ اور اس کو لے کر آ“ وہ گیا اور اس کو لے کر آیا۔ آپ ﷺ نے اس کو اپنے سامنے بٹھایا۔ میں نے سنا آپ ﷺ نے سورۃ الفاتحہ اس پر پڑھی۔ پھر چار آیتیں شروع سورۃ البقرہ کی اور دو آیتیں اس کے بیچ کی والھکم الہ واحد (البقرہ:163) اور آیت الکرسی اور تین آیتیں اُس کے اخیر کی اور ایک آیت سورۃ آلِ عمران کی میں سمجھتا ہوں یہ آیت شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو اخیر تک اور سورۃ الاعراف کی یہ آیت ان ربکم اللہ (الاعراف:54) اور سورۂ مومنین کی یہ آیت ومن یدع مع اللہ الہا آخر لا برھان لہ بہ (المومنون:117) اور سورۃ الجن کی یہ آیت وانہ تعالی جدر بنا (الجن:3) اخیر تک اور دس آیتیں شروع سورۃ الصافات سے اور تین آیتیں اخیر سورۃ حشر کی اور قل ہو اللہ احد اور معوذتین ۔ پھر وہ گنوار ایسا کھڑا ہو گیا جیسے اسے کوئی بیماری ہی نہ ہو۔

(ابن ماجه:3549)

[106] حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حدثنا يَحْيَى عن زَكَرِيَّا: حدَّثني عَامِرٌ عن خَارِجَةَ بنِ الصَّلْتِ التَّمِيمِيِّ، عن عَمِّهِ: أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْلَمَ ثُمَّ أَقْبَلَ رَاجِعًا مِنْ عِنْدِهِ، فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ عِنْدَهُمْ رَجُلٌ مَجْنُونٌ مُوثَقٌ بِالْحَدِيدِ، فقال أَهْلُهُ: إِنَّا حُدِّثْنَا أَنَّ صَاحِبَكُم هٰذَا قَدْ جَاءَ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُم شَيْءٌ تُدَاوُونَهُ فَرَقَيْتُهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَأَعْطَوْنِي مِائَةَ شَاةٍ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ، فقال: «هَلْ إِلَّا هٰذَا». وَقال مُسَدَّدٌ في مَوْضِعٍ آخَرَ: «هَلْ قُلْتَ غَيْرَ هٰذَا؟» قُلْتُ: لَا.

حضرت خارجہ بن صلت نے اپنے چچا سے روایت کیا کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے روانہ ہوئے تو عرب کے ایک قبیلہ کے پاس آئے اور ان لوگوں نے کہا: ہم نے سنا ہے کہ تم لوگ اس شخص (یعنی رسولِ کریم ﷺ) کے پاس سے کچھ خیر لے کر آئے ہو۔ کیا تم لوگوں کے پاس کوئی دوا یا عمل ہے کیونکہ ہمارے یہاں ایک شخص ہے جو مجنون ہو گیا ہے، زنجیروں سے بندھا ہوا ہے۔ ہم نے کہا: ہمارے پاس عمل ہے ۔ وہ لوگ اس مجنون شخص کو لے کر آئے جو

قال: «خُذهَا فَلَعَمْرِي لَمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ».

زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ راوی نے کہا: میں نے اس شخص پر تین روز تک صبح وشام سورۂ فاتحہ پڑھی۔ میں تھوک اپنے منہ میں اکٹھا کرتا تھا۔ پھر اس کو تھوک دیتا تھا۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر وہ شخص اس طرح سے اچھا ہو گیا جیسے کوئی قید سے رہا کیا جاتا ہے۔ ان لوگوں نے اس کے عوض مجھ کو مزدوری دی۔ میں نے کہا: میں معاوضہ نہیں لوں گا جب تک آپ ﷺ سے معلوم نہ کرلوں۔ جب میں نے آپ ﷺ سے معلوم کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری عمر کی قسم! لوگ جھوٹا منتر کر کے روٹی کھاتے ہیں۔ تم نے تو سچا عمل کر کے روٹی کھائی۔'' (ابو داؤد: 3896،3897,39003901)

(4) علاج کے خاص طریقے

(4.1) پچھنے لگوانا (سینگی لگوانا، حجامہ، فصد کھلوانا)

[107] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوَوْنَ بِهِ خَيْرٌ، فَالْحِجَامَةُ».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمہارے علاجوں میں کسی میں بہتری ہے تو پچھنے لگانے میں ہے۔''

(ابن ماجہ:3476)

[108] حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي بِمَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، إِلَّا كُلُّهُمْ يَقُولُ لِي: عَلَيْكَ، يَا مُحَمَّدُ! بِالْحِجَامَةِ».

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں معراج کی رات میں فرشتوں کے کسی گروہ پر نہیں گزرا مگر وہ سب مجھ سے کہتے تھے: اے محمد ﷺ! لازم کر لے اپنے اوپر پچھنے لگانے کو۔''

(ابن ماجہ:3477)

[109] حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ سُلَيْمٍ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي بِمَلَإٍ، إِلَّا قَالُوا: يَا مُحَمَّدُ! مُرْ أُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ».

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں معراج کی رات میں فرشتوں کے کسی گروہ پر نہیں گزرا مگر وہ سب مجھ سے کہتے تھے: اے محمد ﷺ! اپنی امت کو پچھنے لگانے کا حکم دو۔''

(ابن ماجہ:3479)

[131] حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلِ بْنِ قُرَيْشٍ الْيَامِيُّ الْكُوفِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ - هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ -، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: حَدَّثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ: «أَنَّهُ لَمْ يَمُرَّ عَلَى مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا أَمَرُوهُ: أَنْ مُرْ أُمَّتَكَ

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اسراء (معراج) کی رات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: میں فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے بھی گزرا تو انہوں نے مجھے یہی کہا کہ آپ ﷺ اپنی امت کو سینگی لگوانے کا حکم فرمائیں۔

(ترمذی:2052)

بِالحِجَامَةِ».

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: وهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ.

[111] حدَّثَنَا سَعِيدُ بنُ تَلِيدٍ [قالَ]: حدَّثَنِي ابنُ وَهْبٍ قالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وغَيْرُهُ: أَنَّ بُكَيْرًا حدَّثَهُ: أَنَّ عاصِمَ بنَ عُمَرَ بنِ قَتادَةَ حدَّثَهُ: أَنَّ جابِرَ بنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما عادَ المُقَنَّعَ ثُمَّ قالَ: لا أَبْرَحُ حتَّى تَحْتَجِمَ، فإنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إنَّ فِيهِ شِفاءً».

[راجع: ٥٦٨٣]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ مقنع بن سنان تابعی رحمۃ اللہ علیہ کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ پھر ان سے کہا کہ جب تک تم پچھنا نہ لگوا لو گے میں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس میں شفا ہے۔

(بخاری:5697)

[112] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ، اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي الْحِجَامَةِ. فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجُمَهَا.

وَقَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ أَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَوْ غُلَاماً لَمْ يَحْتَلِمْ.

حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے پچھنے لگانے کی اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے ابوطیبہ کو حکم دیا کہ ان کے پچھنے لگا دے۔ جابر نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ ابوطیبہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دودھ شریک بھائی تھے یا نابالغ لڑکے تھے۔

(ابن ماجہ:3480)

[113] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابنَ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي: حَدَّثَنَا فَائِدٌ مَوْلَى عُبَيْدِاللهِ بنِ عَلِيِّ بنِ أَبِي رَافِعٍ عنْ مَوْلَاهُ عُبَيْدِاللهِ ابنِ عَلِيِّ بنِ أَبِي رَافِعٍ، عنْ جَدَّتِهِ سَلْمَى خَادِمِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قالَتْ: مَا كَانَ أَحَدٌ يَشْتَكِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَجَعًا فِي رَأْسِهِ إِلَّا قَالَ: «احْتَجِمْ»، وَلَا وَجَعًا فِي رِجْلَيْهِ إِلَّا قَالَ: «اخْضِبْهُمَا».

حضرت فائد جو عبیداللہ بن ابی رافع کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ اپنے مولیٰ سے اور وہ اپنی دادی سے جو کہ آنحضرت ﷺ کی خادمہ تھیں وہ روایت کرتی ہیں کہ جو بھی شخص اپنے سر درد کی شکایت لے کر خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوتا تو آپ ﷺ اس کو سینگی لگوانے کے لیے فرماتے تھے اور جو شخص خدمتِ نبوی ﷺ میں پاؤں کے درد کی شکایت لے کر حاضر ہوتا تو آپ ﷺ اس کو فرماتے: ان کو مہندی لگاؤ۔

(ابو داؤد3858)

[114] حدَّثَنا أبو مَعْمَرٍ: حدَّثَنا عَبْدُ الوَارِثِ: حدَّثَنا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ.
[راجع: ١٨٣٥]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے (ایک مرتبہ) روزہ کی حالت میں پچھنا لگوایا۔
(بخاری:5694)

[115] حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ، بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَىٰ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نِعْمَ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ. يَذْهَبُ بِالدَّمِ، وَيُخِفُّ الصُّلْبَ، وَيَجْلُو الْبَصَرَ».

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اچھا ہے وہ بندہ جو پچھنے لگاتا ہے پچھنے لگا کر خون نکال دیتا ہے اور کمر کو ہلکا کر دیتا ہے اور بینائی کو روشن کر دیتا ہے۔"
(ابن ماجه:3478)

(4.1.1) سینگی لگانے اور رگ کاٹنے کی جگہ

[116] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ أَبِي عَلْقَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الأَعْرَجَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ بُحَيْنَةَ يَقُولُ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِلَحْيِ جَمَلٍ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَسْطَ رَأْسِهِ.

حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے لحی جمل میں جو ایک مقام ہے (درمیان مکہ اور مدینہ کے) اور آپ ﷺ احرام باندھے ہوئے تھے، اپنے سر کے درمیان میں۔
(ابن ماجه:3481)

[117] حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعْدٍ الإِسْكَافِ، عَنِ الأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِحِجَامَةِ الأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ پر جبریل علیہ السلام اترے اور آپ ﷺ کو حکم دیا گردن کی رگوں اور دونوں مونڈھوں کے بیچ میں پچھنے لگانے کا۔"
(ابن ماجه:3482)

[118] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ فِي الأَخْدَعَيْنِ، وَعَلَى الْكَاهِلِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے پچھنے لگائے اخدعین (گردن کی رگوں) میں اور کاہل پر (وہ مقام ہے جو دونوں مونڈھوں کے بیچ میں ہوتا ہے گدی کے نیچے)۔
(ابن ماجه:3483)

[119] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَحْتَجِمُ عَلَى هَامَتِهِ، وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَيَقُولُ: «مَنْ أَهْرَاقَ مِنْهُ هٰذِهِ الدِّمَاءَ، فَلَا يَضُرُّهُ أَنْ لَا يَتَدَاوَى بِشَيْءٍ لِشَيْءٍ».

حضرت ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ اپنے سر پر پچھنے لگاتے تھے اور دونوں مونڈھوں کے بیچ میں اور فرماتے تھے: ”جو کوئی ان مقاموں میں سے خون بہائے، اس کو یہ بات نقصان نہ پہنچائے گی اگر وہ کسی بیماری کے لیے کوئی دوا نہ کرے۔“ (ابن ماجہ:3484)

[120] حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبراهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ ابنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ، قالَ كَثِيرٌ: إِنَّهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَحْتَجِمُ عَلَى هَامَتِهِ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: «مَنْ أَهْرَاقَ مِنْ هٰذِهِ الدِّمَاءِ فَلَا يَضُرُّهُ أَنْ لَا يَتَدَاوَى بِشَيْءٍ لِشَيْءٍ».

حضرت ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ اپنے سر مبارک کی مانگ میں فصد لگواتے اور آپ ﷺ دونوں مونڈھوں کے درمیان فصد لگواتے اور آپ ﷺ ارشاد فرماتے: ”جو شخص اِن جگہوں کا خون نکلوائے تو اس شخص کو کسی مرض کے لیے کوئی دوا استعمال نہ کرنا نقصان نہیں پہنچاتا۔“ (ابو داؤد:3859)

[121] حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبراهِيمَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابنَ حَازِمٍ: أخبرنا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ ثَلَاثًا في الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ.

قالَ مَعْمَرٌ: احْتَجَمْتُ فَذَهَبَ عَقْلِي حَتَّى كُنْتُ أُلَقَّنُ فاتِحَةَ الْكِتَابِ في صَلَاتِي، وَكَانَ احْتَجَمَ عَلَى هَامَتِهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے گردن کے پٹھوں اور دونوں مونڈھوں کے درمیان تین مرتبہ سینگی لگوائی۔ معمر نے بیان کیا کہ میں نے سر کے درمیان سینگی لگوائی تو میری عقل زائل ہوگئی یہاں تک کہ میں لوگوں کے بتلانے سے الحمد شریف پڑھتا۔ (ابو داؤد:3860)

[122] حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبراهِيمَ: أخبرنا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ احْتَجَمَ عَلَى وَرِكِهِ مِنْ وَثْءٍ كانَ بِهِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی جانب ایک طبیب بھیجا تو اس حکیم نے اس کی ایک رگ کاٹی (پچھنے لگانے کے لیے)۔ (ابو داؤد:3863)

(4.1.2) کس وقت پچھنے لگوائے جائیں؟

[123] حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَرَادَ الْحِجَامَةَ فَلْيَتَحَرَّ سَبْعَةَ عَشَرَ، أَوْ تِسْعَةَ عَشَرَ، أَوْ إِحْدَىٰ وَعِشْرِينَ. وَلَا يَتَبَيَّغْ بِأَحَدِكُمُ الدَّمُ، فَيَقْتُلَهُ».

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی پچھنے لگانا چاہے وہ مہینے کی سترہویں یا انیسویں یا اکیسویں کو لگائے اور ایسے دن میں نہ لگائے جب خون کا جوش اس کو مار ڈالے۔''

(ابن ماجہ:3486)

[124] حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: يَا نَافِعُ! قَدْ تَبَيَّغَ بِيَ الدَّمُ. فَالْتَمِسْ لِي حَجَّاماً. وَاجْعَلْهُ رَفِيقاً، إِنِ اسْتَطَعْتَ. وَلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا كَبِيرًا وَلَا صَبِيًّا صَغِيرًا. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «الْحِجَامَةُ عَلَى الرِّيقِ أَمْثَلُ. وَفِيهِ شِفَاءٌ وَبَرَكَةٌ، وَتَزِيدُ فِي الْعَقْلِ وَفِي الْحِفْظِ. فَاحْتَجِمُوا عَلَى بَرَكَةِ اللهِ يَوْمَ الْخَمِيسِ. وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الأَرْبِعَاءِ وَالْجُمُعَةِ وَالسَّبْتِ وَيَوْمَ الأَحَدِ، تَحَرِّياً وَاحْتَجِمُوا يَوْمَ الاثْنَيْنِ وَالثُّلَاثَاءِ، فَإِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِي عَافَىٰ اللهُ فِيهِ أَيُّوبَ مِنَ الْبَلَاءِ. وَضَرَبَهُ بِالْبَلَاءِ يَوْمَ الأَرْبِعَاءِ. فَإِنَّهُ لَا يَبْدُو جُذَامٌ وَلَا بَرَصٌ إِلَّا يَوْمَ الأَرْبِعَاءِ، أَوْ لَيْلَةَ الأَرْبِعَاءِ».

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: اے نافع رضی اللہ عنہ! (یہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کے مولیٰ یعنی آزاد غلام تھے اور بڑے فقیہ تھے۔ امام مالک نے انہی سے روایتیں کی ہیں) میرے خون میں جوش ہو گیا ہے تو ایک پچھنے لگانے والے کو تلاش کر جو نرم مزاج کا ہو لیکن بوڑھا پھونس اور چھوٹا بچہ نہ ہو کیونکہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''حجامت کرنا یعنی پچھنے لگانا نہار منہ بہتر ہے اور اس میں شفا ہے اور برکت ہے اور اس سے عقل بڑھتی ہے اور حافظہ تیز ہوتا ہے تو حجامت کرواؤ، اللہ تعالیٰ برکت دے گا جمعرات کے دن، اور بچو حجامت سے چارشنبہ اور ہفتہ کے دن اور اتوار کے دن (یعنی ان دنوں کا قصد کر کے) ان میں حجامت مت کراؤ۔ اگر ضرورت سے ایسا اتفاق ہو جائے تو خیر اور حجامت کراؤ پیر کے دن اور منگل کے دن کیونکہ منگل وہ دن ہے جس دن اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو بیماری سے

تندرستی دی اور چارشنبہ کے دن ان پر بیماری آئی تھی اور جب جذام یا برص نمودار ہوتا ہے تو یہ چارشنبہ کے دن یا چارشنبہ کی رات کو نمودار ہوتا ہے۔" (ابن ماجہ:3487)

اس حدیث میں **علی اسم اللہ** کے الفاظ زائد ہیں۔

(ابن ماجہ:3488)

[125] حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ: ـ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وجَرِيرُ بْنُ ـ زِمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ لنَّبِيُّ ﷺ يَحْتَجِمُ فِي الأَخْدَعَيْنِ والكَاهِلِ، ـكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدَى عِشْرِينَ.

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: وفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت انس ؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ گردن کی دونوں رگوں اور کندھوں کی رگوں میں سینگی لگواتے تھے۔ آپ ﷺ (چاند کی) سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو سینگی لگواتے تھے۔

(ترمذی :2051)

[126] حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ: كَانَ لابْنِ عَبَّاسٍ غِلْمَةٌ ثَلَاثَةٌ حَجَّامُونَ، فَكَانَ اثْنَانِ [مِنْهُم] يُغِلَّان عَلَيْهِ وعَلَىٰ أَهْلِهِ، وَوَاحِدٌ يَحْجِمُهُ وَيَحْجِمُ أَهْلَهُ. قَالَ: وقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ نَبِيُّ الله ﷺ: «نِعْمَ العَبْدُ الْحَجَّامُ يَذْهَبُ بالدَّمِ، ويُخِفُّ الصُّلْبَ ويَجْلُو عَنِ البَصَرِ». وقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَيْثُ عُرِجَ بِهِ مَا مَرَّ عَلَى مَلأٍ مِنَ المَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ. وقَالَ: «إِنَّ خَيْرَ مَا تَحْتَجِمُونَ فِيهِ يَوْمُ سَبْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمُ تِسْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمُ إِحْدَى وعِشْرِينَ». وقَالَ: «إِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوطُ واللَّدُودُ والْحِجَامَةُ والمَشِيُّ»، وإِنَّ رَسُولَ الله ﷺ لَدَّهُ العَبَّاسُ وأَصْحَابُهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ لَدَّنِي»؟ فَكُلُّهُمْ أَمْسَكُوا فَقَالَ: «لَا يَبْقَى أَحَدٌ مِمَّنْ فِي

حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کو جب آسمان پر لے جایا گیا تو ان کا گزر فرشتوں کی جس جماعت سے بھی ہوا تو انہوں نے یہی کہا کہ آپ ﷺ سینگی لگوانے کو لازم پکڑیں۔

اور فرمایا: سینگی لگوانے کے بہترین دن سترہ انیس اور اکیس تاریخیں ہیں۔

بہترین طریقہ جس سے تم علاج کرتے ہو ناک میں قطرے ٹپکانا، حلق میں دوا ڈالنا، سینگی لگوانا اور مسہل ہے۔ حضرت عباس ؓ اور ان کے ساتھیوں نے رسول اللہ ﷺ کے حلق مبارک کی ایک طرف دوائی ٹپکائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھے کس نے دوائی پلائی ہے؟" تمام خاموش رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "گھر میں جتنے

الْبَيْتِ إِلَّا لَدَّ غَيْرُ عَمِّهِ الْعَبَّاسِ» قَالَ النَّضْرُ: اللَّدُودُ: الْوَجُورُ.

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: وفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ.

اصحاب جمع ہیں سوائے چچا عباس کے سب کو دوائی ٹپکائی جائے۔" نضر فرماتے ہیں اللدود کا معنی وجور بھی منہ کی ایک جانب سے دوائی ٹپکانا ہے۔

(ترمذی:2053)

[127] حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ كَانَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس شخص نے سترھویں، اُنیسویں اور اِکیسویں تاریخ میں سینگی لگوائی تو اُس شخص کے لیے ہر ایک مرض سے شفاء ہوگی۔"

(ابوداؤد:3861)

[128] حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ إِسْمَاعِيلَ: أخبرني أَبُو بَكْرَةَ بَكَّارُ بنُ عَبْدِالْعَزِيزِ: أخبرتني عَمَّتِي كَيِّسَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرَةَ؛ أَنَّ أَبَاهَا كانَ يَنْهَى أَهْلَهُ عنِ الحِجَامَةِ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ، وَيَزْعُمُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قال: «إِنَّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ يَوْمُ الدَّمِ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَرْقَأُ».

کیسہ بنت ابوبکرہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اِن کے والد اپنے گھر والوں کو منگل کے روز سینگی لگانے سے منع کرتے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے تھے کہ منگل کا دن خون کا دن ہے۔ اس میں ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ اس میں خون نکلنے سے اِنسان تندرست نہیں ہوتا۔

(ابوداؤد:3862)

(4.1.3) کس بیماری میں پچھنے لگوائے جائیں؟

[129] حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ في رَأْسِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ، مِنْ وَجَعٍ كانَ بِهِ، بِمَاءٍ يُقَالُ لَهُ: لَحْيُ جَمَلٍ. [راجع: ١٨٣٥]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام کی حالت میں اپنے سر میں پچھنا لگوایا، آدھے سر کے درد کی وجہ سے جو لحی جمل نامی پانی کے گھاٹ پر آپ ﷺ کو ہو گیا تھا۔

(بخاری:5701،5700)

[130] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَقَطَ مِنْ فَرَسِهِ عَلَى جِذْعٍ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ گھوڑے پر سے گرے کھجور کے ایک تنے پر تو آپ ﷺ

فَانْفَكَّتْ قَدَمُهُ.

قَالَ وَكِيعٌ: نَعْنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ عَلَيْهَا مِنْ وَثْءٍ.

کا پاؤں موچ کھا گیا۔ وکیع نے کہا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے پچھنے لگائے صرف درد کی وجہ سے۔

(ابن ماجہ:3485)

[131] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ سُلَيْمَانَ الأَنْبَارِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعمَشِ، عنْ أَبي سُفْيَانَ، عنْ جَابِرٍ قالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أُبَيٍّ طَبِيبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے درد کی بنا پر اپنے سرین پر سینگی لگوائی۔

(ابو داؤد:3864)

(4.1.4) پچھنے لگانے کی اُجرت دینا

[132] حدثنا مُحَمَّدُ بنُ مُقَاتِلٍ قالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَجْرِ الحَجَّامِ، فَقَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، حَجَمَهُ أَبو طَيْبَةَ، وأَعْطاهُ صَاعَيْنِ مِنْ طَعامٍ وكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخَفَّفُوا عَنْهُ، وقالَ: «إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الحِجامَةُ والقُسْطُ البَحْرِيُّ»، وَقالَ: «لا تُعَذِّبُوا صِبْيانَكُمْ بالغَمْزِ مِنَ العُذْرَةِ، وعَلَيْكُمْ بالقُسْطِ». [راجع: ٢١٠٢]

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان سے پچھنا لگوانے والے کی مزدوری کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنا لگوایا تھا۔ آپ ﷺ کو ابو طیبہ (نافع یا میسرہ) رضی اللہ عنہ نے پچھنا لگایا تھا۔ آپ ﷺ نے انہیں دو صاع کھجور مزدوری میں دی تھی اور آپ ﷺ نے ان کے مالکوں (بنو حارثہ) سے گفتگو کی تو انہوں نے ان سے وصول کیے جانے والے لگان میں کمی کر دی تھی اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''(خون کے دباؤ کا) بہترین علاج جو تم کرتے ہو وہ پچھنا لگوانا ہے اور عمدہ دوا عودِ ہندی کا استعمال کرنا ہے۔'' اور فرمایا: ''اپنے بچوں کو عذرہ (حلق کی بیماری) میں ان کا تالو دبا کر تکلیف مت دو بلکہ قسط لگا دو۔ اس سے ورم جاتا رہے گا۔''

(بخاری:5696)

[133] حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ: كانَ لابْنِ عَبَّاسٍ غِلْمَةٌ ثَلَاثَةٌ حَجَّامُونَ، فَكانَ اثْنَانِ [مِنهُم] يُغِلَّانِ عَلَيْهِ وعَلَىٰ أَهْلِهِ، وَوَاحِدٌ يَحْجِمُهُ وَيَحْجِمُ أَهْلَهُ. قَالَ: وقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ نَبِيُّ الله ﷺ: «نِعْمَ العَبْدُ الْحَجَّامُ يَذْهَبُ بالدَّمِ، ويُخِفُّ الصُّلْبَ ويَجْلُو عَنِ البَصَرِ».

حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تین سینگی لگانے والے لڑکے تھے۔ان میں سے دوان کے لیے اوران کے گھر والوں کے لیے کمائی کرتے تھے اورایک ان کواوران کے گھر والوں کوسینگی لگاتا تھا۔فرماتے ہیں:اورابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:''اچھاہے وہ بندہ جو پچھنے لگاتا ہے پچھنے لگاکرخون نکال دیتاہے اورکمر کو ہلکا کردیتاہے اور بینائی کوروشن کردیتاہے۔''

(ترمذی:2053)

(4.2) داغ دینا

[134] حَدَّثَنَا أبو الوَلِيدِ هِشامُ بنُ عَبْدِ المَلِكِ: حدَّثَنا عَبْدُ الرَّحمٰنِ بنُ سُلَيْمانَ بنِ الغَسِيلِ: حدَّثَنا عاصِمُ بنُ عُمَرَ بنِ قَتادَةَ قالَ: سَمِعْتُ جابِرًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: «إنْ كانَ في شَيْءٍ مِنْ أدْوِيَتِكُمْ شِفاءٌ، فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ، أوْ لَذْعَةٍ بِنارٍ، وَما أُحِبُّ أنْ أكْتَوِيَ». [راجع: ٥٦٨٣]

حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ سے سنا گیا،ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:''اگرتمہاری دواؤں میں شفاہے تو پچھنالگوانے اورآگ سے داغنے میں ہے لیکن میں آگ سےداغ کرعلاج کوپسند نہیں کرتا۔

(بخاری:5704)

[135] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْكَيِّ. قَالَ: فَابْتُلِينَا فاكْتَوَيْنَا فَمَا أَفْلَحْنَا ولَا أَنْجَحْنَا.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے (آگ سے) داغ دینے سے منع فرمایا۔عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:بعدازاں ہم بیماری میں مبتلا ہوئے توہم نے داغ دیا(توہم اپنے مقصد میں) کامیاب ہوئے اورنہ مرض سے نجات پائی۔

(ترمذی :2049)(ابو داؤد:3865)(ابن ماجہ:3490)

[136] حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَوَى أَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ.

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: وفِي الْبَابِ عَنْ أُبَيٍّ وجَابِرٍ. [و]هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کو جسم میں سرخ دانوں کی وجہ سے داغ لگایا۔

(ترمذی:2050)

[137] حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عن جَابِرٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَوَى سَعْدَ بنَ مُعَاذٍ مِنْ رَمِيَّتِهِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے تیر کے زخم کی بنا پر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے داغ لگایا۔

(ابو داؤد:3866)

[138] حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ الأَفْطَسُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: «الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثٍ: شَرْبَةِ عَسَلٍ، وَشَرْطَةِ مِحْجَمٍ، وَكَيَّةِ بِنَارٍ. وَأَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ» رَفَعَهُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (آنحضرت ﷺ نے فرمایا): ”تین چیزوں میں شفا ہے: ایک تو گھونٹ بھر شہد میں، دوسرے پچھنا لگانے میں اور تیسرے انگارے سے داغ دینے میں اور میں اپنی امت کو داغ دینے سے منع کرتا ہوں۔“ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو مرفوعاً نقل کیا ہے۔

(ابن ماجہ:3491)

[139] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ الأَنْصَارِيُّ سَمِعْتُ عَمِّي يَحْيَىٰ. وَمَا أَدْرَكْتُ رَجُلاً مِنَّا بِهِ شَبِيهاً يُحَدِّثُ النَّاسَ أَنَّ أَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ، وَهُوَ جَدُّ مُحَمَّدٍ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ، أَنَّهُ أَخَذَهُ وَجَعٌ فِي حَلْقِهِ، يُقَالُ لَهُ

محمد بن عبدالرحمان بن اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا یحییٰ (بن اسعد بن زرارہ) سے سنا اور میں نے تو اپنے لوگوں میں کوئی شخص یحییٰ کی طرح (تقویٰ اور پرہیزگاری میں) نہیں دیکھا ۔وہ لوگوں سے حدیث بیان کرتے تھے کہ اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ جو نانا تھے محمد کے (بعض نسخوں میں یہ ہے کہ دادا تھے اور یہی ظاہر ہے) کو درد ہوا حلق میں جس کو ذبح کہتے

الذَّبْحُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لأُبْلِغَنَّ أَوْ لأُبْلِيَنَّ فِي أَبِي أُمَامَةَ عُذْرًا» فَكَوَاهُ بِيَدِهِ فَمَاتَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مِيتَةَ سُوءٍ لِلْيَهُودِ يَقُولُونَ: أَفَلَا دَفَعَ عَنْ صَاحِبِهِ وَمَا أَمْلِكُ لَهُ وَلَا لِنَفْسِي شَيْئًا».

ہیں (اور خناق بھی کہتے ہیں) تو آنحضور ﷺ نے فرمایا: ''میں تو ابوامامہ (یہ کنیت ہے سعد بن زرارہ کی) کے علاج میں اخیر درجہ تک کوشش کروں گا تاکہ لوگ مجھے معذور رکھیں۔'' (یعنی یوں نہ کہیں تم نے علاج نہ کیا اس وجہ سے وہ مر گئے) پھر آپ ﷺ نے ان کو داغ دیا اپنے ہاتھ سے لیکن وہ مر گئے ۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''یہ مرنا برا ہوا یہود کے لیے ۔وہ کہتے ہیں کہ اگر یہ شخص پیغمبر ہوتا تو اپنے ساتھی کو بچا لیتا اور میں نہ اس کی جان کا مالک تھا اور نہ اپنی جان کا مالک ہوں۔''

(ابن ماجه:3492)

[140] حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: مَرِضَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ مَرَضاً. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ طَبِيباً. فَكَوَاهُ عَلَى أَكْحَلِهِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے۔آنحضرت ﷺ نے ان کے پاس ایک طبیب کو بھیجا۔اس نے ان کی اَکحل پر (جو ایک رگ ہے) داغ دیا۔ (ابن ماجه:3493)

[141] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَوَى سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فِي أَكْحَلِهِ، مَرَّتَيْنِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ان کی اَکحل میں داغ دیا، دوبار۔

(ابن ماجه:3494)

[142] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَقَّارِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنِ اكْتَوَى أَوِ اسْتَرْقَى، فَقَدْ بَرِيءَ مِنَ التَّوَكُّلِ».

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جس نے داغ لگایا یا منتر کیا، وہ بری ہو گیا توکل سے۔''

(ابن ماجه:3489)

(4.3) گلے اور ناک میں دوا ٹپکانا

[143] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوَيه: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمَّادٍ [الشَّعْبِيُّ]: أَخْبَرَنَا عَبَّادُ ابْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوطُ وَاللَّدُودُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ». فَلَمَّا اشْتَكَى رَسُولُ اللهِ ﷺ لَدَّهُ أَصْحَابُهُ، فَلَمَّا فَرَغُوا قَالَ: «لُدُّوهُمْ». قَالَ: فَلُدُّوا كُلُّهُمْ غَيْرَ الْعَبَّاسِ،

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے بہترین علاجوں میں سے ناک میں دوا ڈالنا، حلق میں دوا ٹپکانا، سینگی لگوانا اور مسہل ہے۔'' جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو ان کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے ان کے حلق میں دوا ٹپکائی۔ پھر جب افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان سب کے حلق میں دوا ٹپکاؤ۔'' راوی کہتے ہیں کہ پھر ان سب کے حلق میں دوا ٹپکائی گئی سوائے عباس رضی اللہ عنہ کے۔ (ترمذی:2047)

[144] قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَدَدْنَاهُ فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ لَا تَلُدُّونِي، فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: «أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي؟» قُلْنَا: كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ، فَقَالَ: «لَا يَبْقَى فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ، إِلَّا الْعَبَّاسُ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ».

عبیداللہ نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، ہم نے آنحضرت ﷺ کے مرض (وفات) میں دوا آپ ﷺ کے منہ میں ڈالی تو آپ ﷺ نے ہمیں اشارہ کیا کہ دوا منہ میں نہ ڈالو۔ ہم نے خیال کیا کہ مریض کو دوا سے جو نفرت ہوتی ہے اس کی وجہ سے آنحضرت ﷺ منع فرما رہے ہیں۔ پھر جب آپ ﷺ کو ہوش ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا کہ دوا میرے منہ میں نہ ڈالو؟ ہم نے عرض کیا کہ یہ شاید آپ ﷺ نے مریض کی دوا سے طبعی نفرت کی وجہ سے فرمایا ہوگا۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اب گھر میں جتنے لوگ اس وقت موجود ہیں سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے اور میں دیکھتا رہوں گا، البتہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا جائے کیونکہ وہ میرے منہ میں دوا ڈالتے وقت موجود نہ تھے،

بعد میں آئے۔ (بخاری:5712)

[145] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ اللَّدُودُ والسَّعُوطُ والْحِجَامَةُ والمَشِيُّ، وَخَيْرَ مَا اكْتَحَلْتُمْ بِهِ: الإِثْمِدُ، فَإِنَّهُ يَجْلُو البَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ».

قَالَ: وكانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ.

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ: وهُوَ حَدِيثُ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے بہترین علاجوں میں سے ناک میں دوا ڈالنا، حلق میں دوا ٹپکانا، سینگی لگوانا اور مسہل ہے اور بہترین سرمہ جو تم استعمال کرتے ہو اثمد ہے کہ نگاہ کو روشن کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔'' اور رسول اللہ ﷺ کی ایک سرمہ دانی تھی۔ آپ ﷺ سونے سے پہلے تین بار ہر آنکھ میں سرمہ ڈالتے تھے۔ (ترمذی:2048)

[146] حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: أخبرنا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ: أخبرنا وُهَيْبٌ عنْ عَبْدِ الله بنِ طَاوُسٍ، عنْ أَبِيهِ، عن ابنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ الله ﷺ اسْتَعَطَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی ناک میں دوا ڈالی ہے۔ (ابوداؤد:3867)

[147] حدَّثنا مُعَلَّى بنُ أَسَدٍ: حدَّثنا وُهَيْبٌ عَنِ ابنِ طاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: احْتَجَمَ، وأَعْطَى الحَجَّامَ أَجْرَهُ، واسْتَعَطَ. [راجع: ١٨٣٥]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے پچھنا لگوایا اور پچھنا لگانے والے کو اس کی مزدوری دی اور ناک میں دوا ڈلوائی۔ (بخاری:5691)

(4.4) دَم اور دُعا سے علاج

[148] حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي خِزَامَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوَى بِهِ وَتُقَاةً نَتَّقِيهَا، هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللهِ شَيْئًا؟ قَالَ: «هِيَ مِنْ قَدَرِ اللهِ».

ابوخزامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: یارسول اللہ ﷺ! جو دَم اور دوا ہم کرتے ہیں اور بچاؤ کی تدبیر کیا کرتے ہیں، کیا یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو پھیر دیں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ خود اللہ تعالیٰ کی (بنائی) تقدیر ہیں۔''

(ترمذی:2065)

[149] حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْخُزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الحَارِثِ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھو کے کاٹنے اور پھنسیوں کے نکل آنے میں دَم کی اجازت فرمائی ہے۔

(ترمذی :2056)

[150] حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ».

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: وَرَوَى شُعْبَةُ هٰذَا الحَدِيثَ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ بُرَيْدَةَ [عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ].

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دَم صرف نظرِ بد لگنے اور بچھو وغیرہ کے کاٹنے سے ہے۔''

(ترمذی :2057)

[151] حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي الرَّبَابُ قَالَتْ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُولُ: مَرَرْتُ بِسَيْلٍ فَدَخَلْتُ فَاغْتَسَلْتُ فِيهِ فَخَرَجْتُ مَحْمُومًا، فَنُمِيَ ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مُرُوا أَبَا ثَابِتٍ يَتَعَوَّذْ» - قَالَتْ - فَقُلْتُ: يَاسَيِّدِي: وَالرُّقَى صَالِحَةٌ فَقَالَ: «لَا رُقْيَةَ إِلَّا فِي نَفْسٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ لَدْغَةٍ».

سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک ندی کے قریب سے گزرا تو اس میں اتر کر غسل کیا۔ جب میں غسل سے فارغ ہوا تو مجھے بخار چڑھ گیا۔ پھر اس بات کی اطلاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو شیطان سے پناہ مانگنے کا حکم دو۔'' میں نے عرض کیا: میرے سردار! اور اچھے جھاڑ پھونک بھی تو ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جھاڑ پھونک کا عمل تین قسم کی آفات (سے بچنے) کے لیے ہوتا ہے: ایک نظرِ بد، دوسرے سانپ کے کاٹے (سے بچنے) کے لیے، تیسرے بچھو کے ڈنک مارنے کے لیے۔''

(ابو داؤد:3888)

[152] حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عن الْعَبَّاسِ بنِ ذَرِيحٍ، عن الشَّعْبِيِّ، قَالَ الْعَبَّاسُ: عَنْ أَنَسٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جھاڑ پھونک تو صرف نظرِ بد کے لیے ہوتا ہے یا زہریلے جانور کے کاٹنے کے لئے یا خون کے

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ دَمٍ يَرْقَأُ»
لَمْ يَذْكُرِ الْعَبَّاسُ الْعَيْنَ، وَهٰذَا لَفْظُ سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ.

بہنے کے لیےاور یہ سلیمان بن داؤد کے الفاظ ہیں۔

(ابو داؤد:3889)

[153] حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ؟ فَقَالَتْ: رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ الرُّقْيَةَ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے زہریلے جانور کے کاٹنے میں جھاڑنے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہر زہریلے جانور کے کاٹنے میں جھاڑنے کی نبی کریم ﷺ نے اجازت دی ہے۔

(بخاری:5741،ابن ماجہ:3517)

[154] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ: عَرَضْتُ أَوْ أَعْرَضْتُ النَّهْشَةَ مِنَ الْحَيَّةِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَمَرَ بِهَا.

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے سانپ کاٹنے کا دَم آنحضرت ﷺ کو سنایا۔آپ ﷺ نے اس کے کرنے کا حکم دیا۔

(ابن ماجہ:3519)

[155] حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَابْنُ السَّرْحِ - قَالَ أَحْمَدُ: حدثنا ابْنُ وَهْبٍ، وَقَالَ ابْنُ السَّرْحِ: أَخْبَرَنَا - ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مُحَمَّدٍ - وَقَالَ ابْنُ صَالِحٍ: مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ - ابْنِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عن جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ - قال أَحْمَدُ: وَهُوَ مَرِيضٌ - فَقَالَ: «اكْشِفِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ»، ثُمَّ أَخَذَ تُرَابًا مِنْ بُطْحَانَ فَجَعَلَهُ فِي قَدَحٍ ثُمَّ نَفَثَ عَلَيْهِ بِمَاءٍ وَصَبَّهُ عَلَيْهِ.

حضرت یوسف بن محمد اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ثابت بن قیس کے پاس تشریف لے گئے۔امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جب وہ مریض تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے تمام انسانوں کے پرورش کرنے والے! اس بیماری کو ثابت بن قیس سے دور فرما دے۔'' پھر آنحضرت ﷺ نے بطحان کی کچی مٹی لے کر ایک پیالہ میں رکھی اور اس پر پانی پھونک کر ڈال دیا۔پھر آپ ﷺ نے وہ پانی ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ ابنُ السَّرْحِ: يُوسُفُ بنُ مُحمَّدٍ، قال أَبُو دَاودَ: وَهُوَ الصَّوَابُ.

پر ڈال دیا۔ امام ابوداود فرماتے ہیں ابنِ سرح یوسف بن محمد نے فرمایا اور یہی صحیح ہے۔ (ابوداؤد:3885)

[156] حَدَّثَنا أَحْمَدُ بنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنا ابنُ وَهْبٍ: أخبرني مُعَاوِيَةُ عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بنِ جُبَيْرٍ، عن أَبِيهِ، عن عَوْفِ بنِ مَالِكٍ قالَ: كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَارَسُولَ الله! كَيْفَ تَرَى فِي ذٰلِكَ فَقَالَ: «اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ تَكُنْ شِرْكًا».

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ دورِ جاہلیت میں جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے تو ہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: آپ اس سلسلے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگ اپنے منتر میرے سامنے پیش کرو کیونکہ جب تک منتر کے مضمون میں کسی قسم کی شرک کی بات نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔“

(ابوداؤد:3886)

[157] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَ عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ، وَسَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ،

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ دَم میں پھونکتے تھے۔ (ابن ماجہ:3528)

[158] حَدَّثَنا أَحْمَدُ بنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ: أخبرنا مَكيُّ بنُ إِبراهِيمَ: أخبرنا يَزِيدُ بنُ أَبِي عُبَيْدٍ قالَ: رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ؟ فقَالَ: أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فقَالَ النَّاسُ: أُصِيبَ سَلَمَةُ فَأُتِيَ بِيَ النَّبِيُّ ﷺ، فَنَفَثَ فِيَّ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ، فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ.

حضرت یزید بن ابی عبید سے روایت ہے کہ میں نے سلمہ رضی اللہ عنہ کی پنڈلی میں چوٹ کا نشان دیکھا تو میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے غزوۂ خیبر کے موقع پر یہ چوٹ لگی تھی تو لوگ کہنے لگے: سلمہ کو چوٹ لگ گئی ہے۔ پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے تو آپ ﷺ نے میرے اوپر تین مرتبہ پھونکا۔ اس روز سے آج تک مجھ کو اس کی شکایت نہیں ہوئی۔ (ابوداؤد:3894)

[159] حَدَّثَنَا إِبراهِيمُ بنُ مَهْدِيٍّ المِصِّيصِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ مُسْهِرٍ عنْ عبدِالْعَزِيزِ بن عُمَرَ بنِ عبْدِالْعَزِيزِ، عنْ صَالِحِ بن كَيْسَانَ، عن أَبِي بَكْرِ ابنِ سُلَيْمانَ بن أَبِي حَثْمَةَ، عن الشِّفَاءِ بِنْتِ

حضرت شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اس وقت میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی تو آپ ﷺ نے مجھ

عَبْدِ اللهِ قالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا عِنْدَ حَفْصَةَ فقال لِي: «أَلَا تُعَلِّمِينَ هٰذِهِ رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيها الْكِتَابَةَ».

سے فرمایا: ''تم حفصہ کو نملہ کا جھاڑ پھونک کیوں نہیں سکھا دیتیں جس طرح تم نے ان کو لکھنا سکھایا ہے۔''

(ابو داؤد: 3887)

[160] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ خَالِدَةَ بِنْتَ أَنَسٍ، أُمَّ بَنِي حَزْمٍ السَّاعِدِيَّةَ، جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ الرُّقَى. فَأَمَرَهَا بِهَا.

ابوبکر بن محمد سے روایت ہے کہ خالدہ بنت انس ام بنی حزم رضی اللہ عنہا جو بنی ساعدہ میں سے تھی آنحضرت ﷺ کے پاس آئی اور آپ ﷺ پر دَموں کو پیش کیا۔ آپ ﷺ نے اُس کو اُن دموں کے کرنے کی اجازت دی۔

(ابن ماجہ: 3514)

[161] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ أَهْلُ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، يُقَالُ لَهُمْ آلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، يَرْقُونَ مِنَ الْحُمَةِ. وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ نَهَى عَنِ الرُّقَى. فَأَتَوْهُ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّكَ [قَدْ] نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى. وَإِنَّا نَرْقِي مِنَ الْحُمَةِ. فَقَالَ لَهُمْ: «اعْرِضُوا عَلَيَّ» فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ. فَقَالَ: «لَا بَأْسَ بِهٰذِهِ. هٰذِهِ مَوَاثِيقُ».

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں ایک خاندان تھا۔ اس کو عمرو بن حزم کی آل کہتے تھے۔ وہ دم کرتے تھے ڈنگ سے اور آنحضرت ﷺ نے منع کردیا تھا دَموں سے تو وہ لوگ آپ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے دَموں سے منع کردیا اور ہم تو دَم کرتے تھے ڈنگ کا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنا دَم مجھے سناؤ'' انہوں نے سنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس میں کچھ قباحت نہیں۔ یہ تو اقرارات ہیں۔''

(ابن ماجہ: 3515)

[162] حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے ڈنگ مارنے میں اور بدنظر میں اور نملہ میں دَم کی اجازت دی۔ (وہ ایک بیماری ہے جس میں پسلی میں دانے نکل آتے ہیں اور زخم پڑ جاتے ہیں)

(ابن ماجہ: 3516)

(4.4.1)معوذات پڑھ کر مریض کو دَم کرنا

[163] حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ الكُوفِيُّ: حَدَّثَنَا القَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ المُزَنِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: كانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الإِنْسَانِ حَتَّى نَزَلَتِ المُعَوِّذَتَانِ، فَلَمَّا نَزَلَتَا أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ ما سِوَاهُمَا.

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: وفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ.

وهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جنوں اور نظرِ بد سے (اللہ تعالیٰ کے نام کی) پناہ مانگا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ معوذتین نازل ہوئیں۔جب یہ دونوں (سورۃ الناس اور الفلق) نازل ہوئیں تو آپ ﷺ نے تمام دَموں کو چھوڑ دیا اور صرف ان دونوں سورتوں کے ساتھ دَم کرتے تھے۔

(ترمذی 2058)

[164] حدَّثني إبراهيمُ بنُ مُوسَى: أخبرَنا هِشامٌ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عائشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْها: أنَّ النَّبِيَّ ﷺ كانَ يَنْفُثُ على نَفْسِهِ في المَرَضِ الَّذِي ماتَ فِيهِ بالمُعَوِّذاتِ، فَلَمَّا ثَقُلَ كُنْتُ أنفُثُ عَنْهُ بِهِنَّ وأمْسَحُ بِيَدِهِ نَفْسِهِ لِبرَكَتِها. فَسألْتُ الزُّهْرِيَّ: كَيْفَ يَنْفِثُ؟ قالَ: كانَ يَنْفُثُ على يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِما وَجْهَهُ. [راجع: ٤٤٣٩]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ اپنے مرض الوفات میں اپنے اوپر معوذات (سورۃ الفلق والناس اور سورۃ الاخلاص) کا دَم کیا کرتے تھے۔ پھر جب آپ ﷺ کے لیے دشوار ہو گیا تو میں ان کا دم آپ ﷺ پر کیا کرتی تھی اور برکت کے لیے آنحضرت ﷺ کا ہاتھ آپ ﷺ کے جسمِ مبارک پر بھی پھیر لیتی تھی۔ معمر کہتے ہیں کہ پھر میں نے زہری سے پوچھا کہ آنحضرت ﷺ کس طرح دَم کیا کرتے تھے؟ انہوں نے بتایا کہ اپنے ہاتھ پر دَم کر کے ہاتھ کو چہرے پر پھیرا کرتے تھے۔

(بخاری:5735)(ابو داؤد:3902)(ابن ماجہ:3529)

[165] حدَّثنا عَبْدُ العَزِيزِ بنُ عَبْدِ اللهِ الأُوَيْسِيُّ: حدَّثنا سُلَيْمانُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابنِ شِهابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بنِ الزُّبَيرِ، عَنْ عائشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْها قالَتْ: كانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إذَا أَوَى إلى

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر آرام فرمانے کے لیے لیٹتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں پر قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الناس

فِرَاشِهِ نَفَثَ فِي كَفَّيْهِ بـ: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾، وبالمُعَوِّذَتَينِ جميعًا، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِما وَجْهَهُ وَما بَلَغَتْ يَدَاهُ مِنْ جَسَدِهِ، قالَتْ عائشةُ: فَلَمَّا اشْتَكى كانَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ بِهِ.

قالَ يُونُسُ: كُنْتُ أَرَى ابنَ شِهابٍ يَصْنَعُ ذَلِكَ، إِذَا أَوَى إِلى فِرَاشِهِ. [راجع: ٥٠١٧]

اورقل اعوذ برب الفلق پڑھ کردَم کرتے۔ پھر دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے اور جسم کے جس حصہ تک ہاتھ پہنچ پاتے پھیرتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پھر جب آپ ﷺ بیمار ہوتے تو آپ ﷺ مجھے اسی طرح کرنے کا حکم دیتے تھے۔ یونس نے بیان کیا کہ میں نے ابنِ شہاب کو بھی دیکھا کہ وہ جب اپنے بستر پر لیٹتے اسی طرح ان کو پڑھ کر دَم کیا کرتے تھے۔

(بخاری:5748)

(4.4.2) سورۂ فاتحہ سے دَم کرنا

ويُذْكَرُ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[166] حدَّثَني مُحَمَّدُ بنُ بَشَّارٍ: حدَّثَنا غُنْدَرٌ: حدَّثَنا شُعْبَةُ عَنْ أَبي بِشْرٍ، عَنْ أَبي المُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبي سَعيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ ناسًا مِنْ أصحابِ النَّبِيِّ ﷺ أَتَوْا عَلى حَيٍّ مِنْ أَحياءِ العَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوهُمْ، فَبَيْنَما هُمْ كَذلِكَ، إِذْ لُدِغَ سَيِّدُ أُولئِكَ فَقالُوا: هَلْ مَعَكُمْ مِنْ دَواءٍ أَوْ راقٍ؟ فَقالُوا: إِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُونا، وَلا نَفْعَلُ حتَّى تَجْعَلُوا لَنا جُعْلًا، فَجَعَلُوا لَهُمْ قَطيعًا مِنَ الشَّاءِ فَجَعَلَ يَقْرأُ بأُمِّ القُرآنِ ويَجْمَعُ بُزَاقَهُ ويَتْفِلُ، فَبرأَ، فأَتَوْا بالشَّاءِ فَقالُوا: لا نَأْخُذُهُ حتَّى نَسأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، فَسأَلُوهُ فَضَحِكَ وَقالَ: «وَما أَدْراكَ أَنَّها رُقْيَةٌ؟ خُذُوها وَاضْرِبُوا لي بِسَهْمٍ». [راجع: ٢٢٧٦]

اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے ایک روایت کی ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے چند صحابہ رضی اللہ عنہم درحالتِ سفر عرب کے ایک قبیلہ پر گزرے۔ قبیلہ والوں نے ان کی ضیافت نہیں کی۔ کچھ دیر بعد اس قبیلہ کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا۔ اب قبیلہ والوں نے ان صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہا کہ آپ لوگوں کے پاس کوئی دوا یا کوئی جھاڑنے والا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ تم لوگوں نے ہمیں مہمان نہیں بنایا اور اب ہم اس وقت تک دَم نہیں کریں گے جب تک تم ہمارے لیے اس کی مزدوری نہ مقرر کرو۔ چنانچہ ان لوگوں نے چند بکریاں دینی منظور کر لیں۔ پھر (ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) سورۂ فاتحہ پڑھنے لگے اور اس پر دَم کرنے میں منہ کا تھوک بھی اس جگہ

پڑاؤ لینے لگے۔ اس سے وہ شخص اچھا ہو گیا۔ چنانچہ قبیلہ والے بکریاں لے کر آئے لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ جب تک ہم نبی کریم ﷺ سے نہ پوچھ لیں یہ بکریاں نہیں لے سکتے۔ پھر جب آنحضرت ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: "تمہیں کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ سورۂ فاتحہ سے دَم بھی کیا جا سکتا ہے؟ ان بکریوں کو لے لو اور اس میں میرا بھی حصہ لگاؤ۔"

(بخاری: 5736، حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ: ترمذی: 2063)

(4.4.3) دَم کرنے پر اُجرت لینا

[167] حدَّثَنا مُوسَى بنُ إسْماعِيلَ: حدَّثَنا أبو عَوَانَةَ عَنْ أبي بِشْرٍ، عَنْ أبي المُتَوَكِّلِ، عَنْ أبي سَعيدٍ أنَّ رَهْطًا مِنْ أصحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ انْطَلَقُوا في سَفْرَةٍ سافَرُوها حتَّى نَزَلُوا بِحَيٍّ مِنْ أحيَاءِ العَرَبِ فاسْتَضَافُوهُمْ فَأبَوْا أنْ يُضَيِّفُوهُمْ، فَلُدِغَ سَيِّدُ ذَلِكَ الحَيِّ، فَسَعَوْا لَهُ بكُلِّ شَيْءٍ لا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ، فَقالَ بَعْضُهُمْ: لَوْ أتَيْتُمْ هٰؤلاءِ الرَّهْطَ الَّذينَ قَدْ نَزَلُوا بِكُمْ، لَعَلَّهُ أنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ، فأتَوْهُمْ فَقالُوا: يا أيُّها الرَّهْطُ، إنَّ سَيِّدَنا لُدِغَ فَسَعَيْنا لَهُ بكُلِّ شَيْءٍ لا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ، فَهَلْ عِنْدَ أحَدٍ مِنكُمْ شَيْءٌ؟ فَقالَ بَعْضُهُمْ: نَعَمْ، واللهِ إنِّي لَراقٍ وَلٰكِنْ وَاللهِ لَقَدِ اسْتَضَفْناكُمْ، فَلَمْ تُضَيِّفونا، فَمَا أنا بِرَاقٍ لَكُمْ حتَّى تَجْعَلُوا لَنا جُعْلًا، فَصَالَحُوهُمْ عَلى قَطِيعٍ مِنَ الغَنَمِ، فانْطَلَقَ فَجَعَلَ يَتْفُلُ وَيَقْرأُ ﴿ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴾ حتَّى لكأنَّما نُشِطَ مِنْ عِقالٍ فانْطَلَقَ يَمْشِي ما بِهِ قَلَبَةٌ، قالَ: فأوْفَوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ، فَقالَ بَعْضُهُمْ: اقْسِمُوا، فَقالَ الَّذي رَقَى: لا تَفْعَلُوا حتَّى نَأتِيَ رَسُولَ اللهِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے چند صحابہ رضی اللہ عنہم ایک سفر کے لیے روانہ ہوئے جسے انہیں طے کرنا تھا۔ راستے میں انہوں نے عرب کے ایک قبیلے میں پڑاؤ کیا اور چاہا کہ قبیلے والے ان کی مہمانی کریں لیکن انہوں نے انکار کیا۔ پھر اس قبیلے کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا۔ اسے اچھا کرنے کی ہر طرح کی کوشش انہوں نے کر ڈالی لیکن کسی سے کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ آخر انہی میں سے کسی نے کہا کہ یہ لوگ جنہوں نے تمہارے قبیلے میں پڑاؤ کر رکھا ہے ان کے پاس بھی چلو۔ ممکن ہے ان میں سے کسی کے پاس کوئی منتر ہو۔ چنانچہ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس آئے اور کہا: لوگو! ہمارے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا ہے۔ ہم نے ہر طرح کی بہت کوشش اس کے لیے کر ڈالی ہے کسی سے کوئی

ﷺ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذي كانَ فَنَنْظُرَ ما يَأْمُرُنا، فَقَدِمُوا عَلى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرُوا لَهُ فَقالَ: «وَما يُدْرِيكَ أَنَّها رُقْيَةٌ، أَصَبْتُمْ، اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لي مَعَكُمْ بسَهْم». [راجع: ٢٢٧٦]

فائدہ نہیں ہوا۔کیاتم لوگوں میں سے کسی کے پاس اس کے لیے کوئی منتر ہے؟صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک صاحب نے کہا:ہاں واللہ!میں جھاڑنا جانتا ہوں لیکن ہم نے تم سے کہا تھا کہ تم ہماری مہمانی کرو(ہم مسافر ہیں)تو تم نے انکار کردیا تھا۔اس لیے میں بھی اس وقت تک نہیں جھاڑوں گا جب تک کہ تم میرے لیے اس کی مزدوری نہ ٹھہرادو۔چنانچہ ان لوگوں نے کچھ بکریوں پر معاملہ کرلیا۔اب یہ صحابی رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے۔یہ زمین پر تھوکتے جاتے اور الحمدللہ رب العالمین پڑھتے جاتے۔اس کی برکت سے وہ ایسا ہوگیا جیسے اس کی رسی کھل گئی ہو اور وہ اس طرح چلنے لگا جیسے اسے کوئی تکلیف ہی نہ رہی ہو۔بیان کیا کہ پھر وعدے کے مطابق قبیلے والوں نے ان صحابی رضی اللہ عنہ کی مزدوری ادا کردی۔بعض لوگوں نے کہا کہ ان کو تقسیم کرلو لیکن جنہوں نے جھاڑا تھا انہوں نے کہا کہ ابھی نہیں۔پہلے ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں۔پوری صورتِ حال آپ ﷺ کے سامنے بیان کردیں۔پھر دیکھیں آپ ﷺ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟چنانچہ سب لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوگیا تھا کہ اس سے دَم کیا جاسکتا ہے؟تم نے بہت اچھا کیا۔جاؤ ان کو تقسیم کرلو اور میرا بھی اپنے ساتھ ایک حصہ لگاؤ۔

(بخاری:5749)

[168] حَدَّثَنَا هَنَّادٌ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ فَنَزَلْنَا بِقَوْمٍ فَسَأَلْنَاهُمُ القِرَى فَلَمْ يَقْرُونَا، فَلُدِغَ سَيِّدُهُم فَأَتَوْنَا فَقَالُوا: هَلْ فِيكُم مَنْ يَرْقِي مِنَ العَقْرَبِ؟ قُلْتُ: نَعَم أَنَا، وَلَكِنْ لَا أَرْقِيه حَتَّى تُعْطُونَا غَنَمًا، قَالُوا: فَإِنَّا نُعْطِيكُمْ ثَلَاثِينَ شَاةً فَقَبِلْنَا، فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ الْحَمْدَ [لله] سَبْعَ مَرَّاتٍ فَبَرأَ وقَبَضْنَا الغَنَمَ. قَالَ: فَعَرَضَ فِي أَنْفُسِنَا مِنْهَا شَيْءٌ، فَقُلْنَا لَا تَعْجَلُوا حَتَّى تَأْتُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَيْهِ ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي صَنَعْتُ، قَالَ: «وَمَا عَلِمْتَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ اقْبِضُوا الغَنَمَ وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ».

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وأَبُو نَضْرَةَ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ بْنُ مَالِكِ بْنِ قُطَعَةَ. ورَخَّصَ الشَّافِعِيُّ لِلْمُعَلِّمِ أَنْ يَأْخُذَ عَلَى تَعْلِيمِ القُرْآنِ أَجْرًا، ويُرَى لَهُ أَنْ يَشْتَرِطَ عَلَى ذلِكَ، وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الحَدِيثِ [وجَعْفَرُ بْنُ إِيَاسٍ هُوَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي وَحشِيَّةَ وهُو أَبُو بِشْرٍ]. ورَوَى شُعْبَةُ وَأَبُو عَوَانَةَ [وهِشَامٌ] وَغَيْرُ وَاحِدٍ [عَنْ أَبِي بِشْرٍ]، عَنْ أَبِي المُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ [عَنِ النَّبِيِّ ﷺ].

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک چھوٹے لشکر میں بھیجا۔ہم ایک قوم کے پاس ٹھہرے اوران سے مہمان نوازی کا سوال کیا مگرانہوں نے ہماری مہمان نوازی نہ کی۔ان کے سردارکو بچھونے کاٹ لیا۔وہ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے: کیاتم میں سے کوئی ایک بچھوکے کاٹنے سے دَم کرتا ہے؟میں نے کہا: ہاں میں کرتاہوں لیکن میں دَم تب کروں گا جب تم ہمیں بکریوں کا ایک ریوڑدوگے۔وہ کہنے لگے:ہم تیس بکریاں دیں گے۔ہم نے قبول کرلیا۔میں نے سات بارسورۃ فاتحہ پڑھ کردَم کیاتووہ تندرست ہوگیا اورہم نے بکریاں قبضہ میں لے لیں۔پھر اس بارے میں ہمارے دل میں خیال پیداہواتو ہم نے کہا:تم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچنے سے پہلے جلدی نہ کرو۔ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اورمیں نے جوکچھ کیا وہ آپ ﷺ سے ذکر کیاتو آپ ﷺ نے فرمایا:''تجھے کیسے معلوم تھا کہ سورۃ فاتحہ دَم ہے؟ بکریاں قبضہ میں لواوراپنے حصوں کے ساتھ میرا حصہ بھی نکالو۔''

(حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ :ترمذی :2063)

(4.4.4)دَم جھاڑ نہ کرانے کی فضیلت

[169] حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حُصَينُ بْنُ نُمَيرٍ عَنْ حُصَينِ بنِ عَبْدِ الرَّحمٰنِ، عَنْ سَعيدِ بنِ جُبَيرٍ، عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ:

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن ہمارے پاس باہرتشریف لائے اورفرمایا کہ (خواب میں)مجھ پرتمام امتیں پیش کی گئیں۔بعض نبی

خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا فَقالَ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ الأُمَمُ فجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلُ، والنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلانِ، والنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّهْطُ، والنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أحَدٌ، ورأيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الأُفُقَ فَرَجَوْتُ أنْ تكُونَ أُمَّتِي، فَقِيلَ: هٰذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ، ثُمَّ قيلَ لي: انْظُرْ، فرأيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الأُفُقَ، فَقيلَ لي: انْظُرْ هٰكَذَا وهٰكَذَا، فَرَأيْتُ سَوادًا كثيرًا سَدَّ الأُفُقَ فَقِيلَ: هٰؤُلاءِ أُمَّتُكَ وَمَعَ هٰؤُلاءِ سَبْعُونَ ألفًا يَدْخُلُونَ الجَنَّةَ بِغَيرِ حِسابٍ». فتفَرَّقَ النَّاسُ ولَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ، فَتَذَاكَرَ أصحابُ النَّبِيِّ ﷺ فَقالُوا: أمَّا نَحْنُ فَوُلِدْنا في الشِّرْكِ، وَلٰكِنَّا آمَنَّا باللهِ وَرَسُولِهِ، وَلٰكِنْ هٰؤُلاءِ هُمْ أبْناؤُنا، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقالَ: «هُمُ الَّذِينَ لا يَتَطَيَّرُونَ وَلا يَكْتَوُونَ، وَلا يَسْتَرْقُونَ، وَعَلى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ». فَقامَ عُكَّاشَةُ بنُ مِحْصَنٍ، فَقالَ: أمِنْهُمْ أنا يا رَسُولَ اللهِ؟ قالَ: «نَعَمْ»، فَقامَ آخَرُ فَقالَ: أمِنْهُمْ أنا؟ فَقالَ: «سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ». [راجع: ٣٤١٠]

گزرتا اوران کے ساتھ (ان کی اتباع کرنے والا) صرف ایک ہوتا۔ بعض گزرتے اوران کے ساتھ دو ہوتے۔ بعض کے ساتھ پوری جماعت ہوتی اور بعض کے ساتھ کوئی بھی نہ ہوتا۔ پھر میں نے ایک بڑی جماعت دیکھی جس سے آسمان کا کنارہ ڈھک گیا تھا۔ میں سمجھا کہ یہ میری ہی امت ہوگی لیکن مجھ سے کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اوران کی امت کے لوگ ہیں۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ دیکھو۔ میں نے ایک بہت بڑی جماعت دیکھی جس نے آسمانوں کا کنارہ ڈھانپ لیا ہے۔ پھر مجھ سے کہا گیا ادھر دیکھو، ادھر دیکھو۔ میں نے دیکھا کہ بہت سی جماعتیں ہیں جو تمام اُفق پر محیط تھیں۔ کہا گیا کہ یہ تمہاری امت ہے اور اس میں ستر ہزار وہ لوگ ہوں گے جو بے حساب جنت میں داخل کیے جائیں گے۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم مختلف جگہوں میں اٹھ کر چلے گئے اور آنحضرت ﷺ نے اس کی وضاحت نہیں کی کہ یہ ستر ہزار کون لوگ ہوں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپس میں اس کے متعلق مذاکرہ کیا اور کہا کہ ہماری پیدائش تو شرک میں ہوئی تھی البتہ بعد میں ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لے آئے لیکن یہ ستر ہزار ہمارے بیٹے ہوں گے جو پیدائش ہی سے مسلمان ہیں۔ جب یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ستر ہزار وہ لوگ ہوں گے جو بدفالی نہیں کرتے ، نہ منتر سے جھاڑ پھونک کراتے

ہیں اور نہ داغ لگاتے ہیں بلکہ اپنے ربّ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ ! کیا میں بھی ان میں سے ہوں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ ایک دوسرے صاحب سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: میں بھی ان میں سے ہوں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تم سے بازی لے گئے کہ تم سے پہلے عکاشہ کے لیے جو ہونا تھا وہ ہو چکا۔" (بخاری:5752)

[170] حدَّثَنا بُندَارٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَقَّارِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ اكْتَوَى أَوِ اسْتَرْقَى فَقَدْ بَرِىءَ مِنَ التَّوَكُّلِ».

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: وفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وابْنِ عَبَّاسٍ وعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ.

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عقار بن مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے داغ لگوایا یا دم کرایا وہ توکل سے بری ہو گیا۔" (ترمذی:2055)

(4.4.5) دَم کیسے کیا جائے؟

[171] حدَّثَنا مُسَدَّدٌ: حدَّثَنا عَبْدُ الوَارِثِ عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ قالَ: دَخَلْتُ أنا وَثابِتٌ عَلى أنَسِ بنِ مالِكٍ، فَقالَ ثابِتٌ: يا أبا حَمْزَةَ، اشْتَكَيْتُ، فَقالَ أنَسٌ: ألا أرْقِيكَ برُقْيَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قالَ: بَلى، قالَ: «اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، مُذْهِبَ الباسِ، اشْفِ أنْتَ الشَّافِي، لا شافِيَ إلَّا أنْتَ، شِفاءً لا يُغادِرُ سَقَمًا».

عبدالعزیز بن صہیب نے بیان کیا کہ میں اور ثابت بنانی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ثابت نے کہا: ابوحمزہ (حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کنیت)! میری طبیعت خراب ہو گئی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر کیوں نہ تم پر وہ دُعا پڑھ کر دَم کر دوں جسے رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے تھے۔ ثابت نے کہا کہ ضرور کیجئے

۔حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس پر یہ دُعا پڑھ کر دم کیا: ''اے اللہ! لوگوں کے ربّ! تکلیف کو دور کر دینے والے! شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔ ایسی شفا عطا فرما کہ بیماری بالکل باقی نہ رہے۔''

(بخاری:5742)

[172] حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بنِ صُهَيْبٍ قالَ: قالَ أَنَسٌ يَعْني لِثَابِتٍ: أَلَا أَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُولِ الله ﷺ؟ قالَ: بَلَى. قالَ: فَقَالَ: «اللَّهُمَّ، رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ، اشْفِهِ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سُقْمًا».

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ثابت سے کہا: کیا میں تمہارے اوپر وہ جھاڑ پھونک نہ کروں جو کہ رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے؟ حضرت ثابت نے جواب دیا: کیوں نہیں ضرور کرو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یوں دَم کیا: ''اے اللہ! تمام لوگوں کے پالن ہار! مرض کے رفع فرمانے والے! شفا عطا فرما۔ آپ ہی شفا دینے والے ہیں۔ آپ کے علاوہ کوئی صحت بخشنے والا نہیں۔ اس کو ایسا صحت مند بنا دے کہ اس کو کسی قسم کا مرض نہ رہے۔''

(ابو داؤد:3890)

[173] حدَّثني أحمَدُ بنُ أبي رَجاءٍ: حدَّثَنا النَّضْرُ عَنْ هِشامِ بنِ عُرْوَةَ قالَ: أخْبَرَني أبي عَنْ عائشَةَ: أنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كانَ يَرْقِي، يَقُولُ: «امْسَحِ الباسَ رَبَّ النَّاسِ، بِيَدِكَ الشِّفاءُ، لا كاشِفَ لَهُ إلَّا أنْتَ». [راجع: ٥٦٧٥]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسولِ کریم ﷺ دَم کیا کرتے تھے اور یہ دُعا پڑھتے تھے: ''تکلیف کو دور کر دے اے لوگوں کے پالنہار! تیرے ہی ہاتھ میں شفا ہے۔ تیرے سوا تکلیف کو دور کرنے والا کوئی اور نہیں ہے۔''

(بخاری:5744)

[174] حدَّثَني عَبْدُ اللهِ بنُ أبي شَيْبَةَ: حدَّثَنا يَحْيَى عَنْ سُفْيانَ، عَنِ الأعمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عائشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْها قالَتْ: كانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ بَعْضَهُمْ يَمْسَحُهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ (اپنے گھر کے) بعض لوگوں پر دَم کرتے وقت اپنا داہنا ہاتھ پھیرتے (اور یہ دُعا پڑھتے تھے): ''تکلیف کو دور کر دے

بِيَمِينِهِ: «أَذْهِبِ الباسَ رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لا شِفاءَ إِلَّا شِفاؤُكَ، شِفاءً لا يُغادِرُ سَقَمًا». فَذَكَرْتُهُ لِمَنْصُورٍ فَحَدَّثَنِي عَنْ إِبراهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عائشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنها بِنَحْوِهِ.

[راجع: ٥٦٧٥]

اے لوگوں کے ربّ! اور شفا دے۔ تو ہی شفا دینے والا ہے ۔شفا وہی ہے جو تیری طرف سے ہو۔ ایسی شفا کہ بیماری ذرا بھی باقی نہ رہ جائے۔"

(بخاری:5750)

[175] حَدَّثَنا عَبْدُ اللهِ القَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيدَ بنِ خُصَيْفَةَ أَنَّ عَمْرَو بنَ عَبْدِ اللهِ بنِ كَعْبٍ السُّلَمِيَّ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ نَافِعَ بنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عُثْمانَ بنِ أَبِي الْعَاصِ: أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ قالَ عُثْمانُ: وَبِي وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُهْلِكُنِي قالَ: فَقالَ النَّبِيُّ ﷺ: «امْسَحْهُ بِيَمِينِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ، وَقُلْ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ» قالَ: فَفَعَلْتُ ذَلِكَ، فَأَذْهَبَ اللهُ مَا كَانَ بِي، فَلَمْ أَزَلْ آمُرُ بِهِ أَهْلِي وَغَيْرَهُمْ.

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ خدمتِ نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے ۔عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے جسم میں اس قدر درد تھا کہ میری جان پہ بن آئی تھی ۔راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: "(تمہارے) بدن میں جس جگہ درد ہو رہا ہے اس جگہ اپنا دایاں ہاتھ پھیر کر سات مرتبہ یہ پڑھو: میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں اس کی عزت کی اور قدرت کی اس شے کی بُرائی سے جس کو میں پاتا ہوں۔" راوی کہتے ہیں کہ میں نے اسی طرح کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرے درد کو رفع فرما دیا۔ پھر ہمیشہ میں اپنے گھر والوں اور دوسرے لوگوں کو اس کے پڑھنے کا کہتا ہوں۔

(ابو داؤد:3891)

[176] حَدَّثَنا يَزِيدُ بنُ خَالِدِ بنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنا اللَّيْثُ عن [زِيادَة] بنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بنِ كَعْبٍ القُرَظِيِّ، عن فَضَالَةَ بنِ عُبَيْدٍ، عن أَبِي الدَّرْدَاءِ قالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنِ اشْتَكَى مِنْكُم شَيْئًا أَوِ اشْتَكَاهُ أَخٌ لَهُ فَلْيَقُلْ: رَبُّنَا اللهُ الَّذِي فِي السَّماءِ، تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي السَّماءِ وَالأَرْضِ، كما رَحْمَتُكَ فِي السَّماءِ فاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الأَرْضِ، اغْفِرْ

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے: "تم لوگوں میں سے جو شخص مریض ہے یا کوئی دوسرا مسلمان بھائی اس سے اپنا مرض بیان کرے تو یہ پڑھے:" ہمارا پروردگار وہ اللہ ہے جو آسمان پر ہے ۔تیرا نام پاک ہے۔اے اللہ! تیرا اختیار ہے زمین و آسمان میں۔ جیسے تیری

لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ، أَنْزِلْ رَحْمَةً مِن رَحْمَتِكَ، وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلَى هَذَا الْوَجَعِ، فَيَبْرَأُ».

آسمان میں رحمت ہے اسی طرح زمین پر رحمت نازل فرما اور ہمارے گناہوں اور غلطیوں کی مغفرت فرما۔ تُو پاک ہے ۔لوگوں کا پرودرگار ہے۔ اپنی رحمت میں سے رحمت نازل فرما۔ اپنی شفاء میں سے شفا عطا فرما اس تکلیف سے۔" (اگر یہ کلمات کہے جائیں) تو مریض ٹھیک ہو جائے گا۔

(ابو داؤد:3892)

[177] حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بنُ حَرْبٍ وَعُثْمانُ بنُ أَبِي شَيْبَةَ قالَا: حَدَّثَنا سُفْيَانُ بنُ عُيَيْنَةَ عن عَبْدِ رَبِّهِ يَعني ابنَ سَعِيدٍ، عن عَمْرَةَ، عن عَائِشَةَ قالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ لِلإِنْسَانِ إِذَا اشْتَكَى، يَقُولُ [ﷺ] بِرِيقِهِ، ثُمَّ قالَ بِهِ فِي التُّرَابِ: «تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا».

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جس وقت کوئی بیمار شخص کسی قسم کی شکایت کرتا تو آپ ﷺ اپنا تھوک لے کر مٹی لگا کر فرماتے: "ہم لوگوں میں سے بعض کے تھوک کے ساتھ یہ ہماری زمین کی مٹی ملی ہوئی ہے (تاکہ اس کے لگانے سے) ہمارے پرودرگار کے حکم سے ہمارا مریض شفایاب ہو جائے۔"

(ابو داؤد:3895)

[178] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عَبْدِ اللهِ: حدَّثَنا سُفْيانُ قالَ: حدَّثَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عائشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْها: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كانَ يَقُولُ للمَرِيضِ: «بِسْمِ اللهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنا بِرِيقَةِ بَعْضِنا يُشْفَى سَقِيمُنا». [انظر: ٥٧٤٦]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مریض کے لیے (کلمے کی انگلی زمین پر لگا کر) یہ دُعا پڑھتے تھے: "اللہ کے نام کی مدد سے ہماری زمین کی مٹی، ہم میں سے کسی کے تھوک کے ساتھ تاکہ ہمارا مریض شفا پا جائے ہمارے ربّ کے حکم سے۔"

(بخاری:5745,5746)

[179] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الأَشْهَلِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمَّى وَمِنَ الأَوْجَاعِ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بخار اور تمام بیماریوں کے لیے لوگوں کو سکھلاتے کہ یہ کہیں: بِسمِ اللہِ الکبیر اَعُوذُ باللہِ العظیم من شر عرق

كُلِّهَا، أَنْ يَقُولُوا: «بِسْمِ اللهِ الْكَبِيرِ، أَعُوذُ بِاللهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ، وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ».

نعّار، ومن شر حرّ النار.

(ابن ماجه:3526)

[180] حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ ابْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عُمَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ جُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ: أَتَى جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، النَّبِيَّ ﷺ، وَهُوَ يُوعَكُ. فَقَالَ: بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ. مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ. مِنْ حَسَدِ حَاسِدٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ، اللهُ يَشْفِيكَ.

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے ۔آپ ﷺ کو بخار تھا۔انہوں نے کہا:

بسم اللہ ارقیک . من کل شیء یؤذیک . من حسد حاسد ، ومن کل عین ، اللہ یشفیک .

(ابن ماجه:3527)

[181] حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ جِبْرَئِيلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اشْتَكَيْتَ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ. مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ. مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ أَوْ حَاسِدٍ اللهُ يَشْفِيكَ. بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ.

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: کیا آپ ﷺ بیمار ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! انہوں نے یہ دُعا پڑھی: ''میں دَم کرتا ہوں تم پر اللہ تعالیٰ کے نام سے ہر چیز سے جو تم کو ایذا دے اور ہر نفس اور آنکھ اور حاسد کی بُرائی سے اللہ تم کو شفا دے۔ اللہ کے نام سے دَم کرتا ہوں تم پر۔''

(ابن ماجه:3523)

[182] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَ حَفْصُ ابْنُ عُمَرَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ ثُوَيْبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي، فَقَالَ لِي: «أَلَا أَرْقِيكَ بِرُقْيَةٍ جَاءَنِي بِهَا جِبْرَئِيلُ؟» قُلْتُ: بِأَبِي وَأُمِّي. بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ. وَاللهُ يَشْفِيكَ. مِنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے تو فرمایا: ''میں تم پر وہ دَم نہ کروں جس کو حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس لائے تھے۔ میں نے عرض کیا: ضرور کیجئے یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ آپ ﷺ نے

كُلِّ دَاءٍ فِيكَ. مِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

فرمایا: ''بسم اللہ ارقیک ، واللہ یشفیک ، من کل داء فیک . من شر النفاثات فی العقد ، ومن شر حاسد اذا حسد تین بار۔

(ابن ماجه:3524)

[183] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبِي وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُبْطِلُنِي. فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «اجْعَلْ يَدَكَ الْيُمْنَى عَلَيْهِ وَقُلْ: بِسْمِ اللهِ. أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ. سَبْعَ مَرَّاتٍ» فَقُلْتُ ذَلِكَ. فَشَفَانِيَ اللهُ.

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور میرے ایسا درد تھا کہ ہلاک کرنے کے قریب تھا۔ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اپنا داہنا ہاتھ درد کے مقام پر رکھ اور سات بار یہ کہہ: بسم اللہ اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد واحاذر. میں نے ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو شفا دی۔

(ابن ماجه:3522)

[184] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ هِشَامٍ الْبَغْدَادِيُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مِنْهَالٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ. يَقُولُ: «أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ». قَالَ: «وَكَانَ أَبُونَا إِبْرَاهِيمُ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ». أَوْ قَالَ: «إِسْمَاعِيلَ وَيَعْقُوبَ».

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ پر یہ دَم کرتے تھے: اعوذ بکلمات اللہ التامۃ ، من کل شیطان وھامۃ ، ومن کل عین لامۃ . اور فرماتے کہ ہمارے باپ ابراہیم علیہ السلام اپنے بچوں اسماعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام پر بھی دَم کرتے تھے۔ یا حضرت اِسماعیل علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام پر اور یہ حدیث وکیع کی ہے۔

(ابن ماجه:3525)

(4.4.6) عورت مرد پر دَم کر سکتی ہے

[185] حدَّثَني عَبْدُ اللهِ بنُ أبي شَيْبَةَ: حدَّثَنا يَحْيَى عَنْ سُفْيانَ، عَنِ الأعمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عائشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْها قالَتْ: كانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ بَعْضَهُمْ يَمْسَحُهُ بِيَمِينِهِ: «أذْهِبِ الباسَ رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ أنْتَ الشَّافِي، لا شِفاءَ إلَّا شِفاؤُكَ، شِفاءً لا يُغادِرُ سَقَمًا». فَذَكَرْتُهُ لِمَنْصُورٍ فحَدَّثَني عَنْ إبراهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عائشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنها بِنَحْوِهِ.
[راجع: ٥٦٧٥]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ ﷺ اپنے مرضِ وفات میں معوذات پڑھ کر پھونکتے تھے۔ پھر جب آپ ﷺ کے لیے یہ دشوار ہو گیا تو میں آپ ﷺ پر دَم کیا کرتی تھی اور برکت کے لیے آنحضرت ﷺ کا ہاتھ آپ کے جسم پر پھیرتی تھی۔ (معمر نے بیان کیا کہ) پھر میں نے ابن، شہاب سے سوال کیا کہ آنحضرت ﷺ کس طرح دَم کیا کرتے تھے؟ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پر پھونک مارتے ،پھر ان کو چہرے پر پھیر لیتے تھے۔

(بخاری:5750)

(4.4.7) شرکیہ دَم اور تعویذ سے علاج درست نہیں

[186] حدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ مَدُّويَه: حَدَّثَنا عُبَيْدُ اللهِ [بْنُ مُوسَى] عَنْ [مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ] بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عِيسَى - وهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى - قَالَ: دَخَلْتُ عَلَىٰ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ أَبِي مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ أَعُودُهُ وبِهِ حُمْرَةٌ، فَقُلْتُ: أَلَا تُعَلِّقُ شَيْئًا؟ قَالَ: الْمَوْتُ أَقْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ إِلَيْهِ».

عیسیٰ بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں میں ابو معبد عبداللہ بن عکیم جہنی کے پاس ان کی تیمارداری کے لیے گیا۔ ان کے چہرے پر (مرض کی) سرخی غالب تھی۔ میں نے کہا: آپ اس کے لئے کوئی تعویذ کیوں نہیں لٹکا لیتے؟ فرمانے لگے: موت اس سے زیادہ قریب ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کوئی چیز (تعویذ وغیرہ) لٹکاتا ہے وہ اسی (تعویذ) کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔“

(ترمذی :2072)

[187] حدَّثَنا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنا عَبْدُ اللهِ بْنُ بِشْرٍ عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ

حضرت زینب سے روایت ہے (جو بی بی تھیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی) کہ ایک بڑھیا ہمارے پاس

يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنِ ابْنِ أُخْتِ زَيْنَبَ، امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ عَنْ زَيْنَبَ قَالَتْ: كَانَتْ عَجُوزٌ تَدْخُلُ عَلَيْنَا تَرْقِي مِنَ الْحُمْرَةِ. وَكَانَ لَنَا سَرِيرٌ طَوِيلُ الْقَوَائِمِ. وَكَانَ عَبْدُ اللهِ، إِذَا دَخَلَ، تَنَحْنَحَ وَصَوَّتَ. فَدَخَلَ يَوْماً. فَلَمَّا سَمِعَتْ صَوْتَهُ احْتَجَبَتْ مِنْهُ. فَجَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِي. فَمَسَّنِي فَوَجَدَ مَسَّ خَيْطٍ. فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقُلْتُ: رُقًى لِي فِيهِ مِنَ الْحُمْرَةِ. فَجَذَبَهُ فَقَطَعَهُ، فَرَمَىٰ بِهِ وَقَالَ: لَقَدْ أَصْبَحَ آلُ عَبْدِ اللهِ أَغْنِيَاءَ عَنِ الشِّرْكِ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ «إِنَّ الرُّقَى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ». قُلْتُ: فَإِنِّي خَرَجْتُ يَوْماً فَأَبْصَرَنِي فُلَانٌ. فَدَمَعَتْ عَيْنِي الَّتِي تَلِيهِ. فَإِذَا رَقَيْتُهَا سَكَنَتْ دَمْعَتُهَا. وَإِذَا تَرَكْتُهَا دَمَعَتْ. قَالَ: ذٰلِكِ الشَّيْطَانُ. إِذَا أَطَعْتِهِ تَرَكَكِ، وَإِذَا عَصَيْتِهِ طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ فِي عَيْنِكِ. وَلٰكِنْ لَوْ فَعَلْتِ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، كَانَ خَيْرًا لَكِ وَأَجْدَرَ أَنْ تَشْفِينَ. تَنْضَحِينَ فِي عَيْنِكِ الْمَاءَ وَتَقُولِينَ: أَذْهِبِ الْبَاسَ. رَبَّ النَّاسِ. اشْفِ، أَنْتَ الشَّافِي. لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.

آیا کرتی تھی ۔وہ دَم کرتی تھی سرخ بادہ کا اور ہمارے پاس ایک تخت تھا جس کے پائے لمبے تھے ۔عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ قاعدہ تھا کہ جب وہ اندر آتے تو کھنکھارتے اور آواز دیتے ۔ایک روز وہ اندر آئے۔ جب میں نے ان کی آواز سنی تو ان سے حجاب کیا۔ وہ میرے ایک طرف بیٹھے اور مجھ سے مساس کیا۔ایک تعویذ ان کے ہاتھ کو لگا (جو میرے گلے میں پڑا تھا)۔انہوں نے کہا: یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: سرخ باوے سے بچنے کے لیے ایک دَم ہے۔انہوں نے اس کو کھینچا اور توڑ کر پھینک دیا اور کہا کہ عبداللہ کی آل شرک کی حاجت نہیں رکھتی۔ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے:" دَم اور تعویذ اور گنڈے (جو گلے میں لٹکائے جائیں) اور ٹونا یعنی حب کا گنڈا یا سحر کا ڈورا، یہ سب شرک ہیں۔" میں نے ان سے کہا کہ ایک روز میں باہر نکلی تو مجھے فلاں شخص نے دیکھ لیا۔ میری اس آنکھ سے آنسو بہنے لگے جو اس شخص کے قریب تھی۔ جب میں اس پر دَم کرتی تو آنسو تھم جاتے ۔ پھر جب دَم چھوڑ دیتی تو آنسو بہنے لگتے ۔عبداللہ نے کہا: یہ شیطان کا فریب تھا۔ جب تو اس کی اطاعت کرتی اور دَم کی پناہ ڈھونڈتی تو وہ تجھ کو چھوڑ دیتا اور جب تو اس کی نافرمانی کرتی (اور دَم کو ترک کر دیتی) تو وہ اپنی انگلی تیری آنکھ میں مارتا اور تیرے آنسو بہنے لگتے تاکہ تجھے دم پر اعتقاد ہو اور تو شرک میں گرفتار ہو لیکن اگر تو وہ کرتی جو آنحضرت ﷺ نے

کیا تو تیرے لیے بہتر ہوتا اور غالباً شفا ہو جاتی ۔ تو آنکھ میں پانی چھڑکتی اور کہتی: اذھب الباس رب الناس اشف انت الشافی لا شفاء الا شفاؤک شفاء لا یغادر سقماً۔

(ابن ماجہ:3530)

[188] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا فِي يَدِهِ حَلْقَةٌ مِنْ صُفْرٍ. فَقَالَ: «مَا هٰذِهِ الْحَلْقَةُ؟» قَالَ: هٰذِهِ مِنَ الْوَاهِنَةِ. قَالَ: «انْزِعْهَا، فَإِنَّهَا لَا تَزِيدُكَ إِلَّا وَهْناً».

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جس کے ہاتھ میں پیتل کا چھلا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ چھلا کیسا ہے؟'' وہ بولا: داہنہ کی بیماری کا ہے (وہ ایک بیماری ہے یا رَگ ہے ہاتھ میں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو اُتار ڈال۔ اس سے تجھے اور وہن پیدا ہوگا۔'' (ابن ماجہ:3531)

[189] حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أخبرنا عَقِيلُ بْنُ مَعْقِلٍ قالَ: سَمِعْتُ وَهْبَ بنَ مُنَبِّهٍ يُحَدِّثُ عنْ جابِرِ بنِ عَبْدِ اللهِ قالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ: «هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ».

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی شخص نے نشرہ (جو کہ منتر کی ایک قسم ہے) کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شیطانی کام ہے۔'' (ابو داؤد:3868)

[190] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عن عَمْرِو بنِ مُرَّةَ، عن يَحْيَى بنِ الْجَزَّارِ، عن ابنِ أَخِي زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ الله، عن زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ الله، عن عَبْدِ الله قال: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الرُّقَى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ». قَالَتْ قُلْتُ: لِمَ تَقُولُ هٰذا، وَاللهِ! لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِي تَقْذِفُ، فَكُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى فُلَانٍ الْيَهُودِيِّ يَرْقِينِي، فَإِذَا رَقَانِي سَكَنَتْ. فقالَ عَبْدُ الله: إِنَّمَا ذَلِكِ عَمَلُ الشَّيْطَانِ كَانَ يَنْخُسُهَا بِيَدِهِ فَإِذَا رَقَاهَا كَفَّ عَنْهَا، إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكِ أَنْ تَقُولِي كَما كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ:

یحییٰ بن جزار، زنیب کے بھتیجے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''منتر، گنڈا اور تولہ (جو ایک قسم کا جادو ہوتا ہے ۔ دھاگے یا کاغذ میں عورتیں مرد سے محبت کے لیے منتر وغیرہ کرتی ہیں) یہ سب شرک ہے۔'' زنیب نے عبداللہ سے کہا: یہ تم کیسے کہتے ہو؟ اللہ کی قسم! درد کی شدت سے میری آنکھ نکلی جاتی تھی اور میں فلاں یہودی کے پاس دَم کرانے کے لیے

«أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سُقْمًا».

آتی جاتی تھی توجب وہ میرے اوپر دَم کرتا تھا تو میر درد ٹھہر جاتا تھا۔عبداللہ نے کہا: یہ کام تو شیطان ہی کا تھا ۔شیطان اپنے ہاتھ سے آنکھ کو چھوتا تھا۔جب اس کو دَم کیا تو وہ اس سے رُک گیا۔تمہارے لیے تو یہی کافی تھا جیسا کہ آنحضرت ﷺ فرماتے تھے :''اے انسانوں کے پروردگار!امراض کو رفع فرمااورشفاء عطافرما۔آپ ہی شفاعطافرمانے والے ہیں۔آپ وہ شفاعطافرمائیں کہ کسی مرض کو باقی نہ چھوڑے۔'' (ابو داؤد:3883)

(4.5) قرآنِ مجید سے علاج

[191] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ: حَدَّثَنَا سَعَّادُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْآنُ».

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''بہترین دوا قرآن ہے۔''

(ابن ماجہ:3501)(ابن ماجہ:3533)

(4.6) نماز سے علاج

[192] حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ: حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ مِسْكِينٍ: حَدَّثَنَا ذُوَّادُ بْنُ عُلْبَةَ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: هَجَّرَ النَّبِيُّ ﷺ فَهَجَّرْتُ. فَصَلَّيْتُ ثُمَّ جَلَسْتُ. فَالْتَفَتَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَشِكَمَتْ دَرْد؟» قُلْتُ: نَعَمْ. يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «قُمْ فَصَلِّ، فَإِنَّ فِي الصَّلَاةِ شِفَاءً».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ ﷺ دوپہر کو چلے۔میں بھی چلا۔پھر میں نے نماز پڑھی اور بیٹھا۔آنحضرت ﷺ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا: اَشِکَمَتْ دَرْد (یعنی تیرے پیٹ میں درد ہے؟ یہ فارسی کا جملہ ہے) میں نے عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''اُٹھ نماز پڑھ! نماز میں شفا ہے۔''

(ابن ماجہ:3458)

(5) مریض کو کیا کھلایا جائے؟

(5.1) مریض کو کھانے اور پینے پر مجبور نہیں کرنا چاہیے

[193] حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ، فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ».
[قَالَ أَبُو عِيسَى]: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنے بیماروں کو کھانا کھانے پر مجبور نہ کرو۔ بلاشبہ اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں کھلاتا اور پلاتا ہے۔“

(ترمذی:2040)

[194] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ. فَإِنَّ اللهَ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ».

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”اپنے بیماروں پر جبر نہ کرو کھانے اور پینے کے لیے۔ اللہ تعالیٰ ان کو کھلا اور پلا دیتا ہے۔“

(ابن ماجه:3444)

(5.2) حریرہ

[195] حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوَعْكُ، أَمَرَ بِالْحَسَاءِ. قَالَتْ: وَكَانَ يَقُولُ: «إِنَّهُ لَيَرْتُو فُؤَادَ الْحَزِينِ، وَيَسْرُو عَنْ فُؤَادِ السَّقِيمِ، كَمَا تَسْرُو إِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ عَنْ وَجْهِهَا بِالْمَاءِ».

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے جب آنحضرت ﷺ کے گھر والوں کو بخار آتا تو آپ ﷺ حریرہ بنانے کا حکم دیتے اور آپ ﷺ فرماتے تھے کہ حریرہ غمگین کا دل سنبھال دیتا ہے اور بیمار کے دل سے رنج دور کر دیتا ہے جیسے پانی تم میں سے کسی کے منہ سے میل کو دور کرتا ہے۔

(ابن ماجه:3445)

[196] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ، عن امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهَا كُلْثُمٌ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم لازم کر لو اپنے اوپر حریرے کو جس کے

النَّبِيُّ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالْبَغِيضِ النَّافِعِ، التَّلْبِينَةِ» يَعْنِي الْحَسَاءَ. قَالَتْ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا اشْتَكَى أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهِ، لَمْ تَزَلِ الْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ. حَتَّى يَنْتَهِيَ أَحَدُ طَرَفَيْهِ. يَعْنِي يَبْرَأُ أَوْ يَمُوتُ.

کھانے کو دل نہیں چاہتا لیکن وہ فائدہ دیتا ہے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ ﷺ کے گھر والوں میں جب کوئی بیمار ہوتا تو ہمیشہ ہانڈی چولہے پر رہتی (اور ہریرہ تیار رہتا) یہاں تک کہ وہ تندرست ہو جائے یا مر جائے۔

(ابن ماجہ:3446)

[197] حدَّثنا حِبَّانُ بنُ مُوسَى: أَخْبَرَنا عَبْدُ اللهِ: أخبرنا يُونُسُ بنُ يَزِيدَ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابنِ شِهابٍ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عائشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْها أَنَّها كانَتْ تَأْمُرُ بالتَّلْبِينِ للمَرِيضِ وللمَحْزُونِ عَلى الهالِكِ، وكانَتْ تَقُولُ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ التَّلْبِينَةَ تُجِمُّ فُؤادَ المَرِيضِ، وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الحُزْنِ». [راجع: ٥٤١٧]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار کے لیے اور میت کے سوگواروں کے لیے تلبینہ (روا، دودھ اور شہد ملا کر دلیہ) پکانے کا حکم دیتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: ''تلبینہ مریض کے دل کو سکون پہنچاتا ہے اور غم کو دور کرتا ہے'' (کیونکہ اسے پینے کے بعد عموماً نیند آجاتی ہے۔ یہ زود ہضم بھی ہے)۔

(بخاری:5689)

[198] حدَّثَنا فَرْوَةُ بنُ أَبِي المَغْرَاءِ: حدَّثَنا عَلِيُّ بنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عائِشَةَ: أَنَّها كانَتْ تَأْمُرُ بالتَّلْبِينَةِ وَتَقُولُ: هُوَ البَغِيضُ النَّافِعُ. [راجع: ٥٤١٧]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وہ تلبینہ پکانے کا حکم دیتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ اگرچہ وہ (مریض کو) ناپسند ہوتا ہے لیکن وہ اس کو فائدہ دیتا ہے۔

(بخاری:5690)